احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2012ء

قائد ڈے نمبر

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد 26 شمارہ 2 ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ فروری 2012ء

بفیضانِ نظر قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

ایڈیٹر
محمد یوسف

اسسٹنٹ ایڈیٹر
اظہر الطاف عباسی

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ڈاکٹر رحیق احمد عباسی
شیخ زاہد فیاض، جی ایم ملک، رانا فیاض احمد خان
راجہ جمیل اجمل، سرفراز احمد خان، غلام مرتضیٰ علوی
قاضی فیض الاسلام، نوشابہ ضیاء

مجلس ادارت
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

گرافکس: راشد بن رشید
کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
خطاطی: محمد اکرم قادری
معاون طباعت: محمد جاوید کھٹانہ
ترسیل مینجر: امیر حسنین
عکاسی: محمود الاسلام قاضی

قیمت خصوصی شمارہ: 75 روپے
سالانہ زرِتعاون: 250 روپے

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

www.minhaj.info
info@minhaj.info

حسن ترتیب

خصوصی اشاعت

اداریہ- اے بلبل باغِ رسالت! تیرے جذبوں کو سلام — چیف ایڈیٹر — 5

قومی و بین الاقوامی فورمز پر منعقدہ سیمینارز و کانفرنسز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شرکت اور خطابات

استنبول امن کانفرنس — 10
امن برائے انسانیت کانفرنس (لندن) — 12
نیوجرسی اور ہوسٹن میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنسز — 22
NSW پارلیمنٹ آسٹریلیا میں خطاب — 26
US اسلامک ورلڈ فورم اور OIC کے مشترکہ اجلاس میں کی شرکت — 30
کینیڈا اور بریڈفورڈ میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنسز — 34
ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس میں میں خصوصی شرکت — 37
امریکن تھنک ٹینک (USIP) اور جارج یونیورسٹی (واشنگٹن) میں بریفنگ — 39
گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس (UK) — 42
وارک یونیورسٹی (UK) میں سہ روزہ تربیتی کیمپ — 45
لندن میں دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کی تقریب رونمائی — 48
امریکن مسلم کونسل سے خطاب — 50
بیداریٔ شعور اجتماعات — 53
20 واں سالانہ شہرِ اعتکاف — 58
بیداریٔ شعور ورکرز کنونشن — 64
27 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس — 68

اعزازات و اعترافات

اقوام متحدہ میں خصوصی مشاورتی درجہ — 74
ہاؤس آف کامنز برطانیہ میں خراجِ تحسین — 75
World Religions میں شیخ الاسلام کے فتویٰ کا ذکر — 76
عالمی میلاد کانفرنس کی بلادِ عرب میں پذیرائی — 77
امن ایوارڈز — 78
شیخ الاسلام کے فتویٰ پر انٹرنیشنل میڈیا اور دانشوروں کے تاثرات — 79
شیخ الاسلام کے فتویٰ پر جامعۃ الازہر کی توثیق — 82
سال 2011ء میں شائع ہونے والی کتب کا تعارف — 84
Fatwa on Terrorism: Factsheet (Indian News Link) — 92
Calm voice in sea of extremism (David Costello) — 96

بدل اشتراک: مشرق وسطیٰ جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل کا پتہ اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان فون: UAN: 111-140-140 فیکس: 35168184

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

آمد مصطفیٰ ﷺ

سوچو تو کیسا تھا سماں
سر پر دکھوں کی گٹھریاں
قدموں سے لپٹی بیڑیاں
کانٹوں سے بھری جھولیاں
قسمت سے خالی مٹھیاں
دھرتی پہ خوں کی سرخیاں
گھر گھر میں رقصاں بجلیاں
روحوں سے اٹھتی ہچکیاں
اشکوں میں لپٹی سسکیاں
خوابوں کی اڑتی دھجیاں
سانسوں میں ڈوبی تلخیاں
سوچوں میں ڈھلتی پستیاں
آنکھوں میں گڑتی سُولیاں
صدموں کی کالی آندھیاں
یوں ہی یہ جیون تھا رواں
پھر بے بسی کو ملی زباں
کی اس نے یوں آہ و فغاں
سن سن اے رب دو جہاں

مجھے ظلمتوں سے نکال دے
کسی صبح نو کا جمال دے
کوئی جام ایسا اچھال دے
مری زندگی جو سنبھال دے
مرے دل کو رقص غزال دے
مری دھڑکنوں کو دھمال دے
مجھے جلترنگ میں ڈھال دے
مجھے قربتوں کا کمال دے
مری فرقتوں کو وصال دے
مری بے حسی کو زوال دے
مری تیرگی کو اجال دے
مجھے پھر سے عزم نہال دے
میری گدڑیوں کو بھی لال دے
مری سوچ سے وہ دھنک اٹھے
مرا لحظہ لحظہ چمک اٹھے

مری سانس سانس مہک اٹھے
مری ڈال ڈال لہک اٹھے
مری بوند بوند چھلک اٹھے
مری روح سے نہ کسک اٹھے
کوئی آگ پھر نہ بھڑک اٹھے
مری آرزو نہ دہک اٹھے
مری آنکھ پھر نہ چھلک اٹھے
جو نگاہ سوئے فلک اٹھے
مری آہ عرش تلک اٹھے

یہ جفا کا دور فتن فتن
یہ فضا میں پھیلی گھٹن گھٹن
عجب اضطراب پَوَن پَوَن
ذرا دیکھ تشنہ دھن دھن
یہ ہلاکتوں کی گھنن گھنن
ہوئی شور شوں کی دھنن دھنن
بجیں تیغ و تیر چھنن چھنن
ہوئے زرد زرد سمن سمن
کہ خزاں خزاں ہے چمن چمن
یہ سخن سخن میں چبھن چبھن
یہ چبھن چبھن میں اگن اگن
یہ اگن اگن میں بدن بدن
یہ بدن بدن میں جلن جلن
یہ تعصّبات وطن وطن
ہوئی زخم زخم کرن کرن

یہ سنا جو کرب کا ماجرا
سرِ آسماں کوئی در کھلا
چلی جنتوں سے حسیں صبا
لئے رحمتوں سے بھری گھٹا
یہ فلک سے آنے لگی صدا
ارے کون تھا محو دعا!
سن سن یہ مژدہ جاں فزا
ہاں مرحبا صد مرحبا!

لو آ رہے ہیں مصطفیٰؐ
وہ خوشنما وہ دلربا
شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ
صدر العلیٰ، نور الہدیٰ
کعبے خوشی سے جھوم جا!
جبریل تو جھنڈے لگا!
سن عزرائیل اب فیصلہ!
مت بانٹنا اس شب قضا
تم بھی پڑھو ارض و سماء
صلِ علیٰ صلِ علیٰ!

ہر ہر نگر منکر تیرا
جلتا ہے تو جلتا رہے
شعلہ کدورت کا کوئی
پلتا ہے تو پلتا رہے
غیض و غضب میں ہاتھ وہ
ملتا ہے تو ملتا رہے
سورج ہماری عمر کا
ڈھلتا ہے تو ڈھلتا رہے
ہم تو مر کر بھی تیرے یوں
گیت گاتے جائیں گے
قافلہ یہ عشق کا!
دم دم چلاتے جائیں گے
دنیا کو تیرے پیار کے
نغمے سناتے جائیں گے
ہم وفاؤں کے دیئے
یوں ہی جلاتے جائیں گے
راستے گلیاں سدا
یوں جگمگاتے جائیں گے
یارسول اللہ کے!
ڈنکے بجاتے جائیں گے
آقا! ترے میلاد کی
دھومیں مچاتے جائیں گے

〈انوارالمصطفیٰ ہمدمی〉

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بلبلِ باغِ رسالت ﷺ! تیرے جذبوں کو سلام

☆ خالقِ کائنات کا پسندیدہ ترین دستورِ حیات لے کر مبعوث ہونے والے نبیٔ رحمت ﷺ نے ظلم و جبر میں پسی ہوئی انسانیت پر جتنے احسانات فرمائے وہ معلوم تاریخ میں سب سے بڑا انسانی کارنامہ ہے۔ امن، عدل اور محبت ایسی صفات ہیں جن کی بدولت انسانی معاشرہ ملکوتی صفات سے مزین ہو کر پھلتا پھولتا ہے۔ زندگی بامقصد اور بندگی روحانی فیوضات کا سرچشمہ بن جاتی ہے۔ جس معاشرے میں امن ہو نہ عدل و انصاف اور نہ محبت و مروت، اسے انسانی بستی کا نام نہیں دیا جاسکتا بلکہ وہ حیوانوں اور درندوں کی آماجگاہ ہوتا ہے جہاں ہر کوئی اپنی اپنی استطاعت اور طاقت کے بل بوتے پر ظلم اور خون ریزی کو اپنا وطیرہ بنالیتا ہے۔ بعثت محمدی ﷺ سے پہلے مجموعی طور پر انسانیت ایسا ہی پُرخطر، منظرنامہ پیش کررہی تھی۔ ایران اور روم کی دو عالمی طاقتیں باہم مدمقابل تھیں اور بقیہ دنیا کے مظلوم و مجبور انسانوں کا خون بے دریغ بہایا جاتا تھا۔ پھر مکہ سے الوہی ہدایت کا سورج چمکا اور تاریکیوں نے رختِ سفر باندھنا شروع کیا۔ رحمت عالم ﷺ نے ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی اور اپنے حسن عمل سے ایک ایسا گلستان آباد کیا جو امن، محبت، عدل اور علم دوستی کے حیات بخش جذبوں سے سینچا گیا تھا۔ صداقت، عدالت، اِنسانیت نوازی اور علم پروری سے پروان چڑھنے والے اِس انسان پرور ماحول نے قوموں کی تاریخ میں سب سے بڑا اِنقلاب بپا کر دیا۔ صرف دو عشروں میں اس ریاست مدینہ کی سرحدیں پھیل کر دنیا کے دیگر خطوں تک پہنچ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے قیصر و کسریٰ کی ظالم و جابر عالمی بادشاہتیں عدل و انصاف اور مساوات کے پیامبروں کے قدموں میں ڈھیر ہوگئیں۔

☆ اس میں شک نہیں کہ وہ سیاسی، سماجی اور علمی انقلاب، جس سے اسلام نے دنیا کو متعارف و مستفید کیا تھا، وہ مسلمان بادشاہوں کی ہوس پرست رجحانات کے باعث پہلی صدی ہجری میں ہی دھندلا چکا تھا۔ اس نمایاں خرابی اور نبوی طریق سیاست سے انحراف کے باوجود اسلام کی اجتماعی قوت مستحکم رہی۔ اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ بادشاہوں کی جاہ طلبی کے برعکس مخلص علماء و مجتہدین نے ہر دور میں علم کے قافلوں کی سرپرستی فرمائی۔ ثانیاً مفتوحہ علاقوں میں بے لوث اور بے نفس صوفیائے کرام نے اسوہ حسنہ کو اپنے پاکیزہ کرداروں میں ڈھال کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام کو اطراف و اکناف میں پھیلایا اور دنیائے انسانیت کو رنگ و خوں کی شناختوں سے نکال کر عالمگیر روحانی قوت بنادیا۔ جس کے اثرات ایشیاء یورپ اور افریقہ کے اکثر ممالک میں آج بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ یہی روحانی اسلام تھا جس نے سیاسی اسلام کی شکستوں کو بار بار فتوحات میں بدلا۔ مگر بارہ سو سال کے بعد جب علم و تحقیق، فکر و تدبر، تزکیہ و تربیت اور جہاد و اجتہاد کی صلاحیتوں میں کمزوری واقع ہوئی، چالاک اسلام دشمن قوتیں سر اٹھانے لگیں، بدلتے ہوئے حالات میں مسلم حکمرانوں نے باہمی جنگیں جاری رکھیں اور مسلمانوں نے جدید علوم سے بے اعتنائی کا وطیرہ اختیار کئے رکھا تو خلافت عثمانیہ کی شاندار عمارت سامراج کے ہاتھوں مسمار ہوگئی۔

☆ جنگ عظیم اول کے خاتمے پر سقوط استنبول کا سانحہ اس سیاسی، سماجی اور اقتصادی کشمکش کا اہم موڑ تھا جو گذشتہ دو صدیوں سے عالم عرب و خلافت اسلامیہ اور مغرب کے درمیان جاری تھی۔ مغرب باہمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے باوجود تعلیمی انقلاب کے بل بوتے پر سائنسی اور صنعتی انقلاب کی منزلیں طے کررہا تھا اور عالم اسلام صدیوں پر پھیلی ہوئی

اپنی شاندار سیاسی قوت، علمی عروج اور معاشرتی امتیازات سمیٹ کر بے عملی، کج فہمی اور ذہنی پژمردگی کی تاریک راہوں پر گامزن ہو گیا۔ چنانچہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد تا حال امت مسلمہ کو ایک ایسے ہمہ گیر زوال کا سامنا ہے جس کی مثال تاریخ اسلام میں اس سے قبل کہیں نہیں ملتی۔ ایک مسلمان کی انفرادی زندگی سے لے کر امت کی اجتماعی حیات تک ہر گوشہ جمود و انحطاط کا شکار ہو گیا۔ دین، مذہبی رسوم و رواج کی شکل اختیار کر گیا۔ معاشی بدحالی، اخلاقی گراوٹ، معاشرتی ابتری، سیاسی غلامی، مذہبی بدنیتی اور اجتماعی قنوطیت کے سیاہ بادلوں نے نصف النہار دن کو تاریک رات میں بدل دیا۔ اگرچہ 20ویں صدی کے وسط میں بہت سے آزاد مسلم ممالک وجود میں آئے لیکن اس کے باوجود سیاسی و معاشی غلامی کا سلسلہ جاری رہا۔ امت مسلمہ کے اجتماعی حالت پر نظر دوڑائیں تو کہیں فرقہ واریت نظر آتی ہے تو کہیں مسلکی تعصب۔۔۔ کہیں تصوف و عشق رسول ﷺ سے دوری نظر آتی ہے تو کہیں محض رسوم و روایات۔۔۔ کہیں اسلام سے بے اعتنائی و بیزاری نظر آتی ہے تو کہیں جدید علوم و سائنسز سے نفرت۔۔۔ کہیں غیر مسلم تہذیبوں کی اندھی تقلید نظر آتی ہے تو کہیں مذہبی تنگ نظری و انتہا پسندی۔۔۔ کہیں دجل و فریب، دغابازی اور پرفریب نعروں پر مشتمل سیاسی شعبدہ بازی ہے تو کہیں دین و مذہب کے نام سے سیاست و دنیوی کاروبار۔۔۔ کہیں جمہوری نعروں کی آڑ میں شخصی حکمرانی کی ہوس نظر آتی ہے تو کہیں جبر و سازش کے ذریعے مسلط بادشاہت و آمریت۔۔۔ اس تاریک دور میں مسلمان علماء، سیاستدان اور حکمران بالعموم باہمی انتشار کا شکار اور خود غرضی کے حصارات میں مقید ہو چکے۔

☆ فکری اور عملی اعتبار سے اس دور زوال میں مسلمانوں کے اندر کئی طبقات پیدا کر دیئے۔ ایک طبقہ مغرب سے کاملاً متاثر ہو گیا۔ اسے اسلام کے عقیدہ عمل میں جھول نظر آنے لگے۔ وہ اسلام کو بدلتے ہوئے حالات کا سامنا کرنے کی صلاحیت سے عاری سمجھنے لگا اور نتیجتاً خود مغربی چکا چوند میں کھو گیا۔ ایسے ہی طبقات میں سے بعض نے کلیتاً اسلام سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور بعض نے نام کی حد تک یہ شناخت قائم رکھی۔ دوسرا طبقہ ان مسلمانوں پر مشتمل تھا جو اسلام کی حقانیت سے تو مایوس نہیں ہوا مگر اس نے معاصر علوم و فنون کو حاصل کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف گردانا۔ ایسے لوگ روایتی مذہبی لوگ تھے چنانچہ جب مغرب میں صنعتی اور سائنسی انقلاب آ رہا تھا تو ہمارے علماء لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر فتویٰ بازی کر رہے تھے۔ اسی دور زوال میں ایک تیسرا طبقہ بھی سامنے آیا جس نے احیائے اسلام کا نعرہ بلند کیا اور اس احیاء کو جہادی اور عسکری سرگرمیوں سے مشروط کر دیا۔ اس مکتبہ فکر کے بانیوں نے اسلام کی جہادی تعبیر کو ہی فہم دین قرار دے دیا۔ اس سے لامحالہ نوجوانوں نے یہ پیغام لیا کہ تمام تہذیبیں اور مذاہب اسلام کے دشمن ہیں اس لئے اسلام کو غالب کرنے کے لئے ان کا دنیا سے خاتمہ ہی وقت کا تقاضا ہے۔ اس خطرناک مزاحمتی فکر کو لے کر کئی تحریکیں اٹھیں جنہوں نے عرب و عجم میں مسلمانوں کو بھی باہم دست و گریبان کر دیا۔ اس کے نتیجے میں فرقہ واریت نے بھی زور پکڑا اور فکری و اعتقادی اختلاف پر خون کی ندیاں بہائی جانے لگیں۔ یہ وہ افسوسناک موڑ تھا جہاں مسلمانوں کی قوت نہ صرف منتشر ہوئی بلکہ اس کا بے مقصد ضیاع ہو گیا اور یہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ اس سے دو بڑے نقصانات ہوئے۔ پہلا نقصان تو اسلام کی قوت و شوکت کا انتشار اور برہمی کی صورت میں نکلا جبکہ دوسرا نقصان یہ ہوا کہ غیر مسلم مفکرین، مستشرقین اور سماجی رہنماؤں نے اسے انسان دشمنی کا رنگ دیتے ہوئے اسلام پر اولاً بنیاد پرستی اور بعد ازاں دہشت گردی کا لیبل چسپاں کر دیا۔ چنانچہ اب جہاں جہاں مسلمان ممالک اور

مسلمان آبادیاں قائم ہیں وہاں وہاں اہل مغرب نے ان پر سخت پہرہ بٹھا دیا ہے۔ اب تک مجموعی طور پر اسلام کو دہشت گردی کے اس ٹائیٹل نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

☆ اسے شومئی قسمت کہیں یا مکافات عمل کہ وہ امت جو دنیا پر امن قائم کرنے، انسانی معاشروں کو امن، محبت اور عدل بانٹنے کے لئے آئی تھی کہیں خود ظلم کا شکار اور کہیں آلہ کار بن چکی ہے۔ اس کی روشن پیشانی پر اب انسانیت نوازی کی جگہ دہشت گردی کا داغ چسپاں ہوگیا ہے۔ اسلامی شعائر جو کبھی رحمت، امن اور علم کی علامت ہوتے تھے اب وہ غنڈہ گردی اور خون خرابے کا ایک خطرناک نشان بن چکے ہیں۔ مسلم اُمہ پر ہر سمت سے انگلیاں اٹھ رہی ہیں۔ یقیناً یہ ایک مشکل دور اور نازک مرحلہ تاریخ ہے۔ پوری دنیا میں مختلف ادارے شخصیات اور بعض حکومتیں عمداً قرآن حکیم، پیغمبر اسلام ﷺ اور تعلیمات اسلامی کے خلاف آئے روز پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسلام کا چہرہ داغدار کیا جائے تا کہ اسلام کی طرف رغبت کم اور نفرت زیادہ ہو سکے۔

☆ اس عالمی مخاصمانہ ماحول میں دین اور پیغمبر اسلام ﷺ سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ اسلام کو حتی المقدور پُر امن بقائے باہمی کی سب سے بڑی آواز کے طور پر دنیا میں متعارف کروایا جائے۔ دوسرے معنوں میں اس وقت سب سے بڑا جہاد دشمنانِ اسلام کے خلاف عسکری جدوجہد نہیں بلکہ اسلام کے خلاف جاری منفی پروپیگنڈے کا علمی، عملی اور حقیقی توڑ ہے۔ ایسے میں کچھ شخصیات اسلام کے معجزاتی تسلسل کا حصہ بن کر امن اور رواداری کی شمع جلائے دن رات علم، حکمت تدبر اور تحمل کی تعلیمات پھیلانے میں مصروف نظر آتی ہیں۔ انسانیت کے سامنے دین رحمت و امن کو حقیقی تعلیمات کے ساتھ پیش کرنے میں جو لوگ عالمی سطح پر پیش پیش ہیں ان میں بجا طور پر امت مسلمہ کی بالعموم اور قریہ عشق رسول ﷺ پاکستان کی بالخصوص نمائندگی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حصے میں آئی ہے۔ دور حاضر میں یہ واحد بڑی مسلمان شخصیت ہیں جو مشرق و مغرب میں مقیم مایوس مسلمانوں کے چہروں سے احساس ندامت و شرمندگی ختم کر کے انہیں سکون و اطمینان کی علمی اور روحانی دولت لوٹا رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت اندھیری غار کے دوسرے کنارے پر امید کا نشان دکھائی دے رہی ہے۔ اسلام کے روشن چہرے پر پڑ جانے والی اس گرد کو صاف کرنے اور اپنے فکر و عمل اور خداداد علمی صلاحیت کے ذریعے آپ پوری دنیا میں ہر پلیٹ فارم پر اسلام کے دفاع کے لئے فکری و نظریاتی اور علمی و عملی محاذوں پر مصروف جدوجہد ہیں۔۔ شیخ الاسلام اپنی تنظیمی، انتظامی، تعلیمی، تحقیقی، تبلیغی اور روحانی خدمات کے ذریعے شرق تا غرب اسلام کے پیغام محبت و امن کو کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے سینکڑوں کتب، ہزاروں تلامذہ اور لاکھوں چاہنے والوں کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات جس باوقار انداز میں پھیلانے کا ہمہ گیر نظام وضع کیا ہے، اس کی مثال صدیوں پر مشتمل دور زوال میں کہیں میسر نہیں۔

☆ حضرت شیخ الاسلام کی ان ہمہ جہت خدمات کو بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس دور میں اللہ تعالیٰ کی حُجت اور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اعجاز کا مظہر ہیں۔ انہوں نے تن تنہا جھنگ کی سرزمین سے دعوت و عزیمت کی جن پرخطر اور سنگلاخ راہوں پر آغاز سفر کیا تھا آج ان کے دم قدم سے دنیا بھر میں محبت و علم کے گلستان آباد ہو چکے ہیں۔ ان کی 500 سے زائد کتب نے جہاں ارباب علم و تحقیق کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے وہاں ان کی زبان حق ترجمان سے نکلنے والے گہر ہائے تابدار ہزاروں آڈیو، ویڈیو کیسٹ، سی ڈیز، ڈی وی ڈیز کی شکل میں اطراف واکناف عالم میں ایمان و عمل کی بہار افروز

فصلیں اگا رہے ہیں۔ ان کا فہمِ دین، محبت و امن اور علم کے گرد گھومتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی دعوت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ سے محبت پر استوار ہے۔ وہ قرآن کو صحیفۂ امن قرار دیتے ہوئے پوری انسانیت تک اس آخری و حتمی پیغام الوہیت کو حقیقی روح کے ساتھ پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور اس کے لئے امت کو ''عرفان القرآن'' کا تحفہ دے چکے ہیں جس کے دنیا کی کئی بڑی زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔ وہ درجنوں مجموعہ ہائے احادیث نبوی کو آسان اور عام فہم بنانے کے لئے نئی تبویب و ترتیب کے ساتھ ''جامع السنۃ'' کی شکل میں اکٹھا کر رہے ہیں جو یقیناً صدیوں پر محیط علمی کاوشوں کا نچوڑ ہوگا۔

☆ انہوں نے توحید و رسالت ﷺ سے متعلق اعتقادی ابحاث کو نئے سرے سے قرآن و سنت کے مضبوط دلائل کے ساتھ مزین کر کے نئے علم کلام کی بنیاد رکھ دی ہے تاکہ سادہ لوح عوام الناس مخصوص خارجی تعصب کی بھینٹ چڑھنے سے بچے رہیں اور ان کا ایمان واعظوں کے ہاتھوں میں کھیل نہ بنتا رہے۔ مزید برآں مختلف طبقات اور شخصیات کی عقیدتوں میں تقسیم امت مسلمہ کو انہوں نے ایک وسیع اور روشن افق کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ان کی کاوشوں سے شیعہ سنی کشاکش میں واضح اور مثبت تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ اہل علم و فکر اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان دونوں طبقات کے درمیان تلخیوں اور غلط فہمیوں کی طویل تاریخ موجود ہے اور استعمار بھی ہر بار بہ آسانی انہی تلخیوں کو مزید نمک مرچ لگا کر اچھالتا رہا ہے تاکہ امت کی وحدت ہمیشہ ہی منتشر رہے۔ شیخ الاسلام نے جہاں مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی عظمت و فضیلت پر درجنوں کتب اور خطابات کے ذریعے خوارج کے فتنوں کا قلع قمع کیا وہاں 44 گھنٹوں پر مشتمل سلسلہ خطابات کے ذریعے شانِ شیخین کریمین اور مقام صحابہ کرام کے باب میں ان تمام متنازعہ موضوعات پر تاریخی اور فیصلہ کن تحقیقی نقطہ نظر دیا جو گذشتہ 1400 سال سے شیعہ سنی اختلافات کا باعث تھے۔ انہوں نے دونوں طرف کے اعتدال پسند علماء اور نوجوانوں کو یہ دعوت فکر بھی دی کہ آج امت کا اجتماعی وجود جن خطرات میں گھرا ہوا ہے یہ وقت ان قدیم اختلافی روایات کو ثابت کرنے کا نہیں بلکہ انہیں فراموش اور درگزر کرنے کا متقاضی ہے۔ صحابہ اور اہل بیت نبوی ہرگز متغائر طبقات نہیں بلکہ عین یک دگر ہیں۔

☆ قائدِ تحریک منہاج القرآن نے ہر طبقہ زندگی کو اپنے شعور و آگہی کے فیض سے نوازتے ہوئے ان پر اپنی شفقتیں نچھاور کیں۔ خواتین، علماء، نوجوان، اساتذہ، طلباء، تجارت پیشہ احباب اور صاحبان طریقت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی دعوت کا ایک اہم عنصر علم اور تعلیم ہے اس محاذ پر بھی بانی تحریک کی انفرادی حیثیت اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ ان کے شجر امید پر خوش رنگ ثمرات کی بہاریں پورے عالم میں رونق افروز ہیں۔ ان کا قائم کردہ تعلیمی ادارہ جامعہ منہاج القرآن اس وقت ایک چارٹرڈ یونیورسٹی کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس کے فارغ التحصیل سکالر حضرات وطن عزیز سمیت پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور اپنے عظیم قائد کی زیر سرپرستی اسلام کی پرامن سفارت کاری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ درجنوں کالج 600 سے زائد سکولز اور ہزاروں مراکز میں لاکھوں افراد تحریک کے اس پرامن سلسلہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ ہزاروں لوگوں کی نسلیں زیور علم و عمل اور دولت ایمان سے مستنیر ہو رہی ہیں۔ ان کے عقائد کا تحفظ اور عمل کو جلا مل رہی ہے۔

☆ ہمارا عہد ویسے تو بے شمار تلخیوں سے اٹا پڑا ہے لیکن علماء کی ترش روئی اور کرخت کلامی ان المیوں میں سے ایک ہے۔ ہمارے مصلحین، مبلغین اور داعیین حضرات (الا ماشاء اللہ) خوئے دلنوازی سے بالعموم محروم ہو چکے ہیں۔ محراب و منبر ہوں یا جامعات میں مسند تدریس پر فائز حضرات ہر کہیں تعصّبات، نفرتیں، منافقت اور مسلکی کشاکش کا تہہ در تہہ سلسلہ ہے

جہاں ہزاروں لاکھوں متلاشیانِ علم کے خواب دفن ہوجاتے ہیں۔ اسی عہدِ بے اماں میں اقبال کی پکار بلند ہوئی تھی۔ شاعرِ مشرق کی اس نوائے دلگداز کو رب کائنات نے حقیقت کا روپ دیا اور ہمارے قائد کی صورت میں مسلم امہ کو وہ بلبل نغمہ خواں نصیب ہوا جس نے صدیوں کی تلخیاں محبت کے بیان سے دھودیں۔

☆ قدرت نے شیخ الاسلام کو وہ اعجازِ نطق دیا ہے جس کی تاثیر ذہنوں کے ذریعے روحوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔ زبان و بیان کو دلائل براہانی سے مزین کرکے جب لب کھولتے ہیں تو مخاطب کا تفاخر علمی دم بخود ہوکر ان کی رفعت علم کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتا ہے۔ بلاشبہ ہمارے قائد و مربی کو اللہ تعالیٰ نے اس دور فتن میں اس فہم و بصیرت سے نواز رکھا ہے جو اپنے زمانے کی فراست علمی کے مقابلے میں شان امامت کی سزاوار ہے۔ وہ اجتہادی بصیرت عطا کررکھی ہے جس سے مسائل کا حل خود بخود نکلتا چلا جاتا ہے اور وہ مجتہدانہ شان ارزاں کی ہے جس کے سامنے معاصرین کا طمطراق خوشہ چینی پر مجبور ہوجاتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان، وابستگان اور اہل محبت اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر سجدہ ہائے شکر بجا لایا کریں کہ اس ذات نے ہمیں روح عصر کی اس پکار کا مخاطب بنادیا ہے۔ ان کی سرپرستی اور خوشہ چینی پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

☆ ان کے جاری کردہ تاریخی فتویٰ نے پوری دنیا میں اسلام کا روشن چہرہ ایک مرتبہ پھر اجلا کرکے دکھادیا ہے ایک طرف ان لوگوں کی سازشیں خاک میں مل گئیں جو اسلام کو دہشت گردی اور خون خرابے کا مذہب ثابت کرنے کی ناکام کوششوں میں دن رات محو تھے اور دوسری طرف ان نادان عاقبت نااندیش رجحانات پر کاری ضرب لگائی ہے جو بدقسمتی سے ہمارے مخصوص مذہبی تعلیمی اداروں میں پروان چڑھ رہے ہیں۔ سال گزشتہ برطانیہ میں ہزاروں نوجوانوں کا الہدایہ کیمپ ہو یا ویمبلے سنٹر لندن میں ہونے والی عالمی کانفرنس، امریکہ کی جامعات، ورلڈ اکنامک فورم جیسا سب سے بڑا عالمی پلیٹ فارم ہو یا الیکٹرونک میڈیا کا محاذ ہر جگہ اگر کوئی مضبوط، موثر اور پردرد آواز ہے تو وہ انہی کی سنائی دے رہی ہے۔

☆ ماہنامہ منہاج القرآن ہر سال ان کی سالگرہ پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے۔ اس سال اُن کی ان قومی اور بین الاقوامی کاوشوں کو مطبوعہ شکل دی جارہی ہے جو سالِ گزشتہ میں عالمی سطح پر بپا کی گئیں اور ان کا مرکزی نکتہ اسلام کی تعلیمات امن و آشتی کا ابلاغ تھا۔ ان تقریبات میں بعض عالمی کانفرنسز ہیں اور بعض ملکی سطح کے سیمینارز، مگر ہر کہیں قائد تحریک منہاج القرآن، اسلام کی بہترین وکالت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم رسول معظم ﷺ کے نقوش پا کے اس نقش گر قائد کو تادیر امت کے بریدہ سروں پر قائم و دائم رکھے اور مسلمانانِ عالم کو ان کی آواز پر متحد و متفق فرمادے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ڈاکٹر علی اکبر قادری

قارئین متوجہ ہوں! ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2012ء قائد ڈے نمبر کی خصوصی اشاعت کے پیش نظر مارچ 2012ء کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و تنظیمات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

استنبول امن کانفرنس میں خصوصی شرکت اور خطاب

افغانستان میں قیام امن کی کوششوں کے حوالے سے 3 روزہ عالمی کانفرنس 30 نومبر سے 2 دسمبر 2011ء تک ترکی کے شہر استنبول میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع ''افغانستان کا پرامن مستقبل'' تھا۔ منتظمین کی خصوصی دعوت پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بھی مہمان خصوصی کے طور پر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں افغان اسکالرز، شیوخ، مختلف ممالک سے تھنک ٹینکس، اسکالرز اور کانفرنس میں پہلی مرتبہ شریک افغانستان سے 120 ائمہ، اسکالرز اور سول سوسائٹی کے رہنماؤں کے علاوہ درج ذیل مہمانان گرامی نے شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔

☆ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل اکمل الدین احسان اوگلو ☆ الازھر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر اسامہ العبد
☆ مفتی آف بوسنیا شیخ ڈاکٹر مصطفیٰ کرک ☆ شیخ ہاشم کابانی

اس کانفرنس کا انعقاد سنٹر فار ریلیجنز، ڈپلومیسی اینڈ کنفلیکٹ ریزولیشن ایٹ جورج میسن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی اور انسٹی ٹیوٹ فار مڈل ایسٹ سٹڈیز مارمارا یونیورسٹی استنبول نے مشترکہ طور پر کیا۔

افغانستان میں قیام امن کے حوالے سے اس کانفرنس میں مختلف سیشنز ہوئے۔ ان تمام سیشنز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی نشست خصوصی اہمیت کی حامل رہی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی گفتگو میں افغانستان میں قیام امن کے حوالے سے مؤثر حکمت عملی پیش کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں افغان عوام کی عملی شمولیت کے بغیر قیام امن ممکن نہیں۔ محض کسی بیرونی طاقت یا قوت کے بل بوتے پر افغانستان میں کبھی امن قائم نہیں ہوگا بلکہ اس سے افغانستان میں فرقہ وارانہ جذبات اور شدت پسندی کو مزید تقویت ملے گی۔ جنوبی ایشیاء کی معاشی ترقی میں افغانستان کا نمایاں اور اہم مقام ہے، جس کو کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مقام اس وقت ہی حاصل کیا جاسکتا ہے جب تک افغانستان میں مکمل امن نہیں ہوجاتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ افغان لوگ پرامن قوم ہیں، جنہوں نے ہمیشہ علم و عمل سے دنیا میں اپنا نمایاں

مقام بنایا۔ مولانا رومی جیسے نابغہ روزگار اور صوفی بزرگ اس کی عملی مثال ہیں۔ افغانستان میں دہشت گردی اور شدت پسندی کی لہر کو ختم کرنے کے لیے شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے لیے تعلیم اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔

افغانستان کے لوگوں کو اسلام کی غلط تشریح پڑھنے اور سننے کو ملی، جس کی وجہ سے وہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کے لبادے میں لپٹ کر دہشت گردوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ آج بھی یہ بہادر اور سنگلاخ چٹانوں جیسا حوصلہ رکھنے والے لوگ علم و عمل کی بصیرت سے بہرہ ور ہو کر آنے والے دور کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس کے لیے ساری افغان قوم کو دہشت گردی کے خلاف متحد اور یکجا ہوجانا چاہیے۔ جس میں خطے اور بالخصوص افغانستان کی ترقی پوشیدہ ہے۔

بعد ازاں سوال و جواب کی نشست میں شرکاء کے سیاست اور مذہب کے حوالے سے اہم سوالات کے جواب دیتے ہوئے شیخ الاسلام نے کہا کہ سیاسی امور کو مذہب کے ساتھ گڈ مڈ نہ کیا جائے۔ بالخصوص جہاد کے غلط تصور کی وجہ سے مذہب کو بدنام کرنا ایک عالمی سازش ہے، جس سے بچنے کی اشد ضرورت ہے۔ اسلام میں جہاد کا تصور، جہاد برائے امن ہے۔ اس کے علاوہ جہاد کے نام پر جو بھی کارروائی کی جاتی ہے وہ دہشت گردی ہے، اس کا اسلام سمیت دنیا کا کوئی بھی مذہب حامی نہیں ہے۔

سوال و جواب کی اس نشست کو افغان ائمہ کرام سمیت تمام شرکاء نے خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر شیخ الاسلام سے مزید تبادلۂ خیال کے لیے افغان ائمہ کی الگ ملاقات کی خواہش پر ایک اور خصوصی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں افغان امور، تصور جہاد اور علم و امن کے موضوعات پر شیخ الاسلام نے خصوصی گفتگو کی۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے زیراہتمام ویمبلے ایرینا لندن میں عالمی امن کانفرنس "امن برائے انسانیت" کے عنوان سے 24 ستمبر 2011ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں شمالی امریکہ سے لے کر جنوبی افریقہ، یورپ اور دنیا کے تمام خطوں سے مسلم، عیسائی، یہودی، ہندو، بدھ مت، سکھ اسکالرز، موثر شخصیات اور دیگر مذاہب عالم کے پیروکاروں سمیت گیارہ ہزار سے زائد شرکاء نے شرکت کی۔

مہمانان گرامی

اس عالمی امن کانفرنس میں نامور علماء و مشائخ سمیت درج ذیل مہمانان گرامی نے خصوصی شرکت کی۔

☆الازھر یونیورسٹی مصر کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اسامہ العبد ☆ڈاکٹر عبدالدیام النصیر ☆صدر منہاج القرآن سپریم کونسل صاحبزادہ حسن محی الدین القادری ☆صاحبزادہ پیر سید عبدالقادر جمال الدین الگیلانی ☆ڈاکٹر محمد التناوی ☆سوڈان کے ممتاز سکالر شیخ احمد بابکر ☆جماعت اہل سنت برطانیہ کے سربراہ محترم پیر عبد القادر شاہ جیلانی ☆برطانیہ سے محترم پیر فیاض الحسن سروری درگاہ عالیہ سلطان باہو ☆پاکستان سے محترم صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ سجادہ نشین بھیرہ شریف ☆مقدونیہ سے محترم نور محمد جرال میسوط کرٹس ☆ڈاکٹر جوئل ہیورڈ (یو کے) ☆محترمہ ثوابا ☆ کمیونٹی منسٹر ائیرک ☆مسز نعیمہ جلیل ☆قاری سید صداقت علی ☆محترمہ غزالہ حسن قادری ☆محترمہ خدیجہ ایٹکنسن ☆مسلم ہینڈ چیئرٹی کے چیئرمین صاحبزادہ سید لخت حسنین ☆تحریک منہاج القرآن کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی ☆نائب ناظم اعلیٰ جی ایم ملک ☆مرکزی ناظم اجتماعات جواد حامد

کانفرنس میں شریک مذاہب عالم کی نمائندہ شخصیات اور دیگر مہمانان گرامی

شیخ الاسلام کے افتتاحی کلمات

امن کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد قصیدہ بردہ شریف اور مختلف زبانوں میں نعت خوانی بھی ہوئی۔ پروگرام کے آغاز میں تمام مذاہب کے معزز مہمانوں اور مشائخ نے شیخ الاسلام کی قیادت میں امن عالم کے فروغ اور محبت و رواداری کے جذبات کی ترویج کے لیے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اجتماعی دعا کی۔ بعد ازاں کانفرنس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے انفرادی طور پر بھی اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق دنیا میں امن و امان کے لیے دعائیں کیں۔

کانفرنس کے آغاز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مہمانان گرامی اور جملہ مذاہب کے رہنماؤں کو خوش آمدید کہا اور عالمی امن کانفرنس کی غرض و غایت سے شرکاء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ

دنیا میں عالمی قیام امن کی جتنی آج ضرورت ہے، اس سے پہلے نہ تھی۔ اسلام کے پیروکار مسلمان امن عالم کے

قیام پر بلا مشروط یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات میں کہیں بھی دہشت گردی، شدت پسندی اور انتہاء پسندی و بنیاد پرستی کی حمایت نہیں کی گئی۔ اسلام امن کا دین اور مسلمان قیام امن کے پیامبر ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام کی جو تصویر پیش کی جا رہی ہے اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ 99 فیصد سے زیادہ مسلمان امن پسند اور انسانیت سے پیار کرنے والے ہیں۔

موجودہ دور میں انتہاء پسندی اور دہشت گردی نے ساری دنیا اور بالخصوص مسلمانوں کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ انتہاپسندی نے دنیا کے لاکھوں انسانوں کے چہروں سے مسکراہٹ چھین لی اور انہیں دکھوں، زخموں اور ناامیدی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ انتہاء پسندی نے ہم سب کو تقسیم کر دیا۔ میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آئیں ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لیے ایک ہو جائیں۔ اسی عالمی امن اور بھائی چارے کا درس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوری انسانیت کو آزادی کا درس دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سلام، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات کو فروغ دیا۔ اسی طرح بدھا، کرشنا، گرونانک اور مذاہب عالم کی دیگر عظیم ہستیوں نے دنیا کو انسانی فلاح اور امن کی راہ دکھلائی۔

اے امت مسلمہ کے نوجوانوں دنیا میں انسانیت کی فلاح و بہبود، عزت و احترام اور امن و امان کے لیے اکٹھے ہو جاؤ اور اسلام کے سچے پیروکار بنتے ہوئے تعلیمات اسلام کو اپنی زندگیوں کا اوڑھنا بچھونا بنا لو۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل نے مسلم نوجوانوں کی تربیت اور رہنمائی کیلئے پوری دنیا میں سیمینارز، کانفرنسز اور لیکچرز کے پروگرام ترتیب دیئے ہیں، اس کے علاوہ عالمی قیام امن کے لیے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے تھنک ٹینکس بھی بنائے گئے ہیں، جو قیام امن کی عالمی کوششوں میں مصروف ہیں۔ نائن الیون کے دل خراش واقعہ کی وجہ سے گذشتہ دس سالوں میں دنیا بھر میں ہزاروں بے گناہوں کا خون بہہ چکا ہے ۔ خاندان برباد ہو گئے ہیں۔ انسانی زندگی اور قدریں اس کے اثرات سے مفلوج ہو کر رہ گئیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس سلسلے کو فوری طور پر ختم کر دیا جائے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں جس طرح ہجرت مدینہ کے ساتھ اسلام کے نئے دور کا آغاز ہوا تھا۔ اس طرح آج ایک دفعہ پھر لندن کی ویمبلے کانفرنس کے بعد محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام کی عزت و عظمت کی بحالی کے دور کا آغاز کر دیا جائے ۔ امت مسلمہ کے نوجوان آج سے محبت و امن پر مبنی اسلام کا پیغام برطانیہ و یورپ سمیت دنیا بھر میں تحریک کی صورت میں شروع کر دیں۔ نوجوان آستینوں میں چھپے دشمنان اسلام کی سازشوں اور ارادوں کو بے نقاب کر کے تباہ کر دیں۔

مغربی میڈیا میں 99 فیصد اکثریت امن کے حامی ہیں جبکہ صرف ایک فیصد نے بدامنی اور انتہا پسند اقلیت کو ترجیح دے رکھی ہے ۔ میڈیا کے ایک فیصد گروہ کو بھی اب اپنی اس پالیسی کو تبدیل کرنا ہوگا۔ انتہاء پسندی اور دہشت گردانہ سوچ کا زمانہ بیت چکا۔ اب دنیا بھر میں آمریت کا خاتمہ کر کے جمہوریت کو متعارت کروایا جانا چاہیے جو کہ اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہے۔ میں دنیا کو ایسے امن بھرے باغ کی مانند دیکھنا چاہتا ہوں جہاں محبت کے فوارے چلتے ہوں ان فواروں سے آزادی، رحم، سخاوت اور ایک دوسرے کو سمجھنے اور برداشت کرنے والی نہریں بہتی ہوں۔ ان نہروں سے انسانیت کی عظمت و اخلاقیات سیراب ہوتی ہوں، اس باغ کی زمین کو انسانی قدروں سے زرخیز کر کے اچھی نیت کے خالص بیج بوئے جائیں، اس باغ کے ہم سب مالی ہوں جبکہ اس کے پھلوں سے پوری عالم انسانیت لطف اندوز ہو۔ مجھے امید ہے کہ یہ عالمی کانفرنس مسلم اور غیر مسلم کے درمیان امن اور بھائی چارے کی شروعات کا باعث بنے گی۔

آج انسانیت کے درمیان پیدا ہونے والی دراڑوں اور زخموں کو بھرنے کا مرحلہ آ گیا ہے ۔ آج کی کانفرنس ایک دفعہ پھر انتہا پسندی اور دہشت گردی کی ہر شکل کی غیر مشروط مذمت کرتی ہے ۔ ہمیں مل کر رحم، یکجہتی اور عزت کی بنیاد پر دنیا سے خوف، نفرت اور انتہا پسندی کا خاتمہ کر کے انسانیت کو نئی آزاد سمت فراہم کرنا ہے جہاں امیر، غریب کو خوراک

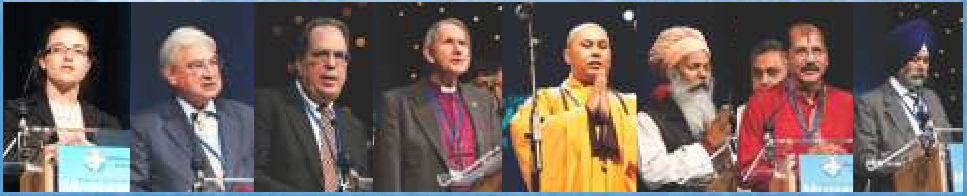

فراہم کرے۔۔۔ جہاں دردوں کا مداوا ہوتا ہو۔۔۔ جہاں نفرت کی بجائے محبت کا ماحول ہو۔۔۔ جہاں فاصلوں کی جگہ قربتیں لے لیں۔۔۔ جہاں رجائیت کا دور دورہ ہو۔۔۔ جہاں حسد کی بجائے تعریف کی جاتی ہو۔۔۔ جہاں صبر اور روشن خیالی ہو۔۔۔ آج ہم تمام شرکاء یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام مذاہب اپنے اپنے عقیدوں پر قائم رہتے ہوئے متحد ہو جائیں تا کہ عالمی امن قائم ہو سکے۔

خطابات و پیغامات مہمانان گرامی

شیخ الاسلام کے استقبالیہ کلمات کے بعد مہمانان گرامی کے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جملہ مقررین نے اپنے خطابات میں اس عالمی امن کانفرنس کے انعقاد کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ بین المذاہب رواداری کے فروغ اور امن عالم کے قیام کے لئے یہ ایک ایسا تاریخی قدم ہے کہ تاریخ اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ منہاج القرآن نے ہمیشہ امن عالم کے قیام اور انسانیت کی بھلائی کیلئے بروقت اور درست اقدامات کیئے۔ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ منہاج القرآن کا یہ قافلہ اسی طرح دنیا میں امن و محبت کی شمعیں روشن کرتا رہے۔

مہمانان گرامی کے اظہار خیال کے بعد دنیا بھر سے نامور شخصیات اور سکالرز کی جانب سے اس کانفرنس کے لئے بھیجے گئے خصوصی ویڈیو پیغامات دکھائے اور تحریری پیغامات سنائے گئے۔ ان پیغامات کی تلخیص درج ذیل ہے:

بانکی مون (سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

منہاج القرآن کی سرگرمیاں عالمی دہشت گردی سے درپیش خطرے کا جواب دینے کی عالمی کوششوں کا حصہ ہے۔ دہشت گردی و انتہا پسندی کی اس سوچ کا مسلمانوں پر زیادہ برا اثر ہوا ہے۔ مسلمانوں کی چھوٹی سی اقلیت ہے جو اس دہشت گردی کا جواز پیش کررہی ہے۔ حالانکہ اسلام کی تعلیمات دہشت گردی اور خودکش دھماکوں کی مذمت کرتی

ہیں۔ خودکش حملوں اور دہشت گردی کی مذمت اور اس کو حرام قرار دینے کے لئے منہاج القرآن کے بانی و سرپرست ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تاریخی فتوٰی ایشو (Issue) کیا۔ یہ کانفرنس اور دیگر سرگرمیاں اور علماء و مشائخ کی جدوجہد سے اسلام کا صحیح پیغام دنیا تک پہنچ سکتا ہے۔ مجھے امید ہے آپ اقوام متحدہ کی طرف سے حاصل خصوصی مشاورتی حیثیت سے اس مقصد کے لئے جدوجہد کو ہمارے ساتھ جاری رکھیں گے۔

شیخ الازہر پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد الطیب

امن برائے انسانیت کانفرنس بہت ہی اہم اور جرات مندانہ اقدام اور وقت کی ضرورت ہے۔ کوئی قوم یا کوئی معاشرہ انفرادی حیثیت میں اس بڑے مقصد کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی تحریکیں اور معاشرے مل کر امن کو فروغ دیں۔ پوری دنیا میں جامعۃ الازہر اور اس کے فاضلین نے ہمیشہ امن کی پالیسیوں کو فروغ دیا ہے۔ میں اور جامعۃ الازہر مکمل طور پر تحریک منہاج القرآن اور ان کے بانی و سرپرست شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مقاصد سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہم نے ان کی پہلے بھی حمایت کی اور مستقبل میں بھی ان کے ساتھ مل کر کام کریں گے تاکہ ہم دہشت گردی، انتہا پسندی کا خاتمہ کرسکیں اور امن کو فروغ دے سکیں اور اقوام، مذاہب اور معاشروں کے مابین روابط کے لئے اہم کردار ادا کرسکیں۔ امن برائے انسانیت کانفرنس کا انعقاد بہت اہم اور بروقت ہے۔ ہم اس مقصد کی، منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اکمل الدین احسان اوگلو (سیکرٹری جنرل OIC)

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہورہی ہے کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل UK نے ''امن برائے انسانیت'' کے عنوان سے انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ یہ بات حوصلہ افزاء ہے کہ یہ کانفرنس برطانوی مسلم معاشرہ کے تعاون کے ساتھ امن، تحمل و برداشت اور مذہبی وسعت نظری جیسی اقدار کو فروغ دے رہی ہے۔ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل UK کو بروقت درست اور صحیح سمت اٹھائے گئے اس قدم پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید و اعتماد ہے کہ یہ کانفرنس امن برائے انسانیت کے لئے تعمیری اور ٹھوس تجاویز کے ساتھ اپنا کردار ادا کرے گی۔

کانفرنس میں شریک جملہ مذاہب کے نمائندگان اپنی اپنی مذہبی رسومات کے مطابق امن عالم کیلئے دعا کر رہے ہیں۔

ڈیوڈ کیمرون (برطانوی وزیراعظم)

مذہبی کمیونٹیز کا عوامی فلاح کے لئے جدوجہد اور ایسی بڑی سوسائٹی کی تشکیل میں اہم کردار ہے۔ جس میں لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں اور مل کر اپنی کمیونٹیز اور علاقوں کو بہتر بنانے کے لئے کام کرتے ہیں۔ میں منہاج القرآن کے کمیونٹیز اور نوجوان لوگوں کے ساتھ مل کر متحرک کردار ادا کرنے کو سراہتا ہوں۔ پرامن بقائے باہمی، رواداری اور مساوات کی اقدار نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں اور تحریک منہاج القرآن پر اچھے تعلقات کو فروغ دینے اور ایسی کوششیں کرنے پر فخر کیا جاسکتا ہے۔

Nick Clegg (برطانوی نائب وزیراعظم)

میں اس موقع پر آپ کو پیغام دیتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ہم پر ایک کڑا وقت ہے۔ ان حالات میں آپ کی کانفرنس معمول سے زیادہ اہم ہے۔ آئیں مل کر ان مسائل کے بارے میں کھل کر بات کریں جو لوگوں کو تقسیم کرسکتے ہیں لیکن خاص طور پر ان اقدام کے بارے بات کریں جو ہمیں متحد کرسکتی ہیں۔ رواداری، انسانی حقوق، امن، سب کے لئے یکساں مواقع، نوجوان لوگوں اور ان کی صلاحیتوں پر اعتماد، امتیازی سلوک اور تعصب سے نمٹنے کی مدد کے لئے بات کرنا ہوگی۔ یہ عمل کمیونٹیز کو مضبوط کرنے اور مسائل کے حل کے لئے اہم کردار ادا کرے گا۔

میں آپ کو اقوام متحدہ کی طرف سے خصوصی مشاورتی حیثیت حاصل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے، آپ واقعتاً اس کے مستحق ہیں اور یہ دنیا میں آپ کی ایک مضبوط آواز کو پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ میں نہ صرف کانفرنس بلکہ مستقبل کے لئے آپ کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔

علاوہ ازیں درج ذیل مہمانان گرامی نے بھی اپنے تحریری پیغامات اور نیک خواہشات ارسال کیں۔ (ان تمام پیغامات اور امن کانفرنس کی عالمی میڈیا پر خصوصی کوریج www.minhaj.org پر ملاحظہ فرمائیں)

☆اپوزیشن لیڈر ایڈ ملی بینڈ ☆ آرچ بشپ آف کینٹر بری ڈاکٹر رووان ولیمز ☆لیبر پارٹی کے MP سٹیفن ٹمز ☆وائس چیئرمین کنزرویٹو پارٹی ایم پی مارگوٹ جیمز ☆ایرک پکلز (سیکرٹری آف سٹیٹ فار کمیونیٹیز) ☆بورس جونسن (میئر آف لندن) ☆ سجاد کریم (MP کنزرویٹو پارٹی برطانیہ) ☆انس سرور (لیبر پارٹی MP گلاسگو)

کانفرنس میں شریک مہمانان گرامی اظہار خیال کرتے ہوئے

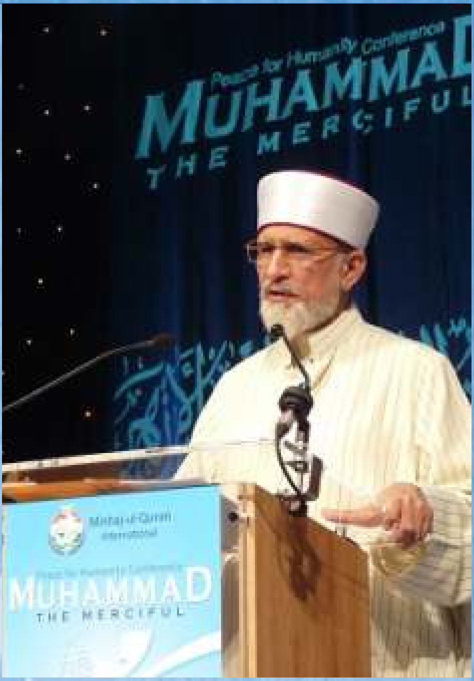

خصوصی خطاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مہمانانِ گرامی کے خطابات اور دنیا بھر سے ارسال کردہ پیغامات کے بعد شیخ الاسلام نے ''محمد ﷺ، رسولِ رحمت'' کے موضوع پر خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے رحمت و محبت اور ہم دردی کے جذبات سے لبریز رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں صرف مسلمانوں کے لیے خاص نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے خاص ہیں۔ چاہے انسان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، یہودی ہو یا عیسائی، ہندو ہو یا سکھ، بدھ مت ہو یا ملحد؛ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے کی حیثیت میں قدرتی نعمتوں کے برابر حق دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو صحت دیتا ہے، بھوک میں کھانا دیتا ہے، ذلت میں عزت دیتا ہے اور پستی و زوال میں بلندی اور ترقی عطا کرتا ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت بھی سب کے لیے یکساں ہے۔ قرآن نے کبھی آپ ﷺ کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ آپ عربوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں یا اہلِ مکہ، اہلِ مدینہ یا مسلمانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں؛ بلکہ فرمایا گیا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا.

''آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں۔''

اِس طرح آپ ﷺ نے اپنی رحمت و محبت کے دائرہ کار سے ایک بھی غیر مسلم کو خارج نہیں فرمایا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○

''اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo'' (الانبیاء، ۲۱:۱۰۷)

پس جب اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے خود کسی کو دائرۂ رحمت سے خارج نہیں فرمایا تو ہم کون ہوتے ہیں کہ غیر مسلموں کو اسلام کے دائرۂ رحمت و محبت سے خارج کرتے پھریں؟ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ لوگو! اسامہ کی پیروی نہ کرو بلکہ محمد ﷺ کی اِتباع کرو...... القاعدہ کی پیروی نہ کرو بلکہ القرآن پر عمل کرو...... کسی فرد کی پیروی نہ کرو، صرف اہلِ بیت اَطہار اور خلفاء راشدین کی پیروی کرو جو ہمارے لیے اُسوۂ اور role model ہیں اور جن کے ہاتھوں کسی غیر مسلم کو اذیت پہنچی نہ کسی غیر مسلم کے حقوق پامال ہوئے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا پہلی وحی کے نزول کے بعد کیا گیا تبصرہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے خصائل، اعلیٰ اخلاقی اقدار اور خلقِ عظیم سے خوبصورت طریق سے تعارف کرواتا ہے اور اِس سے آپ ﷺ کی سیرت و کردار میں سماجی و معاشرتی اور انسانیت نوازی کے نمایاں پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ جب عمر مبارک کے چالیس سال

مکمل ہونے پر آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کے سامنے اسلام کو اَمن و محبت، علم و تحقیق، برداشت و رواداری، آزادی و مساوات، عدل و انصاف، سخاوت و فیاضی اور وحدت و یگانگت کے دین کے طور پر پیش کرنا شروع کیا جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور اَخلاقیات سے بالکل عاری تھے اور جن کی نگاہ میں عورت کی کوئی بھی حیثیت نہ تھی۔ جب پہلی وحی کا بارگراں آپ ﷺ پر پڑا تو پندرہ سال سے آپ کی رفیقہ حیات رہنے والی سیدہ خدیجہ نے آپ ﷺ کی ڈھارس بندھائی کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے ایک ایک لمحے کا مشاہدہ کیا تھا اور سیدہ خدیجہؓ کا یہ بیان آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے سماجی و اخلاقی پہلو پر مستند ترین بیان تھا جس کا ایک ایک لفظ ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کراتا ہے۔ سیدہ خدیجہ نے فرمایا:

كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيکَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. (متفق علیه)

’’بخدا! ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے، مہمان کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک آسان دین عطا فرمایا ہے جس میں کوئی سختی نہیں اور جو ہر طرح کے تشدد، انتہاء پسندی اور دہشت گردی کا قلع قمع کرتا ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو پیامبرِ اَمن بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہی آج کی اس تاریخی ’اَمن برائے انسانیت کانفرنس‘ کا پیغام ہے جو ہمیں قرآن حکیم اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ قرآن و سنت کا یہ آفاقی پیغام ہر ذی روح تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے تاکہ روئے زمین پر موجود ہر فرد یہ جان لے کہ اسلام صرف اور صرف اَمن و رواداری، محبت و مودت اور ہمدردی کا دین ہے۔ لٰہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اردگرد معاشرتی استحکام (social integration) پیدا کریں اور پُراَمن بقائے باہمی کی فضا تخلیق کریں اور باہمی اعتماد اور مکالمہ پر مبنی تہذیب کو فروغ دیں کیونکہ دنیوی و اُخروی کامیابی اِسی میں ہے۔ باری تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

لندن ڈیکلریشن

تحریک منہاج القرآن UK ، کے تحت ویمبلے ایرینا لندن میں ہونیوالی امن برائے انسانیت کانفرنس میں مسلم، مسیحی، یہودی، ہندو، سکھ اور بدھ مت کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صدارت میں ہونے والی اس کانفرنس میں شریک چھ مذاہب کے رہنماؤں نے دنیا میں امن کے قیام اور دہشت گردی و انتہاء پسندی کے خلاف درج ذیل قراداد منظور کی۔ اس قرار داد کو ''لندن ڈیکلریشن'' کا نام دیا گیا۔

۱۔ ہم تمام جو اس کانفرنس کے دستخط کنندگان ہیں، وہ تمام انسانیت، معاشروں اور اقوام کو امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں اور تمام لوگوں کو آپس میں محبت، اخوت، عظمت، تحریم و تکریم اور باہم عدل و انصاف کی دعوت دیتے ہیں۔

۲۔ ہم اپنی آواز امن، برداشت اور تمام لوگوں کے احترام کے لیے بلند کرتے ہیں، خاص طور پر سیاسی اور مذہبی قائدین، علماء، اساتذہ اور صحافی حضرات کے لیے۔

۳۔ اگرچہ ہم مختلف مذاہب، عقائد، ثقافت اور معاشروں میں اختلافات پاتے ہیں، تاہم، ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ تمام لوگوں کو بے شمار حقوق اور اقدار حاصل ہیں اور ان سب سے بڑھ کر سیاسی حدیں اور فلسفے جو فطری طور پر موجود ہوتے ہیں اور جنہیں تمام مذاہب اور عقائد میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

۴۔ یہودی، مسلمان، عیسائی، ہندو، بدھ مت اور تمام دوسرے مذاہب اور بلاشبہ وہ لوگ بھی جن کے مذہب کی کوئی نشاندہی نہیں ہے، ان تمام کو لازمی طور پر مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور وہ اپنی طرح کے لوگوں کے ساتھ امن اور باہمی ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

۵۔ ہم دہشت گردی کو کھلم کھلا طور پر مسترد کرتے ہیں (مذمت کرتے ہیں)، کیونکہ ہر مذہب کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ معصوم لوگوں کے تقدس کا احترام کیا جائے۔ دہشت گردی کی غیر معینہ قسم میں عام شہریوں کا جنگجوؤں کی نسبت زیادہ قتل ہوا ہے، یہ غیر اسلامی ہے۔ ناانصافی، عیسائیت اور یقیناً تمام مذاہب کے تمام عقائد کے خلاف ہے۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

۶۔ ہم واضح طور پر اسلام کے نام پر کی جانے والی ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں، نہ صرف یہ بلکہ ہم اسلام اور دیگر تمام مذاہب کے نام پر کی جانے والی دہشت گردی کی نہ صرف مخالفت کرتے ہیں، بلکہ کھلم کھلا طور پر مذمت کرتے ہیں۔

۷۔ ہم ان تمام بین الاقوامی ایجنسیوں، حکومتوں اور ان معاشروں کے ساتھ ہیں، جو دنیا کے معصوم لوگوں کی جانیں بچانے کے لیے کوشاں ہیں۔

۸۔ ہم ظلم اور جبر کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ خاص طور پر The Arab Spring کو، جو ہمیں یقین ہے کہ انسانی حقوق کی بنیاد پر بنی ہوئی ہے اور بالا مذکورہ تمام انسانی حقوق سے لیس ہے۔ ہم ان تمام نظریات اور افکار کو رد کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان کسی قسم کی کوئی جنگ موجود ہے۔ ہم غیر یقینی صورتحال جو مختلف ریاستوں، قوموں اور معاشروں میں موجود ہے اس کا مقابلہ باہمی بات چیت سے کر سکتے ہیں۔

۹۔ جہاں تک پر تشدد کاروائیوں کا سوال ہے اور لوگوں کی شکایات کا سوال ہے، تمام ممالک کی حکومتوں کو ان کا ازالہ کرنا چاہیے۔ ہم آج اکٹھے اس لیے کھڑے ہیں کہ تمام مسائل کا پرامن حل تعلیم اور مذاکرات کے ذریعے ممکن بنائیں۔

۱۰۔ ہم تمام بین الاقوامی ایجنسیوں اور حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کھلے دل اور مصمم ارادے سے مسلمانوں اور آزادی کے لیے متحرک عربوں کی حمایت کریں اور ہم ان سے یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ وہ یہ کام غیر عسکری، غیر جانبداری پر مبنی انصاف اور موثر ابلاغ کے ذریعے سرانجام دیں، جس سے خیر سگالی کے تعلق اور باہمی اعتماد کو فروغ ملے گا۔

۱۱۔ اس قرارداد پر دستخط کرنے والے سارے ارکان یہ یقین کر لیں کہ ایک طویل عرصے سے اسرائیل اور فلسطین کے مابین تنازعے کو کامل انصاف اور ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

۱۲۔ ہم اس ضرورت پر بھی مستحکم طریقے سے زور دیتے ہیں کہ یہ تنازعہ اس طرح حل کر لیا جائے کہ فلسطینیوں کو مکمل آزادی حاصل ہو جائے اور فلسطینیوں کو ایک الگ ریاست مل جائے۔ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدے کو پائیدار اور حتمی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بین الاقوامی برادری متحدہ طور پر اس کی پر زور حمایت کرے اور اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ معاہدے کی شرائط دونوں ریاستوں کے شہریوں کے لیے یکساں مفید ہوں، جن کے مابین ایک عرصے سے خوف اور عدم اعتماد کی فضاء قائم ہے۔

۱۳۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ انسانی حقوق، بنیادی آزادیوں، مرد اور عورت کے درمیان مساوات، صلح، عفو درگزر، کشادہ دلی اور یکجہتی جیسی اعلیٰ انسانی قدروں کو فروغ دیا جائے۔

۱۴۔ ہم مشترکہ طور پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ تمام انسان برابر ہیں اور سب کے ساتھ یکساں عزت و احترام، حلیمی بردباری، انصاف اور یکجہتی کے ساتھ پیش آیا جائے، کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔

۱۵۔ ہم نسل پرستی کی ہر شکل کی واشگاف الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

۱۶۔ ہم مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ملک کے قوانین کا احترام کریں۔ خواہ انہیں شہری حقوق حاصل ہوئے ہوں یا نہیں۔

۱۷۔ ہم تمام مغربی حکومتوں اور مسلمانوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ معاشرتی وحدت اور شہریت کو فروغ دیں، کیونکہ وحدت اور پرامن بقائے باہمی کے حصول کا یہی ایک راستہ ہے۔

۱۸۔ ہم دنیا کی تمام حکومتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ نفرت، تشدد، مذہبی عدم رواداری اور قومیت پرستی کے خلاف اپنی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کریں۔

۱۹۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ افریقہ اور دنیا کے دیگر غربت اور افلاس زدہ اقوام کی امداد میں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ ان کا معیار زندگی بہتر کیا جا سکے، انہیں معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی استحکام فراہم کیا جا سکے اور صحیح جمہوریت کے مقاصد کے شعور کو عام کیا جا سکے۔

۲۰۔ ہم دنیا کی اقتصادی قوتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مالی ترجیحات میں انسان دوستی کو بھی شامل کریں، عالمی جنگوں کے بعد یورپی ریاستوں کا استحکام ایک لازمی امر ہے۔

۲۱۔ ہم دنیا کی جملہ حکومتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ غربت و افلاس کے انسداد، جہالت کے خلاف جنگ، ہتھیاروں کی دوڑ اور قدرتی ماحول کو لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی جدوجہد تیز تر کریں۔

۲۲۔ لندن میں آج Peace for Humanity کے گیارہ ہزار شرکاء عالمی امن اور انتہا پسندی کے خلاف مزاحمت کے اس Declaration کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس - نیو جرسی (امریکہ)

منہاج القرآن انٹرنیشنل ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سنٹر امریکہ کے زیراہتمام نیو جرسی میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس 29 مئی 2011ء کو منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کی۔

میلاد کانفرنس میں عالم اسلام کے نامور قراء اور نعت خوانوں کے علاوہ عالم عرب اور پاکستان کے نامور علماء و مشائخ نے بھی خصوصی شرکت کی۔ امریکہ اور کینیڈا سے 6 ہزار سے زائد پاکستانی شرکاء بھی میلاد کانفرنس میں موجود تھے۔ قاری القراء سید صداقت علی نے تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا جبکہ حماد مصطفیٰ قادری اور دیگر نعت خوانوں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔

محفل نعت کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کانفرنس کے شرکاء سے ''محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت کی یہ سنت ہے کہ وہ پہلے محبّ بنتا ہے، پھر محبوب بنتا ہے۔ محبت کا آغاز ہی اللہ رب العزت کی طرف سے ہوا جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا محبوب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرے گا، اللہ بھی اس کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ اس لیے جو بندہ اللہ رب العزت کی سنت پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ مجھے فلاں شخص سے محبت ہوگئی ہے تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ اللہ کی طرف سے حکم ملنے کے بعد فرشتے آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ اس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والا محبوب خدا اور محبوب ملائکہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکیزہ دلوں میں اپنے محبوب کی محبت کا خمیر ڈالتا ہے۔ جس شخص کا دل، من اور سینہ پاکیزہ نہیں، وہ محبت سے خالی رہتا ہے۔ جس طرح ہم دنیا میں گندے برتن میں پانی نہیں پیتے، دودھ اور جوس نہیں ڈالتے تو غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح گندے برتن میں اپنی محبت ڈالے گا۔ آج کے اس دور میں المیہ یہ ہے کہ جن کے دل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں، وہ تنقید کے نشتر چلا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ وہ جس بندے سے بھی محبت کرتا ہے اسے اپنی صفات کا لباس پہنا دیتا ہے۔

آج نفسا نفسی، قتل وغارت گری، عدم اعتماد اور معاشرتی عدم برداشت کے ماحول میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف اصل ایمان ہے بلکہ کامل ایمان بھی ہے۔ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قیام امن کا درس دیتی ہے۔ آج منہاج القرآن نے بھی اس عالمی قیام امن کا بیڑہ اٹھایا ہے جس کا پیغام یہ ہے کہ اسلام دہشت گردی یا شدت پسندی کا نہیں بلکہ محبت، امن اور برداشت کا مذہب ہے۔

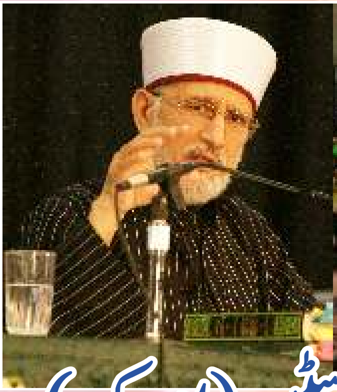

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس۔ ہوسٹن (امریکہ)

10 ستمبر 2011ء ریاست ٹیکساس (امریکہ) کے سب سے بڑے شہر ہوسٹن میں واقع ایک بڑے تعلیمی ادارے ہوسٹن یونیورسٹی میں منہاج القرآن انٹرنیشنل نارتھ امریکہ کے زیر اہتمام عظیم الشان میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں امریکہ کی 17 مختلف ریاستوں سے ہزاروں افراد نے خصوصی شرکت کی۔ محترم علامہ مختار نعیمی (امام و خطیب جامع مسجد غوث الاعظم نارتھ ہوسٹن) نے شیخ الاسلام کا تعارف شرکاء کے سامنے نہایت ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

اس عظیم الشان میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امت مسلمہ کو نبی اکرم ﷺ کے حقیقی مقام و مرتبہ سے آگہی کے لئے اور آپ کی ذات مبارکہ و تعلیمات کے حوالے سے پیدا ہونے والے اشکالات کے ازالے کے لئے خصوصی خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن و احادیث کی روشنی میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم نبی اکرم ﷺ کی قربت و معرفت اور محبت کے حصول کے خواہش مند ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اللہ رب العزت نے نبی اکرم ﷺ کو کیا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اور اللہ اپنے حبیب سے کیسے محبت کا اظہار فرماتا ہے نیز وہ اپنی مخلوق سے کیا توقع رکھتا ہے کہ وہ حضور ﷺ سے کس طرح محبت کریں، کس طرح ان کا ادب کریں اور کس طرح ان پر درود و سلام بھیجیں۔

نبی اکرم ﷺ کی محبت و ادب کی حد کو کوئی انسان بیان نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ اللہ رب العزت نے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کے ذریعے آپ کے مقام و مرتبہ، عظمت و احترام اور محبت و ادب کو ہر ایک سے بلند کردیا۔ بلندی کو مطلقاً بیان کرتے ہوئے آپ کے ذکر کو حدود و قیود سے ماوراء کردیا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں دیگر انبیاء کے برعکس آپ کو آپ کے نام سے نہیں پکارا۔ اس طریقہ بیان سے انسانیت اور امت مسلمہ کو یہ سبق دینا مقصود تھا کہ میرے محبوب ﷺ کی برابری تو بڑی دور کی بات تم انہیں نام لے کر بھی نہ پکارو بلکہ ان کو ان کی صفات سے پکارو۔ ایک اور مقام پر دوٹوک انداز میں فرمادیا کہ میرے محبوب کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اگر اس طرح کی بے ادبی کرو گے، ادب و احترام اور محبت کو فراموش کردو گے تو تمہارے نامہ اعمال تباہ و برباد ہوجائیں گے۔ قرآن پاک کا یہ انداز بیان ہمیں محبت و ادب مصطفیٰ ﷺ کا سلیقہ سکھا رہا ہے۔

اس عظیم الشان کانفرنس کے انتظامات و انصرام میں ڈاکٹر منصور میاں (صدر MQI نارتھ امریکہ) راضی نیازی (صدر MQI ہوسٹن)، NIzar Charania (نائب صدر MQI ہوسٹن)، ظفر اقبال خان (چیف کوآرڈینیٹر MQI ہوسٹن)، ناصر خان و خرم خان (کوآرڈینیٹرز MQI یوتھ لیگ ہوسٹن)، عبداللہ خان (MQI یوتھ لیگ ہوسٹن) اور شرجیل احسن نے اہم کردار ادا کیا۔ بعد ازاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نارتھ ہوسٹن میں منہاج القرآن سنٹر و مسجد (جامع مسجد ابوحنیفہ) کا سنگ بنیاد رکھا اور دہشت گردی کے خلاف دیئے گئے فتویٰ کی تقریب رونمائی میں شرکت کی۔

نیوساؤتھ ویلز (NSW) پارلیمنٹ (آسٹریلیا) سے خطاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جولائی 2011ء میں محترم صاحبزادہ حسین محی الدین قادری کے ہمراہ آسٹریلیا کا دورہ کیا۔ مختلف طبقات کی نمائندہ شخصیات نے اس موقع پر اُن سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ اس دورہ کے دوران شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نیوساؤتھ ویلز (NSW) پارلیمنٹ کے ممبر محترم شوکت موسلمانی کی دعوت پر NSW پارلیمنٹ کا خصوصی وزٹ کیا اور دہشت گردی و انتہا پسندی اور Integration کے موضوع پر ممبران پارلیمنٹ کو خصوصی لیکچر دیا۔ اس موقع پر ممبران قانون ساز اسمبلی NSW، وزراء، سیاستدان، پالیسی ساز اور سینئر مذہبی و سماجی شخصیات موجود تھیں۔

شیخ الاسلام نے ممبران پارلیمنٹ NSW سے جہاد کے اسلامی تصور پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے مغربی معاشرہ میں جہاد کے اصلی و حقیقی تصور کے حوالے سے بہت زیادہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ حقیقت میں جہاد عالمی سطح پر قیام امن کی ضمانت دیتا ہے۔ بدقسمتی سے بعض جہادی گروپس نے اپنے ذاتی مفادات اور مکروہ ایجنڈا کی تکمیل کے لئے تصور جہاد کی غلط تعبیر کی۔ قرآن پاک کی جہاد کے ذیل میں آنے والی آیات کو غلط استعمال کیا۔ اس طرز عمل سے جہاد اپنے وسیع مفہوم کی بجائے صرف قتال کے معنی تک محدود ہوکر رہ گیا۔ اسلام کا پیغام امن و محبت اور اتفاق و اتحاد ہے۔ ''اسلام'' سلامتی سے ہے اور ''ایمان'' امن سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ 13 سال تک مدینہ منورہ میں مختلف طاقتوں سے برسر پیکار رہے اور ان تمام معرکوں میں جارحیت کرنے والوں کے خلاف دفاعی جنگیں ہی لڑیں اور کسی ایک جنگ میں بھی خود دوسری طاقت پر حملہ میں پہل نہ کی۔ کوئی شخص انفرادی طور پر یا کوئی گروپ اپنے آپ کسی کے خلاف جہاد کا اعلان نہیں کرسکتا۔

شیخ الاسلام کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سیشن ہوا جس میں آپ نے ممبران پارلیمنٹ کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ مغربی معاشرہ میں رہنے والے مسلمانوں کے کردار کے حوالے سے سوال کا جواب دیتے ہوئے شیخ الاسلام نے کہا کہ اسلام، مسلمانوں کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنے کلچر، اقدار اور دینی عبادات کو زبردستی دوسروں پر نافذ کریں۔ اسلامی اور قرآنی تعلیمات کے مطابق وہ مسلمان جو مغربی معاشروں میں رہتے ہیں ان پر وہاں کے آئین و قوانین کی پابندی لازمی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس ریاست کی طرف سے ملنے والی انسانی حقوق کی آزادی کے بدل کے طور پر ریاست کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے اپنی اسلامی اور ثقافتی و تہذیبی اقدار پر عمل پیرا رہیں۔

بعد ازاں محترم شوکت مسلمانی (ممبر پارلیمنٹ NSW) نے اس خصوصی دعوت کو قبول کرنے اور لیکچر دینے پر ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے شیخ الاسلام کا شکریہ ادا کیا اور شیخ الاسلام کی امن و محبت کے فروغ کے لئے عالمی سطح پر کی جانے والی خدمات کو سراہتے ہوئے NSW پارلیمنٹ کی جانب سے سرٹیفیکیٹ بھی پیش کیا۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے Rev Dr. Patrick J Melnerney (Columban Mission institute, Australia)، محترم شوکت موسلمانی (ممبر پارلیمنٹ NSW)، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر Lynda volta (NSW) اور دیگر ممبران پارلیمنٹ کو دہشت گردی کے خلاف اپنے مبسوط تاریخی فتویٰ کی کتب بھی پیش کیں۔

سڈنی (آسٹریلیا) میں امن کانفرنس سے خطاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے دورہ آسٹریلیا کے دوران سڈنی میں MQI آسٹریلیا کے زیراہتمام امن کانفرنس میں خصوصی شرکت اور خطاب فرمایا۔ آسٹریلیا، سڈنی، میلبورن، برسبین، فجی اور نیوزی لینڈ سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب، ممبران پارلیمنٹ، سیاستدان، پالیسی میکرز، سکالرز اور علمی و فکری شخصیات نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں Mr. Barbara Perry (وزیر NSW پارلیمنٹ)، محترم شوکت موسلمانی (ممبر NSW پارلیمنٹ) اور Mr. Jeremy S. Johson بطور خاص مدعو تھے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امن اور بقائے باہمی کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا معنی امن اور سلامتی ہے۔ اس امن و سلامتی کا اطلاق صرف اسلام کے پیروکاروں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ہے۔ دہشت گردی کا کوئی تعلق اسلامی تعلیمات سے نہیں ہے۔ پوری دنیا کی مسلم آبادی میں سے بہت ہی کم تعداد

میں لوگ جن کی تقریباً شرح اوسط ایک فیصد ہے وہ قرآنی تعلیمات کی غلط تشریح کے ذریعے دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں مگر بدقسمتی سے ننانوے فیصد امن پسند اور امن کے پیامی مسلمانوں کی آواز نہیں سنی جاتی جبکہ دوسری طرف اقلیتی تعداد میں وہ لوگ جو اپنے غلط کاموں اور بداعمالیوں کے سبب میڈیا کی خبروں کی زینت بنتے ہیں اس سے مغرب میں رہنے والے لوگوں کے لئے یہ بُرا تاثر پیدا ہوتا ہے کہ تمام مسلمان انتہا پسند ہیں۔

قرآن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بنی نوع انسان میں سے کسی ایک معصوم شخص کو قتل کرتا ہے تو یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی دوران جنگ تعلیمات بھی امن کی علمبردار ہیں۔ حضور ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو ہدایات فرماتے اگر مسلمان، دشمن کے ساتھ برسرپیکار ہوں تو بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ اسی طرح کھیتوں اور پھلدار درختوں کو بھی تباہ نہ کیا جائے کہ جس کے سبب قلت خوراک کا سامنا ہو۔ اسلام میں ہر طبقہ زندگی کے حقوق کی ضمانت موجود ہے حتی کہ جانوروں تک حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ پس ایسی امن وسلامتی پر مبنی تعلیمات میں ایک انسان کو قتل کرنے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے۔ اسلام، مسلم اکثریتی علاقے میں رہنے والے غیر مسلموں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ اس طرح غیر مسلم اکثریتی علاقے میں رہنے والے مسلمانوں کو اس علاقے کے آئین، معاشرتی قوانین کی پاسداری کا حکم بھی دیتا ہے۔

کانفرنس کے اختتام پر مہمانان گرامی اور حاضرین نے اظہار خیال کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے حقیقی چہرہ سے آشنا ہونے اور امن، سلامتی ومحبت کے فروغ کے لئے اس کانفرنس کو آسٹریلیا کی تاریخ میں ایک خوش آئند قدم قرار دیا۔ کانفرنس کے اختتام پر مہمانان گرامی کو شیخ الاسلام کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ بھی پیش کیا گیا۔

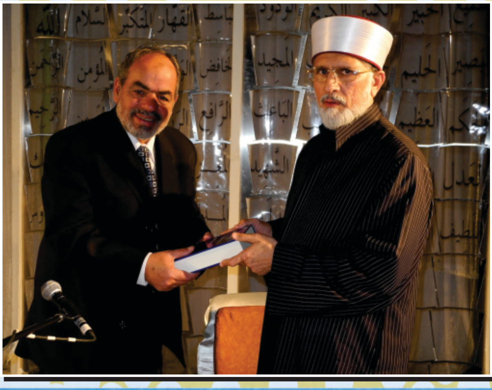

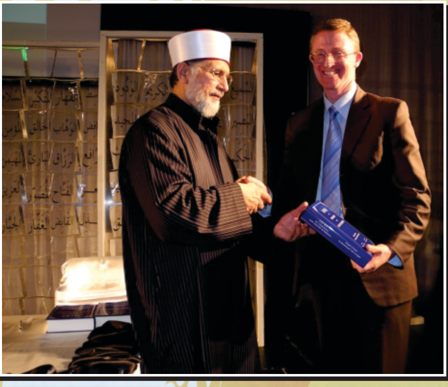

دورہ آسٹریلیا کے دوران شیخ الاسلام کی دیگر مصروفیات درج ذیل رہیں:

☆ دارالفتویٰ آسٹریلیا کے عرب علماء نے شیخ الاسلام کو ایک عظیم الشان عشائیہ دیا جس میں مختلف مسلم کمیونٹی کے علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور متعدد علمی و فکری موضوعات پر آپ سے گفتگو کی۔ اس نشست کے بعد ان علماء نے آپ کی علمی، دینی اور فکری خدمات سے متاثر ہوتے ہوئے آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

☆ مفتی اعظم آسٹریلیا محترم شیخ تاج الدین ھلالی نے شیخ الاسلام کو علماء کانفرنس میں عربی زبان میں خطاب کے لئے دعوت دی۔ شیخ الاسلام نے شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ پہلو قرآن پاک کی روشنی میں واضح کئے۔ اس موقع پر تمام علماء اور شیخ تاج الدین ھلالی نے یہ اعتراف کیا کہ ’’بے شک یہ نقاط برحق ہیں اور میں نے اپنی زندگی میں نہ کہیں پڑھے ہیں نہ سنے ہیں‘‘۔

☆ سڈنی آسٹریلیا میں شیخ الاسلام کے دورے کا سب سے بڑا پروگرام ترکی کمیونٹی کی بڑی مسجد میں منعقد ہوا جس میں آپ نے قرآن اور مقام رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر مدلل اور جامع خطاب کیا۔ آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام واضح فرماتے ہوئے کہا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر قرآن پاک کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا تقریباً ناممکن ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی عملی تفسیر ہیں اس لئے قرآن ان کی زندگی کو سامنے رکھ کر ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

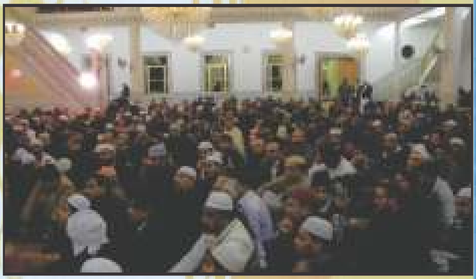

US اسلامک ورلڈ فورم اور OIC کے مشترکہ اجلاس میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت

عالمی رہنماؤں کو دہشت گردی کے اسباب، تدارک اور اسلام کی پر امن تعلیمات پر بریفنگ

دوحا کانفرنس (قطر) کے نام سے ہونے والی کانفرنس امسال US اسلامک ورلڈ فورم کے پلیٹ فارم پر اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC)، قطر حکومت اور Brookings Institution کے زیر اہتمام واشنگٹن ڈی سی میں 12 تا 14 اپریل 2011ء منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں دہشت گردی کے خلاف غیر معمولی کاوشوں، بین المذاہب ہم آہنگی اور Integration کے فروغ کے لئے کی جانے والی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔

اجلاس میں 30 اسلامی ممالک کے اعلیٰ سطحی وفود سمیت 300 معزز مہمانوں، مختلف ممالک کے حکومتی وفود، تھنک ٹینکس، سیاستدانوں اور پالیسی سازوں سمیت درج ذیل احباب بھی بطور خاص مدعو تھے۔

☆محترم پروفیسر اکمل الدین احسان اوگلو (سیکرٹری جنرل او آئی سی) ☆محترم احمد بن عبداللہ المحمود (وزیر خارجہ قطر) ☆محترم پروفیسر ابراہیم کالین (خصوصی مشیر وزیر اعظم ترکی) ☆محترم رشید حسین (خصوصی نمائندہ امریکی صدر براک اوباما) ☆محترم شاہد ملک (سابق وزیر برطانوی پارلیمنٹ) ☆ڈاکٹر Martin Indyk (نائب صدر Brookings Institution) ☆امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن ☆سابق امریکی وزیر خارجہ Madeleine Albright ☆امریکی سینیٹر جان کیری ☆سینیٹر جان میکین (سابقہ صدارتی امیدوار)

3 روزہ کانفرنس میں شیخ الاسلام کے ہمراہ سپریم کونسل MQI کے صدر محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر منصور میاں (صدر منہاج القرآن نارتھ امریکہ)، منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے ترجمان محترم شاہد مرسلین اور محترم شرجیل احسن نے بھی شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس کے مختلف 5 سیشنز میں شرکت کی، جہاں اسلامی ممالک سمیت دنیا کے دیگر ممالک کے نمائندوں، تھنک ٹینکس اور ماہرین نے ان سے ملاقاتیں کیں۔ ان سیشنز کے دوران شیخ الاسلام نے درج ذیل موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کے قابل عمل حل پیش کیے۔

☆ Integration ☆میڈیا اور سیاست کے اثرات ☆سیکورٹی اور دہشت گردی ☆اقلیتوں کے ساتھ سلوک ☆بین المذاہب تعلقات ☆اسلام اور مغربی دنیا کے تعلقات ☆عالم اسلام اور عالمی دنیا کو درپیش مختلف مسائل و چیلنجز

شیخ الاسلام نے کہا کہ دہشت گردی کے موثر انداز سے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ معاشرتی روابط، Integration اور بین الثقافت تعلقات کو اجاگر کیا جائے۔ ان مقاصد کے لئے ہر دو اطراف کو انتہا پسندانہ سوچ اور اعمال کو خیر باد کہنا ہوگا۔ انسانیت کو آپس میں قریب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تہذیبوں کے مابین مکالمہ ہو اور مذاہب کے مابین مختلف سطح کے تعلقات کے پل تعمیر کئے جائیں تاکہ تہذیبوں کے تصادم سے بچا جا سکے۔

اس کانفرنس کا چوتھا سیشن شیخ الاسلام کے دہشت گردی اور خود کش حملوں کے خلاف فتویٰ پر بحث کے لیے مختص کیا گیا۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے جامع گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں بلکہ یہ ایک فتنہ ہے، جس کو قابو کرنا سب کی ذمہ داری ہے۔ اسلام دین امن و سلامتی ہے۔ اسلام کی جمیع تعلیمات کی روح انسانیت کے لئے امن، محبت، سکون، آسانی اور شفقت ہے۔ اسلام تنگ نظری، قدامت پرستی، انتہا پسندی اور دہشت گردی کی ہر شکل کی مذمت کرتا ہے۔ لہٰذا دہشت گردی کو کسی بھی طور اسلام کے ساتھ نتھی کرنا درست نہیں۔

اس سیشن میں مختلف ممالک کے سربراہان، تھنک ٹینکس اور اسکالرز نے شرکت کی اور شیخ الاسلام کی اس علمی کاوش کو دنیا میں قیام امن کے لیے نہایت اہم قرار دیا۔ تمام شرکاء نے شیخ الاسلام کو تاریخی فتویٰ پر مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر عالم اسلام سمیت دنیا بھر سے دہشت گردی

عالمی رہنماؤں و دانشوروں کی شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقاتیں

محترم حمایت الدین (ڈائریکٹر جنرل او آئی سی)

محترم پروفیسر اکمل الدین احسان (سیکرٹری جنرل او آئی سی)

محترم شاہد ملک (سابق وزیر برطانوی پارلیمنٹ)

ڈاکٹر Martin Indyk
(نائب صدر Brookings Institution)

محترم پروفیسر Din Syamsuddin
(صدر محمدیہ آرگنائزیشن انڈونیشیا)

کے خاتمہ کے لیے موثر حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، جس میں مختلف ماہرین نے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔ تمام شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کانفرنس میں شیخ الاسلام، مختلف عالمی اسکالرز اور سربراہان مملکت کی طرف سے دی جانے والی تجاویز مستقبل میں دہشت گردی کے خاتمہ میں معاون ثابت ہوں گی۔

کانفرنس میں او آئی سی کے سیکرٹری جنرل پروفیسر اکمل الدین احسان اوگلو نے شیخ الاسلام سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دونوں رہنماؤں کے درمیان باہمی دلچسپی کے مختلف امور کے علاوہ دہشت گردی کے خلاف تاریخی دستاویزی فتویٰ پر بھی گفتگو ہوئی۔ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل نے دہشت گردی اور خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ کو بے حد سراہا اور اسے عالمی دنیا میں قیام امن کے لیے اہم ترین علمی کاوش قرار دیا۔

اس ملاقات میں او آئی سی کے ڈائریکٹر جنرل حمایت الدین اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے صدر صاحبزادہ حسن محی الدین قادری بھی موجود تھے۔

کانفرنس کے دوران شیخ الاسلام کی قطر کے وزیر خارجہ احمد بن عبداللہ المحمود سے بھی خصوصی نشست ہوئی۔ اس ملاقات میں شیخ الاسلام کی طرف سے قطری وزیر خارجہ کو دہشت گردی کیخلاف فتویٰ کی کتاب بھی پیش کی گئی۔ انہوں نے اس عظیم کام کو بے حد سراہا۔

ترکی کے وزیراعظم کے خصوصی مشیر پروفیسر ابراہیم کالین نے بھی کانفرنس میں شیخ الاسلام سے ملاقات کی۔ وہ دہشت گردی کیخلاف شیخ الاسلام کے فتویٰ سے پہلے ہی سے آگاہ تھے، اس موقع پر انہوں نے اس علمی وفکری کام کو سراہتے ہوئے عالمی دنیا میں دہشت گردی کے خاتمہ کے حوالے سے مختلف امور پر شیخ الاسلام سے تبادلہ خیال کیا۔

امریکی صدر براک اوباما کے OIC کے لئے منتخب خصوصی نمائندہ محترم رشید حسین کی قیادت میں وفد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں شیخ الاسلام کے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں انہوں نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملاقات کے دوران بتایا کہ دہشت گردی کے خلاف فتویٰ ایک تاریخی دستاویز ہے، جو انہیں وائٹ ہاؤس میں مل چکی ہے اور وہ اس عظیم کام سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ ملاقات میں محترم رشید حسین نے باہمی دلچسپی کے

عالمی رہنماؤں و دانشوروں کی شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقاتیں

مسٹر Stephen Grand
(ڈائریکٹر Brookings Institution)

محترم رشید حسین (خصوصی نمائندہ امریکی صدر برائے OIC)

Holland Taylor
(Chairman of LibForAll Foundation)

محترم احمد بن عبداللہ المحمود
(وزیر خارجہ قطر)

دیگر امور پر بھی گفتگو کی۔ اس ملاقات میں محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری اور محترم شاہد مرسلین بھی موجود تھے۔

سابق وزیر برطانوی پارلیمنٹ محترم شاہد ملک نے بھی شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر اظہار خیال کیا۔

اس کانفرنس میں Brookings Institution کے نائب صدر ڈاکٹر Martin Indyk نے بھی شیخ الاسلام سے ملاقات کی اور دہشت گردی کے خلاف آپ کے علمی و فکری کام کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس ملاقات میں شیخ الاسلام نے انہیں دہشت گردی اور خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ کی کاپی اپنے دستخط کے ساتھ دی۔

علاوہ ازیں ڈائریکٹر Brookings institutions مسٹر Stephen Grand، سینئر تھنک ٹینکس، مختلف حکومتی نمائندگان، پالیسی میکرز اور سیاستدانوں نے بھی شیخ الاسلام سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کی۔

کانفرنس کے اختتام پر ایک گالا ڈنر ہوا۔ جس میں تمام شرکاء ایک ساتھ جمع تھے ۔ اس ڈنر میں منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے ترجمان محترم شاہد مرسلین نے امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن، سابق امریکی وزیر خارجہ Madeleine Albright، امریکی سینیٹر جان کیری، سینیٹر جان میکن (سابقہ صدارتی امیدوار)، سی این این کے فرید زکریا، الجزیرہ ٹی وی چینل کے ریاض خان، Morgaret Warner (News Hour) اور دیگر صحافیوں کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دہشت گردی کیخلاف کتاب پیش کرتے ہوئے اس کتاب کا مختصر تعارف بھی کرایا۔ جملہ احباب نے اس فتویٰ کو دہشت گردی کے خلاف اہم دستاویز قرار دیتے ہوئے اسے حقیقی اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار قرار دیا۔

عالمی سطح پر منعقدہ اس اجلاس میں خصوصی شرکت اور عالمی رہنماؤں سے ملاقات پر مبنی شیخ الاسلام کا یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ علمی، فکری اور نظریاتی تناظر میں دہشت گردی کے خلاف کاوشوں کو کامیاب کرنے اور اسلام مخالف نظریات کے سد باب کے لئے شیخ الاسلام کی یہ غیر معمولی کاوش مستقبل میں اسلام کے روشن چہرہ کو مزید نکھارنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

امریکی وزیرخارجہ ہیلری کلنٹن، سینیٹر جان میکن (سابقہ صدارتی امیدوار)، میڈیلین البرائٹ (سابق امریکی وزیرخارجہ) کو محترم شاہد مرسلین (ترجمان MQI) شیخ الاسلام کے فتویٰ کی کتاب دیتے ہوئے

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس۔کینیڈا

منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا اور مسی سگا مسلم کمیونٹی سنٹر کینیڈا کے زیراہتمام 3 اپریل 2011ء کو ایئر پورٹ روڈ پر واقع انٹرنیشنل کنونشن سنٹر ٹورانٹو کینیڈا میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کینیڈا کے علاوہ نارتھ امریکہ اور یو کے سے ہزار ہا مرد و خواتین نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی جبکہ صاحبزادہ حسن محی الدین قادری مہمان خصوصی تھے ۔ ان کے علاوہ صاحبزادہ حماد مصطفیٰ القادری، شیخ فیصل عبدالرزاق، علامہ صادق قریشی، علامہ محمد احمد اعوان، مقامی شیوخ، اسلامک اسکالرز اور علماء کرام نے خصوصی شرکت کی۔

محفل میں نقابت کے فرائض علامہ صادق قریشی الازہری نے سرانجام دیئے۔ منہاج القرآن کینیڈا کے صدر زاہد سراج نے جملہ شرکاء محفل کو خوش آمدید کہا۔محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری نے کامل اتباع و محبت پر انگلش زبان میں انتہائی مدلل گفتگو کی۔

بعد ازاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی اکرم تمام انسانیت حتی کہ جن اور حیوانات کے لیے بھی رحمت اور رہبر بن کر تشریف لائے۔ جس کو جو بھی ملا اس کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے ہی ملا۔ اسلام دین امن ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات محبت، امن، سلامتی، اور علم پر مبنی ہیں۔ آپ کی ذات اقدس نے انسان تو انسان حیوانات کے ساتھ بھی نرمی، آسانی اور محبت کی تعلیمات دیں۔ اپنی زندگیوں میں عملی تبدیلی لائیں اور آئندہ زندگی ایسے گزاریں کہ زمین پر چلتے پھرتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کا تاثر نمایاں دکھائی دے۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس (بریڈفورڈ۔ برطانیہ)

منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ اور مدنی جامع مسجد بریڈفورڈ کے زیراہتمام تاریخی میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس فروری 2011ء میں برطانیہ کی عظیم مساجد میں سے ایک عظیم مسجد مدنی جامع مسجد بریڈفورڈ میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں 10 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خصوصی خطاب کو سننے کے لئے برطانیہ بھر سے سینکڑوں سکالرز اور علماء کرام خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ تلاوت ونعت کے بعد خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔

محترم صاحبزادہ سید لخت حسنین قادری (چیئرمین مسلم ہینڈز) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اگر مسلمان موجودہ زوال سے باہر نکلنا اور اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ شیخ الاسلام عرصہ 30 سال سے بالعموم انسانیت اور بالخصوص امت مسلمہ میں امن، اتحاد اور محبت کو فروغ دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ شیخ الاسلام حقیقی معنوں میں اپنے خطابات اور کتابوں کے ذریعے محبت مصطفیٰ ﷺ کو آج کی نوجوان نسل کے قلوب و اذہان میں جاگزیں کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

محترمہ علامہ عمر حیات قادری (تکبیر TV) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج امت مسلمہ کو جو چیلنجز درپیش ہیں شیخ الاسلام اُن تمام چیلنجز کا کماحقہ نہ صرف مقابلہ کررہے ہیں بلکہ جواب بھی دے رہے ہیں۔

بعد ازاں محترم مولانا بوستان قادری (چیئرمین مڈلینڈ مسجد)، محترم علامہ ساجدالقادری، محترم علامہ محمد صادق قریشی الازہری اور محترم علامہ محمد افضل سعیدی (صدر NEC۔ برطانیہ) نے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام کی محبت مصطفیٰ ﷺ کو عام کرنے، اسلام کے پیغام امن ومحبت کو فروغ دینے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کی جانے والی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ مقررین کے خطابات کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سورۃ البروج کی روشنی میں میلاد مصطفیٰ ﷺ پر 3 گھنٹے کی تفصیلی گفتگو فرمائی۔

کانفرنس میں شریک علماء کرام، مہمانان گرامی وحاضرین

ورلڈ اکنامک فورم میں شیخ الاسلام کا خطاب

ورلڈ اکنامک فورم اپنی نوعیت کا دنیا کا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل غیر سرکاری فورم ہے۔ اس فورم کے سالانہ اجلاس میں دنیا بھر سے امتیازی حیثیت کی حامل ملٹی نیشنل کمپنیز، دانشور، سیاسی شخصیات اور عالمی طاقتوں کے سربراہان مملکت شریک ہوتے ہیں۔ اس فورم نے تاریخ میں پہلی دفعہ اسلامی دنیا کے واحد نمائندہ سکالر کے طور پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو سوئٹزر لینڈ کے شہر ڈیوس میں 26 جنوری 2011ء کو ''دہشت گردی کی حقیقت'' کے موضوع پر خطاب کے لئے خصوصی طور پر مدعو کیا۔

ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس میں دنیا بھر سے درج ذیل مہمانان گرامی نے شیخ الاسلام سے خصوصی ملاقاتیں کیں:

☆انڈونیشیا کے صدر Susilo Bambang Yudhoyono ☆یو ایس نیشنل کالج آف وار امریکہ کی پروفیسر آف سٹریٹیجی مسز Audrey Kurth Cronin (FLTR) ☆ فرانس سے Fondation pour la Recherche Strategique (FRS) کے سینئر ریسرچ ماہر پروفیسر Bruno Tertrais ☆گلوبل ایجنڈا کونسل آن ویپنز آف ماس ڈسٹرکشن Palaniappan، ☆بھارت کے وزیر داخلہ پی چدم برم ☆انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈی برطانیہ کے ڈائریکٹر جنرل اور چیف ایگزیکٹیو JohnChipman مسٹر John Chipman (ڈائریکٹر جنرل چیف ایگزیکٹو انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار سٹریٹیجک سٹڈیز (IISS) نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دہشت گردی کے خلاف تاریخی فتویٰ کا تعارف کرواتے ہوئے عالمی سطح پر اس کے اثرات کو بیان کیا۔

ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''The Reality of Terrorism'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس کے موقع پر شیخ الاسلام انڈونیشیا کے صدر Yudhoyono Bambang Susilo اور دیگر عالمی رہنماؤں و دانشوروں کے ہمراہ

دہشت گردی نے عالمی سطح پر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معاشروں کی معیشت پر انتہائی منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں اور دہشت گردی ایسی چیز نہیں جو اچانک ظہور پذیر ہو جائے ۔ دہشت گردی کا ارتقائی عمل تنگ نظری اور انتہا پسندی سے ہو کر گزرتا ہے اور عسکریت پسند دہشت گردی کے عمل میں ایندھن کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ تنگ نظری اور انتہا پسندی کے رویے فکری اور نظریاتی ہیں جو عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے عمل کو جنم دیتے ہیں۔ دہشت گردی کے انسانیت کش عمل کو کسی بھی مذہب کے ساتھ منسوب کرنا درست عمل نہیں کیونکہ دنیا کا کوئی بھی مذہب انسانی جانوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔ خود کش حملوں اور بم دھماکوں میں انسانی جانوں سے کھیلنے والے پوری انسانیت کے مجرم ہیں۔ خارجی فکر رکھنے والے ان مٹھی بھر عناصر کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ آج اسلام کے تصور جہاد کو درست انداز میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ قیام امن کیلئے کی جانیوالی انتہائی کوششوں کا نام جہاد ہے۔ یہ کوششیں روحانی، علمی، معاشرتی، سیاسی و سماجی، اور دفاعی میادین میں کی جاتی ہیں۔ اسلام میں کہیں بھی ایسے جہاد کا ذکر نہیں جو بے گناہوں کی گردنیں کاٹنے اور خود کش حملوں کی اجازت دیتا ہو۔ آج دنیا بھر سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے اسکی اصل وجوہات کو ختم کرنا ہوگا۔ بالخصوص ترقی پذیر ممالک کی غربت ختم کرنے کیلئے موثر اقدامات کرنے ہوں گے ۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی پر توجہ دی جائے اور امن کے فروغ کیلئے مذاہب کے مشترکات پر اکٹھا ہوا جائے ۔ اگر ایسا ہو جائے تو دنیا سے دہشت گردی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے۔ بدقسمتی سے نائن الیون کے بعد اسلام اور دہشت گردی کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا، جس کے بعد دہشت گردوں کو اسلامی قرار دینے کی باقاعدہ مہم شروع کر دی گئی حالانکہ جہاد کا دہشت گردی کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

دہشت گردی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں ممالک کی معیشت کے لئے زہر قاتل ثابت ہورہی ہے۔ اس کے سدِّ باب کے لئے ضروری ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی غربت کو ختم کرنے کے لئے موثر اقدامات اٹھائے جائیں۔ انسانوں کو باہم قریب لانے کے لئے ضروری ہے کہ مذاہب کے مابین مکالمہ اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے نیز موثر انداز میں معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے Multiculturalism اور Integration کو بھی بروئے کار لاتے ہوئے عالمی سطح کے سیاسی تنازعات کو بھی ان کے حقیقی معنوں میں حل کیا جائے۔

امریکن تھنک ٹینک میں تصورِ جہاد پر تاریخی لیکچر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے واشنگٹن ڈی سی (امریکہ) کے معروف اور ثقہ تھنک ٹینک United States Institute of Peace (USIP) میں ''اسلام کے تصور جہاد'' پر خصوصی خطاب کیا۔ اس تقریب میں امریکہ کے سینئر حکومتی نمائندے، امریکن آرمڈ فورسز کے آفیسرز، اقوام متحدہ کے نمائندے، سکالرز، پروفیسرز اور پالیسی ساز اداروں کے سرکردہ احباب نے خصوصی شرکت کی۔ محترم ڈاکٹر قمرالھدیٰ نے شیخ الاسلام کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام اسلام پر اتھارٹی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو امن و محبت کے فروغ کے لئے وقف کررکھا ہے۔

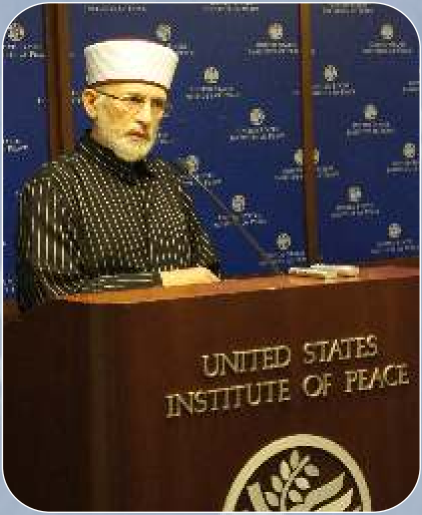

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا اسلام کا تصور جہاد عالمی سطح پر قیام امن اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتا ہے۔ بدقسمتی سے نام نہاد جہادی گروپوں نے ذاتی مفاد کے ایجنڈے کے لئے اسلام کے تصور جہاد کو غلط استعمال کیا اور اس تصور کی غلط تشریح کی۔ ان گروپوں نے بالخصوص قرآن مجید میں جہاد کی آیات کی غلط تشریح کرتے ہوئے اپنے برے مقاصد کے لئے استعمال کیا اور جہاد کو صرف قتل و غارت گری تک محدود کردیا جو حقیقتاً سراسر غلط ہے۔ اسلامی جہاد قطعی طور پر "لڑائی، جھگڑے، قتل و غارت اور خون ریزی" کا نظریہ پیش نہیں کرتا۔ قرآن حکیم میں جہاد کے موضوع پر 35 آیات ہیں، جن میں 31 آیات کے معنی و مفہوم میں تاریخی اور اصطلاحی اعتبار سے جہاد کا معنی قتال، قتل و غارت، لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدل کا نہیں ہے۔ بعض عاقبت نااندیش لوگ ان آیات کی غلط توضیح و تشریح کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ جہاد اور قتال دو الگ الگ لفظ ہیں، جو قرآن میں کہیں بھی ایک ساتھ اکٹھے بیان نہیں ہوئے۔

دوسری جانب قرآن میں جہاد کے مفہوم میں دفاعی جنگ کا تصور موجود ہے ۔ جہاد، جارحیت پسندی اور جنگ کرنے کا نام نہیں بلکہ قرآنی مفہوم کے مطابق یہ اپنی حفاظت کا نام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں 13 سال تک مختلف قوتوں کا مقابلہ کیا۔ ان سب لڑائیوں میں آپ ﷺ نے سیلف ڈیفنس کیا۔ مسلمانوں نے ایسی کوئی جنگ نہیں لڑی، جس میں انہوں نے دشمن پر خود حملہ کیا ہو۔ جہاد کی مختلف اقسام ہیں۔ سب سے بڑا جہاد، ''جہاد بالنفس'' ہے کہ

اپنے نفس کی اصلاح اور خواہشات کو قابو کرنے کے لئے روحانی تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

جہاد کی دوسری قسم ''جہاد بالعلم'' ہے۔ پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے اجتہاد اس جہاد کے زمرے میں داخل ہے۔ اسلامی اصولوں کی ضروریات کے مطابق تشریح کرنا تا کہ اسلام جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوکر انسانیت کے لئے امن و محبت کا پیامبر بنا رہے۔

تیسری قسم کا جہاد معاشرتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے جسے جہاد بالعمل بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس جہاد کے ذریعے لوگوں تک تعلیم کو پہنچانا اور انسانیت کی بہتری کے لئے کام سرانجام دیئے جاتے ہیں اور یہ جہاد مجموعی طور پر معاشرہ کی مختلف برائیوں اور ناانصافی کے خاتمہ اور مثبت موثر تبدیلی کے لئے ہے۔

جہاد کی چوتھی قسم ''جہاد بالمال'' ہے۔ اس کے ذریعے سے معاشرے میں معاشی ناہمواری کو دور کرنا مقصود ہے۔ انسانی فلاح و بہبود اور معاشرتی بہتری کے لئے خرچ کرنا جہاد بالمال ہے۔

جہاد کی پانچویں قسم ''جنگ کے خلاف دفاعی حکمت عملی'' سے تعلق رکھتی ہے کہ اگر کوئی تم پر حملہ آور ہو تو اپنے دفاع کے لئے لڑنا جہاد ہے۔ اسی تصور کو اقوام متحدہ نے بھی اپنے آئین میں درج کیا ہے کہ جب آپ پر کوئی جنگ مسلط کرے تو آپ اس کا جواب دیں۔ جہاد کا جو تصور دفاعی جنگی حکمت عملی کی صورت میں ہے اسی کو قتال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سب سے دل چسپ نقطہ ہے، جو اسکالرز اور اہل علم چھوڑ جاتے ہیں جس بناء پر جہاد کے مفہوم کو گڑ بڑ کر جاتے ہیں۔ مغربی مفکرین بھی یہاں آ کر جہاد اور قتال کے مفہوم کو صحیح واضح نہیں کر پاتے۔

آج کے دور میں جہاد کے حوالے سے ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جب مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت ملی تو کچھ مغربی مفکرین نے جہاد سے متعلقہ تمام آیات کا ترجمہ یہ کر دیا کہ مسلمان غیر مسلموں کو قتل کرنے کو جہاد قرار دیتے ہیں۔ اسلام میں ایسا تصور ہی نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے جسے آج دور کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمان اور غیر مسلم ممالک کے درمیان بنیادی تعلق جنگ نہیں بلکہ انسانیت ہے۔ منہاج القرآن دنیا بھر میں نوجوانوں کے لیے ایسے پروگراموں کا انعقاد کرتا ہے، جہاں دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف امن و سلامتی کا درس دیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام کے تفصیلی خطاب کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس پروگرام نے اسلام کے تصور جہاد پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل اور مکمل جواب فراہم کیا اور اس باب میں اسلام کے بارے میں مغربی اذہان میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

جارج یونیورسٹی (واشنگٹن ڈی سی) میں کا خصوصی خطاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دہشت گردی کے خلاف مبسوط تاریخی فتویٰ کی اہمیت اور قیام امن کے لئے اس کی افادیت کے پیش نظر امریکہ اور مغرب میں اسلام پر اتھارٹی سمجھی جانے والی ایک شخصیت ممتاز سکالر اور پروفیسر John Esposito نے امریکہ کی پولیٹیکل یونیورسٹیز میں سے سرفہرست یونیورسٹی جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں خطاب کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دعوت دی۔ یونیورسٹی کے ''پرنس الولید بن طلال سنٹر فار مسلم کرسچئن انڈر سٹینڈنگ'' میں شیخ الاسلام کے خصوصی خطاب کو سننے کے لئے یونیورسٹی کے اساتذہ، طلباء، اسکالرز، ماہرین تعلیم، مختلف آرگنائزیشنوں اور ایجنسیوں کے نمائندوں کے علاوہ امریکی حکام، امریکی فوج، نیوی اور ائیر فورس کے کیڈیٹس بھی شرکاء میں شامل تھے۔ شیخ الاسلام کا خطاب سننے کے لئے ورلڈ بینک کے سابق ڈائریکٹر آف آپریشنز زید الحداد نے بھی نشست میں خصوصی شرکت کی۔ پروگرام میں پروفیسر John Esposito نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا جامع تعارف پیش کیا۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے ''تصور جہاد اور اسلام'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہاد عالمی قیام امن اور فلاح و بہبود کی ضمانت ہے۔ لفظ ''جہاد'' کے لغوی معنی ''کوشش، جدوجہد انتہائی صلاحیتوں کے مطابق انتہائی کوشش کرنا'' کے ہیں۔ اس طرح جہاد کے اصطلاحی معنی ''دشمن کے خلاف اپنے دفاع میں کوشش کرنا'' کے بھی ہیں اور یہ سب اس لئے تاکہ انسانیت کی جان بچ سکے اور انسان خونریزی سے بچ سکے۔ جہاد کو صرف قتال تک محدود کرنے والا گروہ نوجوان طبقے کی ذہن سازی کرکے انہیں غلط راستے کی طرف لگا رہا ہے۔ جن کا ہدف مغربی تہذیب ہوتا ہے، جس کو وہ دارالحرب کے طور پر پیش کرکے اپنے اہداف حاصل کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے دارالحرب اور دارالسلام کے معانی بھی خود ساختہ ہیں۔ جن ممالک میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور وہاں اسلامی قوانین بھی ہیں، ان کو ''دار السلام'' قرار دے دیا گیا حالانکہ یہ ممالک دہشت گردی کا شکار ہیں اور دہشت گرد اور خارجی آج جن ممالک کو دارالحرب قرار دے رہے ہیں وہ اسلامی ممالک کی نسبت زیادہ امن کی جگہ ہے۔ اسلام کا تصور جہاد اتنا پر امن ہے کہ دوران جنگ بے گناہ افراد، شہریوں کو قتل نہیں کرسکتے۔

اسلامی قوانین کے مطابق جنگ میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو بھی قتل کرنا ممنوع ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام دہشت گردی کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ یہ اعلان جنگ قیام امن کی کوشش کا سب سے بہترین ذریعہ بھی ہے۔

شیخ الاسلام کے اسلام کے تصور جہاد کے موضوع پر اس خطاب کو شرکاء نے بڑے انہماک سے سنا۔ خطاب کے بعد شرکاء نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے سوالات بھی پوچھے۔ جن کے آپ نے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے۔

پروفیسر John Esposito نے شیخ الاسلام کے خطاب اور سوال و جواب کی نشست کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''آج میں سمجھا کہ دنیا ڈاکٹر طاہرالقادری کو شیخ الاسلام کیوں کہتی ہے''؟

گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس

گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس 2010ء لندن کے ایکسل سنٹر میں 24 اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوئی، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس میں UK اور دنیا بھر سے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے سکالرز، طلبہ، تھنک ٹینکس اور ماہرین کے علاوہ عوام الناس کی کثیر تعداد بھی شریک تھی۔ آزاد ذرائع کے مطابق اس پروگرام میں 50 ہزار کے قریب برطانوی مسلمان شریک ہوئے۔ اس موقع پر برطانیہ سمیت عالمی میڈیا کے درجنوں نمائندے بھی پروگرام کی کوریج کے لیے موجود تھے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس موقع پر جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ

اسلام امن ومحبت، غریب پروری، باہمی گفت وشنید، ایک دوسرے کے معاملات کو سمجھنے، برداشت کرنے اور انسانیت کی عزت واحترام واتحاد کا سبق دیتا ہے نہ کہ اسلام کے نام پر قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا جائے۔ اسلام میں کسی بھی طرح کی دہشت گردی کی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام میں کہیں بھی ایسے جہاد کا ذکر نہیں جو بے گناہوں کی گردنیں کاٹنے اور خودکش بمبار بننے کی حمایت کرتا ہو، ایسے جہادی، مسلمان وغیر مسلم دونوں کے مشترکہ دشمن ہیں جو جہاد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے درمیان فساد کے ذمہ دار ہیں۔

اسلام امن کا دین ہے لیکن آج کچھ عناصر اس میں دہشت گردی، شر اور فساد بپا کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ اس کے لیے جمہوریت کو بھی بدنام کیا جا رہا ہے۔ جو مغربی اقدام کو کلیتاً اسلام دشمن سمجھتے ہیں وہ جہاد اور فساد کے درمیان فرق کرنے کے قائل نہیں۔ ان کو چاہئے کہ مغربی ممالک سے حاصل ہونے والے مالی فوائد اور روز مرہ زندگی کی آرائش وسہولیات بھی چھوڑ دیں۔ اور ایسی جگہوں میں ہجرت کر جائیں جہاں ان کے خیالات کی حمایت پائی جاتی ہے۔

موجودہ صورتحال میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں طبقات جہاد کے معانی ومطالب پر غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اس کے لئے اہل علم مسلمان عوام کو گھروں سے نکل کر اپنوں کا محاسبہ کرنا ہو گا جبکہ غیروں کو علمی انداز میں جہاد کے حقیقی معنیٰ سے روشناس کرانا ہو گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس میں دلائل سے معمور موثر گفتگو میں اسلام کے امن، محبت، مودت، انسانی عظمت، تحمل و برداشت اور رحم کے بنیادی اصولوں کو دوٹوک انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ شیخ الاسلام کو سننے کے لئے ہزاروں لوگ گھنٹوں منتظر رہے۔ بلاشبہ آپ کی آواز نہ صرف امت مسلمہ بلکہ عالم انسانیت کے لئے امن، محبت، ملاطفت، انسانی عظمت، اعتدال وتوازن کے فروغ کے لئے ایک مضبوط آواز ہے۔

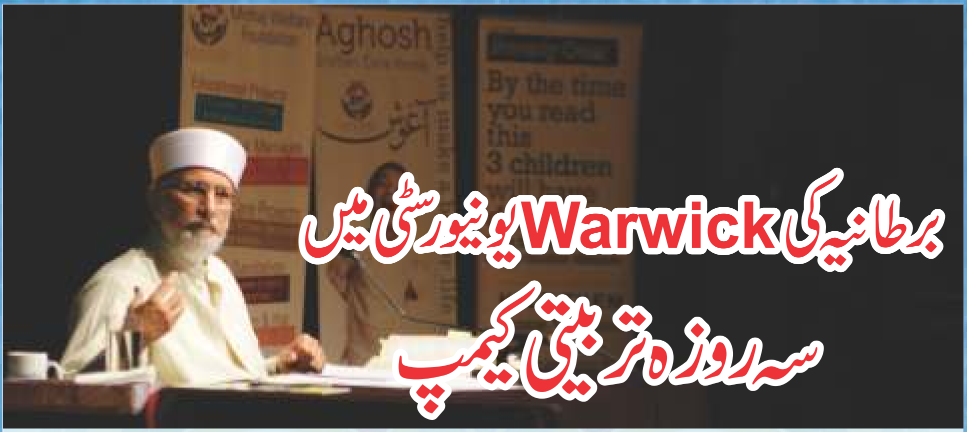

برطانیہ کی Warwick یونیورسٹی میں سہ روزہ تربیتی کیمپ

منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے زیر اہتمام 7 اگست 2010ء کو Warwick یونیورسٹی میں دہشت گردی کے خلاف پہلے "سمر کیمپ 2010ء" کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں شرکت کے لئے برطانیہ اور یورپ بھر کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں سے 1500 نوجوانوں نے شرکت کی، جس کے لیے ہر نوجوان نے یونیورسٹی کے اخراجات کی مد میں 200 پاؤنڈ ادا کئے ۔ عالم اسلام کے نامور سکالرز کے علاوہ برطانیہ سمیت دنیا بھر سے میڈیا کے نمائندگان بھی کیمپ میں موجود تھے ۔

''الہدایہ'' کے تسلسل میں ہونے والے اس کیمپ کا مقصد مسلم نوجوانوں کو انتہا پسندانہ افکار و نظریات سے بچانا اور روحانیت و اخلاقیات کو فروغ دینا تھا۔ مغربی میڈیا نے اس کیمپ کو برطانیہ میں دہشت گردی کے خلاف پہلا باقاعدہ کیمپ قرار دیا جو منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں برطانیہ کے معروف ماہرین تعلیم، سیاستدان، حکومتی نمائندے، طلباء، مختلف صحافی اور سکالرز کے علاوہ درج ذیل احباب نے بھی خصوصی شرکت کی:

Andrew Stephenson MP (وائس چیئرمین کنزرویٹو پارٹی)، Dr. Hisham A Hellyer (وارِک یونیورسٹی)، Prof Richard Rowson (کنگسٹن یونیورسٹی)، Nick Chatrath (آکسفورڈ یونیورسٹی)، Mark Glodby (آفیسر میٹروپولیٹن پولیس)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس کیمپ کا آغاز پریس کانفرنس کے ذریعہ کیا جس میں برطانیہ بھر سے دانشور اور انٹرنیشنل میڈیا نے خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افتتاحی سیشن میں منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کی طرف سے ''دہشت گردی کے خلاف ''سمر کیمپ 2010ء'' پر تعارفی سیشن ہوا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیمپ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سہ روزہ کیمپ کے انعقاد کا مقصد مسلمان نوجوان نسل کے اندر مذہبی بیداری، دین اسلام کی اصل تعلیمات اور جہاد کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کے اسباب کو دور کرنا ہے۔ یہ کیمپ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں انتہاء پسند گروپوں کا علمی و روحانی سطح پر مقابلہ کرکے خود کو اور دیگر مسلمانوں کو دہشت گردی اور انتہاء پسندی سے بچانے کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ بدقسمتی سے اسلام کو شرپسندوں اور انتہاء پسندوں نے اغواء کر لیا ہے لیکن ہم مسلمان نوجوانوں کو اسلام کی علمی و روحانی تعلیمات کے اسلحہ سے لیس کر کے ان ہائی جیکروں سے دین اسلام کو واپس لے کر دم لیں گے ۔ آج ہمیں قرآن

مجید کی تعلیمات کو اپنانے اور القاعدہ سے جان چھڑانے کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں اپنا تعلق حضور نبی اکرم ﷺ سے مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔

انتہا پسندی اور دہشت گردی بیمار دماغوں کی آئینہ دار ہے، ایسے لوگوں کو اپنے خیالات تبدیل کرنا ہوں گے اور اپنی سوچوں کو اسلامی تعلیمات کے حقیقی رخ سے روشناس کرانا ہوگا، ان گمراہ طبقات کو اپنے پر امن ممالک میں جہاں مسلمانوں کو معاشرتی، مذہبی اور معاشی آزادیاں حاصل ہیں کو تہس نہس کرنے اور ان کی آزادیوں کو سلب کروانے کی کوششوں اور اقدامات کو فوری روکنا ہوگا۔ میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اکثر اسلامی ممالک کی نسبت برطانیہ اور یورپ میں مسلمانوں کو آئینی و قانونی طور پر زیادہ مذہبی آزادی حاصل ہے۔

دہشت گردی کے خلاف فتوی کے اجراء کے بعد بعض ناقدین نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ شاید یہ کام ہم نے کسی حکومت یا ایجنسی کے سپانسر کرنے پر کیا ہے۔ہم انہیں واضح کر دیں کہ طاہرالقادری کا سپانسر اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کسی کی جرات نہیں کہ وہ طاہر القادری کو خرید سکے۔اگر دنیا کی کسی حکومت یا ایجنسی کے پاس ایک پائی کا بھی ثبوت موجود ہے تو وہ سامنے لائے، طاہر القادری اس کی سزا کے لئے تیار ہے۔ جو بکتے ہیں وہ سر اٹھا کے یا سینہ تان کے نہیں بولتے بلکہ ان کو اپنی جان سے پیار ہوتا ہے جبکہ طاہر القادری یہ کام احکام الٰہی کے مطابق انسانیت کی خدمت کے لئے کر رہا ہے۔

منہاج القرآن دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کے اجراء کے بعد اب تک خاموش نہیں بیٹھی بلکہ محض بیان بازی اور نعرہ بازی کی بجائے عملی طور پر سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کر کے اس برائی کے خاتمہ کی تدابیر پر عمل پیرا ہے اور یہ سہ روزہ کیمپ اس سفر کی ایک منزل ہے، یہاں نوجوانوں کو علمی و روحانی تربیت دی جائے گی تا کہ وہ خارجی نظریہ کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہو سکیں۔

کیمپ میں شریک نوجوانوں کا مقصد خود کو زیور تعلیم سے آراستہ کر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں انتہاء پسند یا گمراہ لوگوں سے علمی سطح پر مقابلہ کر کے خود کو بچانا ہے۔ ان نوجوانوں کے ذریعے ہی ہمیں اسلام کی اصلیت کی جانب واپس آنا ہوگا۔

دہشت گرد گروپ بعض ممالک کی خارجہ پالیسیوں اور بعض اسلامی ممالک کے غلط رویوں کو بنیاد بنا کر نوجوانوں کے ذہنوں کو پراگندہ کرتے ہیں۔ بعد ازاں مختلف مراحل سے گزار کر ان نوجوانوں کو دہشت گردی کی بند گلی میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ عالمی طاقتیں تاحال اس کینسر کا علاج کرنے میں ناکام رہی ہیں جس کی وجہ اس بیماری کے بنیادی وائرس کی صحیح تشخیص نہ کرنا ہے۔ اگر وائرس کا ابتدائی سطح پر علاج کر لیا جائے تو کینسر تک پہنچنے کی نوبت سے بچا جا سکتا ہے۔ مسلم نوجوان یہ جان لیں کہ حکومت وقت کے بغیر کسی تنظیم یا گروپ کو جہاد کا اعلان کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ جو ایسا کرے گا تو اس کا یہ عمل فساد ہوسکتا ہے جہاد ہرگز نہیں، بہرحال جمہوری طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے کے لئے جلسے جلوس اور مظاہرے کرنا ان کا جمہوری حق ہے۔

ملک اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے سے مشروط نہیں ہوتے، اگر آپ پاکستانی ہوتے ہوئے مسلمان رہ سکتے ہیں تو برطانوی ہوتے ہوئے مسلمان کیوں نہیں رہ سکتے۔ خود کو انتہاء پسندی سے نکال کر مقامی دیگر کمیونٹی کے ساتھ روابط و تعلقات کو فروغ دیں۔ اپنی زبان، ثقافت اور مذہب پر قائم رہتے ہوئے مقامی معاشرہ کا حصہ بنیں۔ نوجوانوں کو اسلام کے زریں اصولوں امن، محبت، برداشت اور انسانی تعلیمات و رشتوں کی پاسداری کو فروغ دے کر اپنے اسلامی تشخص کو پروان چڑھانے کی جدوجہد کرنی ہے جبکہ جنگ و جدل، نفرت، لڑائی، فساد اور زبردستی اسلام نافذ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرنی ہے۔ معاشرے میں رنگ و نسل، مختلف مذاہب اور انسانیت کے اتحاد کی بنیاد پر مل جل کر رہنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہیں۔

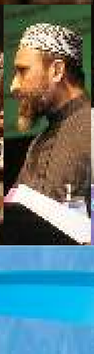

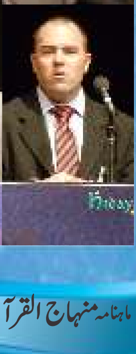

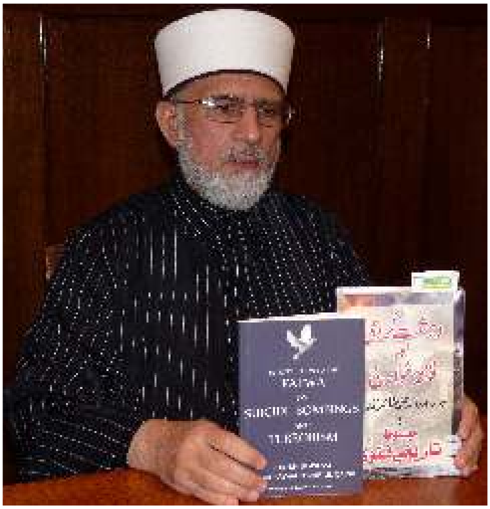

برطانیہ میں دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام کے 600 سے زائد صفحات پر مشتمل علمی، تحقیقی اور تاریخی فتویٰ کی تقریب رونمائی

خودکش بمباری اور دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا مبسوط تاریخی فتویٰ اپنی نوعیت کا واحد فتوی اور مستند علمی و تاریخ دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ 600 سے زائد صفحات پر مبنی تفصیلی فتویٰ کی تقریب رونمائی 2 مارچ 2010ء کو لندن میں ہوئی۔ اس سلسلہ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے زیراہتمام ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس میں برطانوی میڈیا کے علاوہ دنیا بھر سے انٹرنیشنل میڈیا کے درجنوں نمائندے بھی موجود تھے۔

برطانیہ میں لیبر پارٹی کے وزیر شاہد ملک، ممبر یورپی پارلیمنٹ سجاد کریم، ایم پی محمد سرور، ایم پی جیمز فنٹر، عراق، جرمنی سمیت دیگر ممالک کے سفیروں، ہوم آفس، کامن ویلتھ آفس، میٹروپولیٹن پولیس، پروفیسرز، کرسچئین کمیونٹی کے مذہبی راہنماء اور برطانیہ میں اسلامی تنظیمات کے نمائندوں کی بڑی تعداد بھی پریس کانفرنس میں موجود تھی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عرب، انگلش سمیت دیگر انٹرنیشنل میڈیا کے سامنے پرہجوم پریس کانفرنس میں دہشت گردی کے خلاف فتوے کو (اردو اور انگریزی زبان میں) پیش کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں انتہاء پسندی اور دہشت گردی کی بڑھتی ہوئی لہر نے عالمی امن کو تباہ کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے دہشت گردوں کی ان کارروائیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ منتھی کیا جا رہا ہے۔ یہ سب ایک سوچی سمجھی سازش ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ منہاج القرآن نے ''خودکش بمباری اور دہشت گردی'' کے خلاف فتوی جاری کر کے دنیا کو بتا دیا ہے کہ دہشت گردوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خودکش حملوں کے مرتکب اسلام سے خارج ہیں۔ انتہاء پسند عناصر ناپختہ ذہنوں کے حامل نوجوان مسلمانوں کی برین واشنگ کر رہے ہیں۔ جو نوجوان جنت کی خواہش ذہن میں رکھ کر دہشت گردوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں، وہ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے برعکس اپنے لئے جہنم کا انتخاب کر رہے ہیں۔ اس فتوے کا بغور مطالعہ کرنے والے نوجوان کبھی دہشت گرد عناصر یا انتہاء پسند تحریکوں کے آلہ کار نہیں بنیں گے۔ دہشت گردی کو اچھی یا بری نیت سے اصولی طور پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ نیت کیسی بھی ہو، دہشت گردی اور خودکش بمباری کفر اور حرام ہے اور اسلام میں قطعا اس کی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات جو امن، احسان اور محبت کے پیغام پر مشتمل ہیں، انہیں آج غلط

طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات کی خاطر اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنے والے اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ اگر انہیں جہاد کرنا ہی ہے تو ملک میں تعلیم کے فروغ کے لیے کریں، معاشرتی برائیوں کے خاتمہ، رشوت، مہنگائی اور غربت کے خلاف جہاد کریں جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق بھی ہے۔ دہشت گردوں کا قلع قمع کرنا، اسلامی ممالک کی حکومتوں کا حکومتی اور دینی فریضہ ہے، خواہ اس کام کے لیے فوج کا استعمال کرنا پڑے۔ دین اسلام کے دشمن اور خارجی عناصر کو فوری مکمل قوت کے ساتھ کچل دیا جائے، جس سے دہشت گردی جڑ سے ختم ہو جائے گی۔ اس فتویٰ کا سب سے بڑا اور اہم فائدہ یہ ہوگا کہ نوجوان اس کتاب کے ذریعے یہ جان سکیں گے کہ کیا وہ جنت کا انتخاب کر رہے ہیں یا دوزخ کا ایندھن بن رہے ہیں۔ اس موقع پر برطانیہ کے کمیونٹی وزیر شاہد ملک نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام نے ہمیشہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا پرچار کیا ہے۔ ان کا فتویٰ برطانیہ سمیت دنیا بھر میں آباد مسلمانوں اور ان کی نسلوں کے لیے مثبت تبدیلی کا باعث بنے گا۔

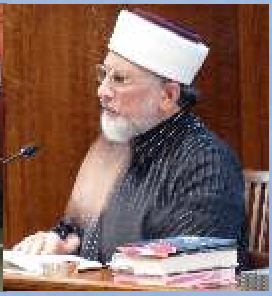

اس نشست کے بعد شیخ الاسلام مدظلہ نے میڈیا کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

اس فتویٰ کو نہ صرف عالم اسلام بلکہ اقوام عالم میں بھی زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ دنیا بھر کی تمام بڑی زبانوں میں نکلنے والے ہزارہا اخبار و جرائد میں اسے شہ سرخیوں اور دلچسپ تبصروں کے ساتھ شائع کیا گیا۔

CNN، BBC، Fox News اور الجزیرہ ٹی وی سمیت بین الاقوامی شہرت کے حامل انٹرنیشنل نیوز چینلز نے اس ''فتویٰ'' کو مثبت انداز میں اپنے نیوز بلیٹن میں کوریج دی اور News Alert / Breaking News کے طور پر پیش کیا۔ اب تک یہ فتویٰ دنیا کی تین ہزار سے زائد ویب سائٹس پر اہم ترین خبر کے طور پر موجود ہے۔

کئی انٹرنیشنل نیوز چینلز اب تک شیخ الاسلام مدظلہ سے تفصیلی انٹرویو کر چکے ہیں۔ بہت سے اسلامی ممالک کی طرف سے سرکاری سطح پر فتوے کی نہ صرف تائید ہوئی بلکہ ان کے ہاں بڑی بڑی کانفرنسز منعقد ہوئیں جہاں شیخ الاسلام کو بطور خاص مدعو کیا گیا۔ یہ فتویٰ وقت کے تقاضوں اور اپنے مثبت اثرات کے پیش نظر انٹرنیشنل میڈیا میں زیر بحث ہے اور اسے منہاج القرآن انٹرنیشنل اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرف سے اسلام کی عظیم علمی، تحقیقی، فکری اور نظریاتی خدمت قرار دیا جا رہا ہے۔

ٹیکساس میں امریکن مسلم کونسل سے خطاب

امریکن مسلم کونسل نے منہاج القرآن انٹرنیشنل نارتھ امریکہ کے تعاون سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ دورہ امریکہ کے دوران شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری امریکن مسلم کونسل کی دعوت پر خصوصی طور پر مدعو تھے۔ اس سلسلہ میں امریکی ریاست ٹیکساس میں ہوسٹن کے ہلٹن ہوٹل میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں مسلم سکالرز کے علاوہ عیسائی، ہندو، بدھ مت اور دیگر مذاہب کے مذہبی پیشواء بھی موجود تھے، جبکہ تمام مذاہب کے سینکڑوں پیروکاروں نے بھی اس تقریب میں بھرپور شرکت کی۔

امریکن مسلم کونسل کے بانی چیئرمین شاہد علی سنی نے کہا کہ امریکن مسلم کونسل کی دعوت قبول کرنے پر وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بہت شکرگزار ہیں۔ اس تقریب کا مقصد شیخ الاسلام کے دورہ امریکہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کو دہشت گردی سے نتھی کیے جانے کی غلط فہمیوں اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان پائے جانے والے غیر ضروری اختلافات کو ختم کرنا ہے۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے سکالرز اور مختلف مذاہب کے شرکاء سے بھرے ہال میں "اسلام اور امن" کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مذہب کے نام پر دہشت گردی کو اسلام سے نتھی کر دینا مسلمانوں کے لیے سب سے بڑی بدقسمتی بن گیا ہے۔ حقیقت میں اسلام پرامن مذہب اور دین ہے۔ اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کے غلط تصور کو دنیا بھر سے خاتمہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات امن پر مشتمل ہیں حتی کہ اسلام دشمنوں کے خلاف جنگ لڑنے کے بھی آداب سکھاتا ہے۔ اس لیے بے گناہ لوگوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا نہ تو اسلام کا پیغام ہے اور نہ ہی ایسا کرنے والے مسلمان ہیں۔ آج بدقسمتی یہ ہے کہ بعض عالمی طاقتیں مسلمانوں اور اسلام کو دہشت گردی سے جوڑ رہے ہیں۔

آج اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان پیدا ہونے والا خلاء دور کرنے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردی کے الزام میں اس خلاء کو روشن خیال مذہبی قیادت ہی پر کر سکتی ہے۔ بعض نام نہاد لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے اصل میں اسلام دشمن کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ ایسے لوگ سپانسرڈ دہشت گرد ہیں جن کا کام صرف اسلام کو دہشت گردی سے

جوڑنا اور دنیا بھر میں دہشت گردی پھیلا کر مسلمانوں اور اسلام کے لیے مشکلات بڑھانا ہے۔ اسلام کسی مذہب اور فرقے کے پیروکاروں کے خلاف دہشت گردی کا نظریہ نہیں رکھتا۔ اس وقت مسلمان اور عالم اسلام دہشت گردی کے حوالے سے کڑے دور سے گزر رہے ہیں۔ اس سے پہلے اسلام کو دہشت گردی کے ایسے الزامات سے نہیں گزرنا پڑا۔

شیخ الاسلام کے خطاب کے بعد مختلف مذاہب کے سکالرز اور شرکاء نے آپ سے سوال و جواب کی نشست بھی کی۔ جس میں آپ نے تمام سوالات کے تفصیلی اور تسلی بخش جواب دیئے۔ جملہ شرکاء نے شیخ الاسلام کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے انہیں بے حد سراہا۔ سکالرز کا کہنا تھا کہ اسلام کے اس پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر باقاعدہ طور پر یہ کام کیا جائے تو اس سے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان حائل خلیج رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی۔

اس تقریب کے دوران ہوٹل کے ہال میں شیخ الاسلام کی کتب و کیسٹ اور خطابات کی ویڈیو سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کے سٹالز پر عام شرکاء نے نہایت دل چسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس تقریب کو انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز کے ذریعہ براہ راست بھی دکھایا گیا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل نارتھ امریکہ کی طرف سے تمام شرکاء کو منہاج القرآن انٹرنیشنل کا تعارف، ممبر شپ فارم اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سی ڈیز، ڈی وی ڈیز اور کتب کے تحائف بھی پیش کیے گئے۔

تقریب کے اختتام پر مشترکہ طور پر درود و سلام پڑھا گیا۔ جس میں دیگر مذاہب کے پیروکار اور شرکاء بھی موجود تھے۔

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیر اہتمام

بیداریٔ شعور طلبہ اجتماع

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیراہتمام بیداری شعور طلبہ اجتماع ناصر باغ لاہور میں 19 نومبر 2011ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں کرپشن، مہنگائی، بے روزگاری، عدم انصاف، فرسودہ نظام تعلیم اور موجودہ استحصالی انتخابی نظام کے خلاف ملک بھر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ایک لاکھ طلبہ و طالبات نے بھر پور شرکت کر کے مقتدر طبقوں کو یہ پیغام دیا کہ اب وطن عزیز کے طلبہ اور نوجوان ملک بچانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

طلبہ اجتماع میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی عہدیداروں اور MSM کی مرکزی وصوبائی قیادت نے خصوصی شرکت کی۔ اجتماع سے مقررین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ

آج کا یہ طلبہ اجتماع ایک تاریخی منظر ہے۔ جس میں ملک بھر سے طلبہ و طالبات نے شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ملک میں شعوری تبدیلی کے پیامبر ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں طلبہ یکجا ہیں، طلبہ ملک میں بیداری شعور اور انقلاب لانے کے لیے ہراول دستہ ہیں جو وطن عزیز کی ترقی اور سلمیت کے لیے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پرامن قیادت میں متحد ہیں۔ ناصر باغ میں ایک لاکھ طلبہ نے شرکت کر کے شیخ الاسلام کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا ہے ۔ طلبہ نے ثابت کردیا کہ وہ مثبت اور شعوری تبدیلی چاہتے ہیں۔ یہ تبدیلی انقلاب کی صبح بن کر طلوع ہوگی۔ منہاج القرآن نے ہمیشہ علم اور امن کا پرچم بلند کیا، جس کا واضح ثبوت آج کا یہ طلبہ اجتماع ہے ، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اس ملک کے ہر طبقہ کے قائد ہیں۔ وہ دن دور نہیں، جب شیخ الاسلام کی قیادت میں انقلاب پاکستان کا مقدر بنے گا۔ آج کا اجتماع مستقبل قریب میں آنے والی تبدیلی کا گواہ بن گیا ہے۔

خطاب شیخ الاسلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کینیڈا سے ویڈیو کے ذریعے ’’تبدیلی‘‘ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

’’اس وقت پاکستانی قوم ایک منتشر اور پارہ پارہ قوم ہے۔ اس کو اتحاد و یگانگت کی سخت ضروری ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس Scattered اور Disintegrated قوم کو Unity مل جائے۔ یہ دوبارہ وحدت کے رشتے میں پروئی جائے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کے لیے تبدیلی (change) چاہیۓ۔ قوم مایوس ہوچکی ہے۔ میں اس قوم کو مایوسی سے نکال کر امید کی نعمت اور یقین کے نور سے بہرہ مند دیکھنا چاہتا ہوں مگر یہ قوم مایوسی سے کیسے نکلے اور امید اور یقین کا نور ان کے چہروں پر کیسے پلٹ کے آ سکتا ہے؟ اس کے لیے بھی ایک بنیادی تبدیلی (change) کی ضرورت ہے۔

یہ قوم بدقسمتی سے بے مقصدیت کا شکار ہوگئی ہے۔ اس قوم کے سامنے کوئی نصب العین نہیں رہا۔ جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جانے والے جتھوں کو جوڑ کر ایک اکائی میں دوبارہ بحال کر سکے۔ جو قوم کے کروڑوں لوگوں کو باعزت جینے اور مرنے کا سلیقہ سکھا سکے۔ ہم اس قوم کو دوبارہ مقصد کا شعور اور آگہی دینا چاہتے ہیں۔ ہم گزشتہ ۳۰ سالوں سے تحریک منہاج القرآن کے ذریعے بیداری شعور کا فریضہ نبھا رہے ہیں۔ اس بے مقصد قوم کو اب مقصد اور آگہی کا شعور کیسے ملے گا؟ اس کے لیے بھی ہماری غور و فکر کا نتیجہ یہی ہے کہ اس کے لئے بھی بنیادی تبدیلی (change) کی ضرورت ہے۔

اسی طرح یہ قوم بے سمت ہوگئی ہے۔ کراچی سے خیبر پختونخواہ تک اور کشمیر سے چمن کی سرحدوں تک من حیث القوم اس کی کوئی سمت نہیں رہی۔ اس کی سوچیں، وفاداریاں، بولیاں، مفادات، ترجیحات اور ایجنڈے سب متضاد ہیں۔ یہ ایک Directionless قوم بن چکی ہے۔ سترہ کروڑ بے ہنگم عوام کا ہجوم ایک قوم بن کر، ایک وحدت اور اکائی بن کر، ایک مقصد کے ساتھ ایک سمت کی طرف چل پڑے، لیکن یہ کیسے ممکن ہوگا؟ اس کے لیے ایک ہمہ گیر change کی ضرورت ہے اور وہ تبدیلی نظام میں تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں ہوگی۔

یاد رکھیں! آپ کا دشمن وہ کرپٹ اور اِجارہ دارانہ نظامِ انتخاب ہے۔ وہ نظامِ سیاست ہے جو گزشتہ چھ دہائیوں سے مخصوص لوگوں کو اس ملک میں پال رہا ہے۔ مخصوص اجارہ داریوں کے نیچے جس کی پرورش ہو رہی ہے۔ جس نے اس قوم کے ننانوے فیصد عوام کو حقیقی جمہوریت سے محروم کر رکھا ہے اور جس نے ایک فی صد سے بھی کم پر مشتمل مخصوص طبقے کو حکومت کا پیدائشی اور موروثی حق دے رکھا ہے۔ اگلے سال پھر انتخابات کا اِمکان ہے اور اس کی دوبارہ تیاریاں بھی شروع ہوگئی ہیں۔ یہی وہ کرپٹ اِجارہ دارانہ نظامِ انتخاب (monopolistic electoral system) ہے جس کے اردگرد ملک کی پوری سیاست گھومتی ہے اور جس monopolistic electoral system کے نتیجے میں اس ملک میں ایک جعلی جمہوریت جنم لیتی ہے۔ موجودہ پاکستانی سیاست اِس فرسودہ اِجارہ دارانہ نظامِ اِنتخاب کے گرد گھومتی ہے اور اس نام نہاد monopolistic electoral system کے نتیجے میں جو حکومتیں وجود میں آتی ہیں بدقسمتی سے ان حکومتوں کا نام جمہوری حکومت (democracy) رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ سیاست میں بھی دھوکا ہے اور اس نام نہاد جمہوریت میں بھی دھوکہ ہے۔

آج پاکستان سیاسی بحران، معاشی بدحالی، مہنگائی کے طوفان اور عوامی مسائل سے دوچار ہے۔ جہاں حقیقی تبدیلی کیلئے طلبہ کو وہ تاریخی کردار ادا کرنا ہے جو تحریک پاکستان کے وقت کیا تھا۔ اس ملک کی دشمن سیاسی و مذہبی جماعتیں نہیں بلکہ ظالمانہ انتخابی نظام ہے جس نے ملک کے کروڑوں غریب عوام کو حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ ملک بچانے کیلئے قوم انتخابی نظام

کے خلاف بغاوت کردے۔ پاکستان کے نظام میں انقلابی تبدیلی نہ فوج لائے گی اور نہ موجودہ انتخابی نظام بلکہ تبدیلی سسٹم سے بغاوت کرنے سے آئے گی۔ آج اس ملک میں سپریم کورٹ آف پاکستان فیصلے دینے میں آزاد ہے مگر ان فیصلوں پر عمل درآمد کرانے میں قاصر نظر آتی ہے۔ مخصوص خاندانوں کی حلقوں میں اجارہ داریاں ہیں۔ یہاں فراڈ سے اسمبلی تک پہنچنے کا نام جمہوریت ہے۔ موجودہ نظام کے تحت منتخب ہونے والوں نے اس قوم کو خودکشیاں، بیروزگاری اور ملک وقوم کے وقار کی بربادی دی ہے۔ اس ملک کی نہ کوئی خارجہ پالیسی ہے نہ داخلہ، ہماری خودمختاری کو گرہن لگ چکا ہے۔ مغرب میں 2 پارٹی سسٹم اس لئے کامیاب ہے کہ وہاں مواخذے کا نظام سخت ہے۔ مگر ہمارا الیکشن کمیشن تو نابینا ہے۔ موجودہ انتخابی نظام میں ووٹر کی رائے کا احترام نہیں ہے، سیاسی جماعتوں کے کلچر میں منشور اور جمہوری روح موجود نہیں ہے، یہاں مقتدر طبقہ عوام کے ووٹ کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

اس ملک میں جمہوریت طاقتور اور مقتدر لوگوں کی لونڈی بن گئی ہے، تبدیلی کا واحد راستہ پرامن ہونا چاہئے کیونکہ تبدیلی ڈنڈے کے زور پر نہیں آئے گی۔ ہم کسی فوجی آپریشن کے حامی نہیں ہیں۔ ہم ایک پرامن اور شعوری تبدیلی چاہتے ہیں۔ جس کے لیے عوام میں شعور کی بیداری بنیادی کردار ادا کرے گی۔

بیداری شعور عوامی ریلی (لیاقت باغ راولپنڈی)

تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام لیاقت باغ راولپنڈی میں کرپٹ اور فرسودہ انتخابی نظام کے خلاف ''بیداری شعور عوامی ریلی'' 18 دسمبر 2011ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں ایک لاکھ سے زائد مرد و خواتین نے شرکت کی۔

ریلی میں تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کی مرکزی وصوبائی قیادت نے خصوصی شرکت کی اور اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن نے ملک میں بیداری شعور کی آگاہی مہم شروع کی ہے۔ یہ ریلی اس سلسلے کی کڑی ہے۔ جس میں لاکھوں افراد کی شرکت نے ثابت کر دیا ہے کہ عوام فرسودہ اور کرپٹ انتخابی نظام کے خلاف بیک آواز ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عوام کی شعوری رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اب وہ دن دور نہیں، جب پاکستان کے عوام منہاج القرآن اور عوامی تحریک کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر فرسودہ انتخابی نظام کو سمندر برد کر دیں گے۔ شیخ الاسلام نے ظالمانہ انتخابی نظام کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا، جو ان کی حسینی آواز ہے۔ آج ملک کا فرسودہ انتخابی نظام یزیدی قوت بن چکا ہے۔ جس سے ٹکرانے کے لیے ایک حسینی کردار اور قیادت کی

ضرورت ہے۔ شیخ الاسلام وہ حسینی کردار ہیں، جن کا ساتھ دینے کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کینیڈا سے براہ راست وڈیو کانفرنس کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میری سوچ بہت سے اینکرز، زعماء، سیاسی مبصرین اور تجزیہ کاروں کی فکر سے الگ ہے لیکن وہ اس نقطہ نظر کو میڈیا پر زیر بحث لائیں۔ کیونکہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں عوام کو سیاسی شعور کے حوالے سے ایک ہی تصویر دکھائی جاتی ہے لیکن سوچ کا یہ دروازہ، جو میں کھول رہا ہوں، یہ قومی سطح پر ڈسکشن کے لیے اوپن نہیں ہوا۔ میں آج اس ریلی کے اجتماع کی وساطت سے عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر موجودہ سسٹم جس کو جمہوری کہا جا رہا ہے، یہی رہا تو کوئی بھی اس نظام سے تبدیلی نہیں لا سکتا۔ جو بھی اس نظام کے تحت آئے گا تو وہ اس نظام کی نذر ہو جائے گا۔ سیاسی جماعتوں کے پاس اس نظام کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی اور آپشن بھی نہیں۔ کیونکہ ان کے پاس وننگ ہارسز ہیں، جو اس نظام میں ان کی مجبوری بن جاتے ہیں۔ عوام کے ووٹ اس ملک میں تبدیلی نہیں لا سکتے، کیونکہ عوام کے پاس تبدیلی کا اختیار ہی نہیں۔ ووٹ تبدیلی نہیں بلکہ یہ ڈھونگ اور ملک کی تقدیر کے خلاف سازش ہے۔

میں کسی کی ایماء پر نظام کے خلاف بغاوت کی بات نہیں کر رہا۔ بلکہ اپنی ملی و دینی فریضہ سرانجام دے رہا ہوں۔ حقیقی تبدیلی اس موجودہ انتخابی نظام کے ذریعے ممکن نہیں۔ یہ نظام غریبوں اور عوام کا نظام نہیں بلکہ یہ اشرافیہ کا غلام نظام ہے۔ جس نے ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام کو بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ میں آج پوری قوم کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبدیلی کا وقت آج ہے۔ اس تبدیلی سے مراد حکومت کی تبدیلی نہیں، بلکہ اس فرسودہ، ظالمانہ اور غیر منصفانہ انتخابی نظام کے خلاف بغاوت ہے۔ موجودہ انتخابی نظام کینسر زدہ ہو چکا، ملک وقوم کو صحت یاب کرنے کے لئے سرجری کرنا ہو گی۔ ملک کو ایسے سرجن کی ضرورت ہے جو پیچیدہ سرجری کا ماہر ہو۔ قومی حکومت تشکیل دی جائے جو موجودہ آئین کے تابع رہ کر نیا سوشل کنٹریکٹ دے۔ قومی حکومت میں دیانت دار اور باکردار اہل لوگوں کو شامل کیا جائے جو اداروں کے اختیارات کا تعین کریں۔

میں سپریم کورٹ کو سپریم مانتا ہوں۔ قومی حکومت کے لیے راستہ سپریم کورٹ کے علاوہ کوئی نہیں کھول سکتا۔ پاکستان کو جمہوری اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ایسا پاکستان دیکھنا چاہتا ہوں جو دہشت گردی سے پاک ہو اور اس کی سلامتی کو بیرونی مداخلت سے خطرہ نہ ہو۔ بدقسمتی سے آج ہمارا معاشرہ نہ جمہوری ہے نہ اسلامی ہے اور نہ ہی انسانی ہے۔

ہمارا سیاسی کلچر تسلسل سے آئین کے چہرے پر تھپڑ مار رہا ہے اور ہم پھر بھی جمہوری کہلوانے کی ضد پر قائم ہیں۔ ہمارے ملک میں جو جمہوریت ہے اسے جمہوریت کہنا اس کی توہین ہے۔ موجودہ نظام، جمہوریت نہیں نظام مجبوریت

ہے، قوم اسے رد کر دے۔ اس نظام نے پاکستان کو کرپشن کے عالمی گراف میں بھوٹان، سری لنکا، ایتھوپیا اور بنگلہ دیش سے بھی اوپر پہنچا دیا ہے۔

عوام تانگے کی پچھلی نشست کی سواریاں نہ بنیں جنہیں آگے آنے والے گڑھے کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ وہ ایسے نظام کو مسترد کر دیں جس نے انھیں غلام بنا رکھا ہے۔ میں ماڈریٹ، امن پسند اور اعتدال پسند پاکستان دیکھنا چاہتا ہوں۔ امریکہ سے لڑائی کرو نہ اس کے غلام بن کر رہو۔ ہمیں آزادانہ فیصلے کرنے والی قوم بن کر رہنا ہو گا۔ ہم الیکشن نہیں لڑیں گے مگر میں نظام انتخاب کی تبدیلی کے لئے قوم کے شعور کے دروازے پر ضرور دستک دیتا رہوں گا۔ کیونکہ یہی حقیقی تبدیلی کا راستہ ہے۔

ایسا جمہوری نظام ہو جہاں صحت اور تعلیم پر جی ڈی پی کا دس فی صد خرچ کیا جائے۔ موبائل عدالتیں ہوں جو تین دن میں فیصلہ دیں۔ اب حقیقی تبدیلی نہ آئی تو عوام غور سے سن لیں کہ پھر کبھی نہ آ سکے گی اور ملک مزید اندھیروں میں چلا جائے گا۔ قوم حقیقی تبدیلی چاہتی ہے تو موجودہ نظام انتخاب کے خلاف بغاوت کر کے سڑکوں پر نکل آئے۔ جس نظام سیاست کو جمہوریت کہا جا رہا ہے اس نظام کے ذریعے جو پارلیمنٹ وجود میں آئے گی اس سے ملک و قوم میں تبدیلی نہیں بلکہ مزید مایوسی جنم لے گی۔

اس استحصالی نظام انتخاب نے عوام کی عزت، آبرو، جینے کا حق، بنیادی ضروریات زندگی، آزادی فکر، مواخذہ کا حق سب چھین لیا ہے۔ آئندہ نسلوں کو بدلنے اور قومی، آئینی اداروں اور حقیقی جمہوریت کو بچانے کی خواہش اور حقیقی تبدیلی اس استحصالی نظام انتخاب کو سمندر برد کیے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ کی قسم یہ نظام سیاست فقط اشرافیہ کی جمہوریت ہے اور انہیں اقتدار میں لانے کی ڈیوائس ہے۔ آج حکومت کی تبدیلی کا وقت نہیں بلکہ نظام کی تبدیلی کا وقت ہے۔ یہ تبدیلی کا موزوں ترین وقت ہے۔ میری جنگ سیاسی جماعتوں سے ہے نہ سیاسی قیادتوں سے بلکہ اس استحصالی سیاسی انتخابی نظام سے ہے۔

یہ معاشرہ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری ہے اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ یہ انسانی ہے۔ نہ ترقی یافتہ ہے نہ ترقی پذیر ہے بلکہ زوال پذیر ہے۔ بے سمت اور بے مقصدیت کا ہجوم ہے۔ 80 فیصد عوام دو وقت کی روٹی کے لیے پریشان ہیں۔ 60 فیصد عوام انتخابات میں حصہ ہی نہیں لیتے اور 40 فیصد بھی وہ ہیں جنہیں مختلف حیلوں سے ووٹ ڈلوائے جاتے ہیں۔ پوری دنیا میں MNA کو ترقیاتی کاموں کے بجٹ میں ایک روپیہ نہیں دیا جاتا، ترقیاتی کام سرکاری محکموں کی ذمہ داری ہوتے ہیں۔ جہاں MNA اپنی حدود سے تجاوز کرے، ادارے اس کی فوری گرفت کر لیتے ہیں۔ یہاں MNA اپنے حلقے کی تقدیر کا مالک ہوتا ہے۔

اظہار آزادی رائے میڈیا کا بنیادی حق ہے، لیکن جب آمر اقتدار میں آتے ہیں تو میڈیا کی زبان کھینچ لیتے ہیں اور جب سیاست دان آتے ہیں تو میڈیا کو اتنا بولنے پر لگا دیتے ہیں کہ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ میں استحصالی نظام انتخاب کو ملک اور قوم کی تباہی کا راستہ سمجھتا ہوں۔ یاد رکھیں! اگر عوام نے آج بھی آنکھیں نہ کھولیں تو پچھتائیں گے۔

تزکیہ نفس، فہم دین، اصلاح احوال، توبہ اور آنسوؤں کی بستی
تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام
20 واں سالانہ شہر اعتکاف 2011ء

تجدید دین و احیائے اسلام کی عالمی تحریک، تحریک منہاج القرآن کو یہ سعادت و اعزاز حاصل ہے کہ حرمین شریفین کے بعد دنیا کا سب سے بڑا اجتماعی اعتکاف شہر اعتکاف کے نام سے سجایا جاتا ہے۔ یہ اعتکاف حضور سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادیؒ کی روحانی قربت و معیت اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کی صحبت و انداز تعلیم و تربیت کی بناء پر منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ یہ اعتکاف قرآن، حدیث، فقہ و تصوف اور احیائے اسلام کے لئے افراد کی تیاری سے متعلق تعلیم و تربیت کا حسین امتزاج ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام اس شہر اعتکاف میں تلاوت، ذکر و اذکار، نعت خوانی، درس و تدریس کے حلقہ جات، نوافل اور وظائف ایک خاص شیڈول کے مطابق معتکفین کے ذوق عبادت کو بڑھانے کی غرض سے منظّم انداز میں بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ اس دوران ان کی فکری و نظریاتی، اخلاقی و روحانی اور تنظیمی و انتظامی تربیت کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ وہ اخلاص و للّٰہیت سے معمور ہو کر مزید بہتر انداز میں تجدید دین کے اس مصطفوی مشن کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرسکیں۔ یہ اجتماعی اعتکاف نہ صرف اللہ رب العزت کے حضور اجتماعی توبہ اور گریہ و زاری کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ غلامی مصطفی ﷺ کو آقا سے وفا تک لے جانے کا باعث بھی بنتا ہے۔

امسال تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 20 ویں سالانہ اجتماعی اعتکاف کا انعقاد کیا گیا جس میں اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں خواتین و حضرات نے خصوصی شرکت کی۔

ہر روز شیخ الاسلام کے کینیڈا سے لائیو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے براہ راست خطابات نشر کئے گئے۔ منہاج انٹرنیٹ بیورو اور منہاج پروڈکشنز کے باہمی تعاون سے شیخ الاسلام کے خطابات سمیت شہر اعتکاف کی جملہ سرگرمیاں www.minhaj.tv پر براہ راست نشر کی گئیں۔

☆ شہر اعتکاف میں مختلف مواقع پر زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیات، مشائخ عظام، علماء کرام، وکلاء، صحافی حضرات اور تحریک منہاج القرآن کی جملہ نظامتوں کے ناظمین اور مرکزی قائدین نے خصوصی شرکت کی۔

☆ معتکفین کے لئے اس اعتکاف کا ماحصل شیخ الاسلام کے خطابات ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے وہ اپنے علمی، روحانی، تربیتی، تنظیمی امور میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ امسال شیخ الاسلام نے معتکفین کی علمی و روحانی آبیاری کے لئے

”حقائق تصوف اور طرائق معرفت“ اور دیگر اہم تربیتی موضوعات پر اظہار خیال فرمایا۔

☆ معتکفین کی علمی و فکری آبیاری اور فہم دین بھی تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام منعقدہ اس اجتماعی اعتکاف کا اہم خاصہ ہے۔ شہر اعتکاف میں معتکفین کی علمی و فکری اور ذہنی استعداد کو مزید اجاگر کرنے کے لئے تحریک منہاج القرآن کی مختلف نظامتوں کے زیر اہتمام تنظیمی و تربیتی نشستوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

☆۔ تحریک منہاج القرآن کی جملہ نظامتوں اور فورمز منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، منہاج القرآن ویمن لیگ، نظامت دعوت و تربیت اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام بھی تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔

☆ شہر اعتکاف میں احباب کی علمی و فکری اور روحانی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ یہ احباب اپنے انفرادی معمولات و معاملات کو بھی دین اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں بحسن و خوبی انجام دے سکیں۔۔

☆ معتکفین کے لئے آئیں دین سیکھیں کورس اور حلقہ درود و فکر کا روزانہ کی بنیاد پر خصوصی اہتمام کیا گیا۔

☆ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں کا خصوصی اہتمام بھی ایمان کے نور کو جلا بخشتا ہے۔ ان راتوں میں منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، منہاج القرآن ویمن لیگ اور مختلف نظامتوں کے زیر اہتمام محافل کا انعقاد ہوا۔ ان محافل میں ملک کے نامور قراء، ثناء خوانان مصطفیٰ اور ایرانی قراء کے وفود نے خصوصی شرکت کی۔ یہ جملہ محافل www.minhaj.tv پر براہ راست نشر کی گئیں۔

شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام کے خطابات

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 20 ویں سالانہ اجتماعی اعتکاف میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تصوف کی حقیقت پر ”حقائق تصوف اور طرائق معرفت“ اور اصلاح احوال کے درج ذیل موضوعات پر خطابات فرمائے:

☆ تصوف کیا ہے۔۔؟ ☆ سلوک الی اللہ میں احوال، مقامات اور کیفیات ☆ مرید اور ارادت کیا ہے۔۔؟

☆ سلوک الی اللہ میں علم اور احکام شریعت کی اہمیت ☆ خلق عظیم ☆ تصوف اخلاق حسنہ کا نام ہے ☆ حسنِ ادب

☆ الادب مع الرسول ﷺ ۔۔۔۔ ان خطابات میں شیخ الاسلام نے فرمایا:

آج کے دور میں تصوف کے اصل concepts نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ تصوف کا دعویٰ صرف اور صرف پیری مریدی رہ گیا ہے اور حقیقت تصوف کو فراموش کر دیا گیا۔ تصوف اخلاق کا نام ہے اور دین کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہے۔ جس کے اخلاق بہترین وہ تصوف میں بہتر ہے، وہی

کامل صوفی ہے۔ اچھے اخلاق بہتر بنانے کا نام تصوف ہے۔ سلوک کا تعلق اخلاق کی بہتری ہے۔ تصوف مخلوق کے اخلاق کی درستگی ہے۔ بیوی بچوں، والدین، اعزاء واقارب، دوست احباب، پڑوسیوں، دشمنوں، کافروں کے ساتھ بہتر معاملات اور اخلاق سے پیش آنا ہے۔ گویا تصوف تہذیب اخلاق اور تحسین اخلاق ہے۔ یہی اولیاء کرام کی سند معرفت ہے اگر کسی کا اس سند کے قول وفعل میں تضاد ہو تو سمجھ لو وہ جعلساز ہے اس کے حوالے سے آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہے۔

روز مرہ زندگی میں زرخیز زمین پر مختلف پھل، پودے اگائیں تو ساتھ گھاس پھوس، جڑی بوٹیاں، کانٹے اور جھاڑیاں اگ آتی ہیں اسی طرح نفس وقلب کی زرخیز زمین پر اچھے پودے (اخلاق حسنہ) کے ساتھ ساتھ زہریلے پودے (اخلاق رزیلہ) بھی اُگ آتے ہیں تو ان کو اکھاڑنا پڑتا ہے۔ لہذا سلوک وتصوف میں اخلاق کو اسی طرح سنوارا جائے کہ اخلاق رذیلہ کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ صرف وظیفے کرنے، چلّے کاٹنے سے دل کی آنکھ نہیں کھلتی یہ تصور آج، جعلی پیروں اور عاملوں نے قائم کیا ہے۔ تعویز گنڈہ کرنے، قمیضوں کو ناپنا یہ تصوف نہیں بلکہ شعبدہ بازیاں ہیں۔ تصوف تو ہدایت کا راستہ ہے۔ اچھے کام کیلئے تعویز کرنا جائز مگر یہ عمل اصل تصوف اور اصل معرفت نہیں۔

ان گمراہ کن تصورات کی بناء پر مسلک اہلسنت والجماعت بدنام ہوا۔ تصوف کا پہلا دروازہ طریقہ شریعت ہے۔ شریعت، طریقت کا ماحصل ہے اس میں صوم وصلوۃ کی پابندی، زکوۃ کی ادائیگی، حرام وحلام کی تمیز لازمی ہے۔ پیغمبران کرام پر بھی شریعت کی پابندی لازمی تھی۔ جس طریقت کی اساس شریعت پر نہیں، وہ طریقت، ولایت اور تصوف نہیں۔ تابع بن کر اللہ کے کاموں میں لگ جانا شریعت ہے اور اللہ کی رضا کا طلبگار رہنا طریقت کہلاتا ہے۔ جو شخص تصوف کی اس اصل اور شریعت کے اصولوں کو چھوڑ کر نہایت یعنی طریقت تک پہنچنا چاہے، وہ صوفی نہیں ہے بلکہ وہ تصوف کی تعلیمات سے عاری ہے۔

تصوف کی اصطلاحات میں اصل حیثیت اور مقام شیخ کو حاصل ہے۔ "شیخ" ہونا نہ کاروبار اور نہ ہی وراثت ہے بلکہ تصوف میں احسان، ایمان اور ایقان کے تقاضے پورے کرنے والا کوئی بھی شخص یہ مقام ومرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔

مرید اور ارادت کے حوالے سے ہمارے ہاں ایک عجیب سا تصور رائج ہو گیا ہے۔ مرید کا معنی ارادہ کرنے والا، تصوف کی اصطلاح میں مرید اس کو کہتے ہیں، جو اللہ کا ارادہ کرے اور جس کو اللہ چاہتا ہے وہ مراد ہوتا ہے۔ تصوف میں جو شخص دنیا کی ساری غلاظتوں کو نکال کر صرف اللہ کا ارادہ کر لے تو اس کو مرید کہتے ہیں۔ جب بندہ آخرت اور جنت کا دھیان بھی خیال سے نکال دے تو پھر وہ مرید بنتا ہے۔ یہ اس کا حقیقی معنی ہے۔

شیخ کے لیے اجازت نہیں کہ وہ چل کر لوگوں کے پاس جائے اور لوگوں کو مرید بناتا پھرے۔ شیخ وہ ہے جس کے پاس مرید خود چل کر آئیں اور دس میں سے کسی ایک کو مرید بنائے اور باقی نو کو چھوڑ دے۔ انہیں اپنی مجلس میں فیض لینے کا کہے۔ جو زہد نہیں سکھاتا، وہ کون سا شیخ ہے۔ آج ہم نے ٹونے ٹوٹکے کا نام تصوف بنا لیا ہے۔ اس شیخ کی صحبت اور مجلس جائز

ہے، جو عالم ہو، زاہد ہو، ظاہر اور باطن میں کامل ہو۔ کیونکہ یہ شیخ کی ذمہ داری ہے، جب مرید اس کی ارادت میں آ جائے تو اس کو سنتیں بھی سکھائے اور فرائض بھی سکھائے ۔ الا ماشاء اللہ آج کے نام نہاد شیوخ کو تو نماز کی سنتیں، واجبات اور فرائض کا بھی علم نہیں رہا۔ مریدوں کی تلاش میں ملک ملک مارا مارا پھرنا، ایسے کسی تصوف کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے ۔

اللہ رب العزت کا قرب اور اس کا سالک بننے کا راستہ بڑا کٹھن ہے۔ طریقت کی منازل اور تصوف کی راہ کے خصائص حمیدہ علم، تمسک بالشریعہ اور تمسک باللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ سلوک الی اللہ کا سفر مسلسل ہوتا ہے اگر ریاضت ومحنت اور مجاہدہ کے بعد حال نہ بدلے تو سفر نہ ہوگا۔ اس لیے اہل سلوک روزانہ اپنے حال پر غور وخوض کرتے ہیں۔

بدقسمتی سے آج ہم نے تصوف کے نام کو رسوم اور اصطلاحات کا مجموعہ بنا دیا ہے ۔ لوگ بھول گئے کہ تصوف کی روح کیا ہے ۔ روح اور دل کو روحانی لذت سے آشنا کرنا اصل تصوف ہے ۔تصوف میں صوفی وہ ہے جو اخلاق اور رحمت کا منبع ہو۔ جس کا دل نرم ہو، جس کا کلام نرم ہو اور جس کی شخصیت نرم ہو۔

تصوف میں صوفیاء کی تواضع کا عالم یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی مجلس میں کبھی بھی کسی غیر مسلم کو نہیں نکالتے ۔ صوفی پانی کی مانند ہوتا ہے، جو بھی اسے پیے ، وہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے اور ٹھنڈک بھی پہنچاتا ہے ۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ تصوف اللہ کے اعلیٰ اخلاق کا نام ہے۔ جس شخص میں انبیاء علیھم السلام کے اخلاق پائے جائیں، اسے صوفی کہتے ہیں۔ جس شخص کا دل ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو جائے اور وہ اللہ کی مخلوق سے اخلاق حسنہ سے پیش آئے ، صوفی ہے ۔ بندہ کا ہر اچھے خلق میں داخل ہو جانا اور برے خلق سے نکل جانا تصوف ہے ۔

آج ہم ظلم کی اس انتہا پر پہنچ چکے ہیں کہ اہل کو نااہل اور نااہل کو اہل بنا دیا گیا، جس کی وجہ سے ہم پر اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے ۔ اسلام کی قدروں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے ۔ آج حکمرانوں کو دین مصطفیٰ کی بجائے صرف اپنی کرسی کی فکر ہے ۔ اس میں قصوروار وہ لوگ ہیں، جنھوں نے نااہل لوگوں کو اپنا حکمران بنا لیا ہے ۔

تصوف 8اصولوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے درج ذیل 4اصولوں کو اپنانا ضروری ہے:

۱۔صبر ۲۔عفت ۳۔شجاعت ۴۔عدل

جبکہ ان 4چیزوں کو ترک کرنے کا حکم ہے: ۱۔جہالت ۲۔ظلم ۳۔شہوت ۴۔کبر

حسن خلق کے تین درجات ہیں: ۱۔مخلوق کے مقام اور حقوق کو پہچاننا ۲۔اللہ کے ساتھ حسن ادب سے پیش آنا
۳۔لوگوں کی زیادتیوں اور برے سلوک کو فراموش کر دینا

آج کا المیہ ہے کہ قوم نے شر پسند، کرپٹ اور گمراہوں کو عزت کے مناصب پر بٹھا دیا ہے۔ عدل کرنے کی ذمہ داری پر فائز ظالم بن چکے اور دوسروں کے حق کو کھا جانا، ان کی عزت کو کھلونا بنانا ان کا مشغلہ بن چکا ہے۔ افسوس جن کے ذمہ ملک و ملت کی جان، مال اور عزت کی ذمہ داری تھی وہ لٹیرے بن چکے ہیں۔ ملک میں دہشت گردی کا راج ہے۔ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا عمل روز کا معمول بن چکا، خدا کا خوف دلوں سے ہجرت کر گیا۔

تصوف سارا حسن ادب ہے۔ ادب حسن معاملہ کا نام ہے۔ ہر ایک کے ساتھ بندے کا کوئی نہ کوئی تعلق ہوتا ہے۔ بندے کا اللہ سے عبدیت کا تعلق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امتی کا تعلق ہے۔ صحابہ کرام سے ہمارا ایک پیروکار کا تعلق ہے۔ اولیاء کرام، مشائخ عظام سے ہمارا ایک تعلق ہے۔ الغرض خالق سے لے کر مخلوق تک جس سے بھی ہمارا تعلق ہے، اس کو اگر جملہ حقوق کے ساتھ بطریق احسن ادا کیا جائے تو یہ ادب کہلاتا ہے۔ الغرض جو بھی شخص ہو، اس کے دوسرے پر حقوق ہیں، ان حقوق کو بطریق احسن ادا کرنا تصوف میں ادب کہلاتا ہے۔ اب وہ ادب حسین و جمیل ہو جائے تو یہ تعلق تصوف کہلاتا ہے۔

آج کا دور فساد اور فتنہ کا دور ہے۔ آج اپنی خواہشات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع کر دینا ہی اصل دین ہے۔ وہ کیسے عاشق ہیں کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آقا علیہ السلام کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص عملی طور پر میری سنت کے ساتھ وابستگی اختیار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے گا۔

جب میرے دین کی قدر و منزلت کم ہونے لگے، جب میرا دین نظر انداز ہونے لگے تو اس زمانے میں جس نے اپنے علم و عمل سے میری سنت کو زندہ کیا، گویا اس نے مجھے زندہ کیا۔ جس نے مجھے زندہ کیا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ٹھہرے گا۔ جب کسی کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ تعلق قائم ہو جاتا ہے تو پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سب کچھ لٹا دیتے ہیں۔ جب تعلق عشق کا پیدا ہو جاتا ہے تو پھر کوئی شے محبوب سے بالا نہیں لگتی۔

ادب کا سب سے پہلا تقاضا محبت سے شروع ہوتا ہے۔ لوگو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ڈھل جاؤ، اسی میں نجات ہے۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

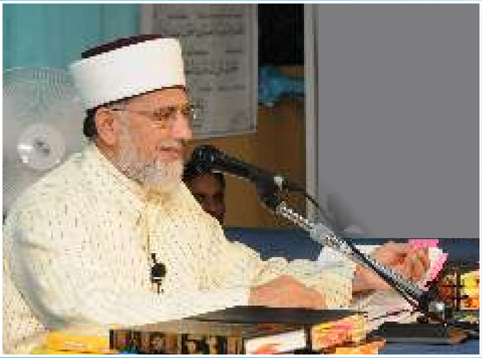

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام

بیداریٔ شعور ورکرز کنونشن

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 9 اپریل 2011ء کو "بیداری شعور ورکرز کنونشن" جامع المنہاج بغداد ٹاؤن (ٹاؤن شپ) میں منعقد ہوا۔ اس کنونشن میں تحریک منہاج القرآن اور اس کے جملہ فورمز کے مرکزی، صوبائی ڈویژنلی تحصیلی، ٹاؤن اور یونین کونسل تک کے عہدیداران و کارکنان نے خصوصی شرکت کی۔

محترم احمد نواز انجم (امیر تحریک منہاج القرآن پنجاب) نے قائدین کی جانب سے تمام کارکنان کو خوش آمدید کہا۔

ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان وہ عظیم کارکن ہیں جو تجدید دین، احیائے اسلام کے مصطفوی مشن کا پیغام عام کررہے ہیں۔ میں کارکنان کی عظمت، ان کے ولولوں اور جذبوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ کارکنان وہ عظیم سپاہی ہیں جو تحریک کے پرچم کو تھام کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن کے کارکن کسی دنیاوی مفاد کے لئے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی رضا کے حصول اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری آج اسلامی تعلیمات کے حقیقی فروغ اور حضور ﷺ کی رضا کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ پوری دنیا میں خدمت دین، محبت، علم اور امن حقیقی معنوں میں جن شخصیات کی کاوشوں سے فروغ پذیر ہے ان میں شیخ الاسلام سرِ فہرست ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے کارکنان کو یقین ہے کہ جو قائد اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا خادم بھی ہے اور مجاہد بھی۔ آج دنیا کے سامنے دہشت گردی کیخلاف صحیح معنوں میں علمی، فکری و عملی جدوجہد اگر کوئی کر رہا ہے اور اسلام کا نام ساری دنیا میں سربلند کر رہا ہے تو وہ شیخ الاسلام ہیں۔ آج ہمیں اس اعزاز اور امتیاز پر فخر ہے۔ آنیوالی صدیاں اس قائد کو سلامی پیش کرتی رہیں گی۔

خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

فروغ علم اور شعور کی بیداری آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ حالات و واقعات کا علم حاصل کرنا آ گہی ہے۔ عرب قوم

علم سے عاری تھی۔ پہلی وحی میں "اِقْرَاْ" کے ذریعے فروغ علم کا پیغام دیا گیا ہے۔۔۔ اور بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ میں بیداریٔ شعور کا پیغام ہے۔ اس لئے کہ وہ قوم بتوں کے سامنے سجدہ ریز تھی، ان کے اندر یہ شعور پیدا کیا کہ اس رب کی عبادت کی جائے اور اس کے نام سے آغاز کیا جس نے انسان کو پیدا کیا۔ معاشرے میں سماجی برائیاں بھی عام تھیں، سماجی برائیوں کے تمام بتوں کو اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ کے ذریعے توڑا اور جس قلم کے وہ خلاف تھے عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کے ذریعے وہی قلم ان کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ کے ذریعے تنگیٔ علم کو ختم کر دیا کہ صرف مذہبی تعلیم ہی نہیں بلکہ ہر اس علم کا حصول ضروری ہے جو انسان نہیں جانتا۔ پس علم کے ذریعے خالق تک پہنچنا شعور ہے۔ پس پہلی وحی بیداریٔ شعور اور فروغ علم کے پیغام پر مشتمل ہے۔

تحریک منہاج القرآن کو جب تک بیداریٔ شعور کی تحریک نہیں بنائیں گے انقلاب نہیں آئے گا۔ غفلت کی نیند چھوڑ دیں اور باہر نکل آئیں۔ یہی راہ انقلاب ہے۔ آپ ابھی راستے میں ہیں اگر راستے پر چلنے والا شور مچائے تو راستہ کٹھن ہو جاتا ہے۔ بے صبری کا ہونا بھی بیداریٔ شعور کے فقدان کے باعث ہے۔ راستے میں ہی منزل کا پوچھنا شروع کر دینا بچوں کی عادت ہے اس لئے کہ انہیں منزل کا پتہ نہیں ہوتا۔ کارکنان کو اس بچگانہ سوچ/ نفسیات سے باہر نکلنا ہوگا اور صبر و استقامت کے ساتھ اپنے سفر کو جاری رکھنا ہوگا۔

آپ ایک انقلابی تحریک ہیں۔ آپ کا نعرہ مصطفوی انقلاب ہے اور آپ کی منزل بھی مصطفوی انقلاب ہے۔ یہ تحریک زندہ ہے مگر بدقسمتی سے جس قوم اور ملک میں یہ برپا ہے وہ قوم خواب غفلت کا شکار ہے، مثل مردہ ہے۔ یہ معاشرہ مردہ

ہے اسی لئے آج کی مسلط صورت حال کو برداشت کر رکھا ہے۔ اگر معاشرہ اور قوم زندہ ہوتی تو مر جاتی مگر اس صورت حال کو قبول نہ کرتی۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ دینی شعائر کمزور ہو رہے ہیں، کرپشن کو زندگی کے حصہ کے طور پر قبول کر لیا گیا ہے۔ ظلم و استحصال، جبر و بربریت ہے، ہر طرف لاقانونیت ہے، بدامنی ہے، دہشت گردی کا دور ہے، یہاں مفادات کی جنگ ہے اور جس میں سیاسی اور مذہبی قیادت بھی مبتلا ہے۔ انتہا پسندی کا ماحول ہے اور اعتدال کی سوسائٹی قائم نہیں رہی۔

ایسے حالات میں سفر کرنا اور منزل مقصود تک پہنچنے کا خواب پوری قوم میں شعور کو بیدار کئے بغیر ممکن نہیں ہوگا۔ انقلابی تحریک کے کارکن کا کام عجلت کا شکار ہونا نہیں۔ کارکن بے صبر نہیں ہوتا، کارکن بنا صحابہ کرامؓ کی سیرت سے سیکھیں۔ شعور کی بیداری کی مہم کی کامیابی کے بغیر منزل کا حصول ناممکن ہے۔ شعور کی بیداری تو دور کی بات ہمیں تو لٹنے، برباد ہونے اور ہلاک ہونے کا احساس بھی نہیں رہا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا　　　کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بطور کارکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان جہتوں میں اپنے آپ کو مضبوط کریں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی، عبادت و عبدیت۔ اللہ کی رضا کے علاوہ کوئی شے درمیاں میں نہ رہے یعنی اخلاص کو للّٰہیت تک پہنچائیں۔

۲۔ محبت و غلامی مصطفیٰ کو حضور ﷺ سے وفا تک پہنچائیں۔ محبت ایسی ہو جو مرتے دم تک وفا کرے۔

۳۔ موجودہ نظام انقلاب کی راہ میں رکاوٹ اور اس قوم کی تباہی کا باعث ہے۔ اس ملک میں کسی قسم کی بھی خیر پر مبنی تبدیلی کے راستے میں حائل دیوار یہ نظام ہی ہے مگر افسوس اس نظام کو بچانے کے لئے سارے متحد و متفق ہیں اور وہ سارے متحد و متفق اس لئے ہیں کہ وہ خود اس خرابیٔ نظام کے ستون ہیں۔ ان کو اس نظام نے اور نظام کو انہوں نے بچا کر رکھا ہے۔ انقلاب کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا جب تک اس فرسودہ نظام کی عمارت کو زمین بوس نہیں کرتے۔ اس کا حصہ بن کر انقلاب نہیں آسکتا اس نظام کو ٹھکرانا اور گرانا ہوگا۔

۴۔ قوم کے اندر غیرت وحمیت کو پیدا کریں اور لوگوں کو انفرادی سوچ کے حصار سے نکالیں اور اجتماعیت کی طرف لے جائیں، اجتماعی سوچ کی طرف لے جائیں۔ موجودہ سیاسی جماعتوں کی نظر چونکہ آئندہ الیکشن تک ہوتی ہے اسلئے انہوں نے بہرصورت معاشرہ میں ہونے والے چھوٹے سے چھوٹے واقعہ پر بھی اپنے آپ کو کیش کروانا ہوتا ہے اور ان ساری کاوشوں کا مقصد اللہ کی رضا، اخلاص اور للّٰہیت نہیں ہوتی بلکہ اپنے ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔

پس جو کام کریں وہ شعور کے ساتھ کریں اور للّٰہیت کے ساتھ ہو۔ کارکنان استقامت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہیں۔ ملک کے موجودہ سیاسی صورتحال اور اس نظام سے کبھی توقع نہ کریں کہ انقلاب کا راستہ اس سے ملے گا۔ یاد رکھیں پاکستان میں موجودہ نظامِ انتخاب سے کبھی انقلاب نہیں آئے گا۔ یہ نظام اور انتخابات جاگیرداروں، سرمایہ داروں، وڈیروں، غنڈہ گردوں، دہشت گردوں اور ساز باز کرنے والوں کا ایک جال ہے۔ جن لوگوں کو رنجیت سنگھ نے جاگیریں دیں اور بڑا بنایا، آج بھی وہی لوگ اور ان کی نسلیں سیاسی میدان میں ہیں۔ انگریزوں نے جنہیں خان بہادر اور نواب بنایا اور وفاداری پر القابات دیئے آج انہی کے بیٹے اور پوتے میدان سیاست میں ہیں۔ گویا ایک تسلسل ہے ان کے علاقوں میں جو مرضی کریں ان کے علاوہ کوئی وہ سیٹ نہیں جیت سکتا۔

یہ جمہوریت اور انتخابات کا نظام ان معاشروں کے لئے فائدہ مند ہے جن کے پیچھے 200 سال کی محنت و کوشش اور سفر ہے۔ جس میں علم کا فروغ ہے، شعور کی بیداری و معاشرتی بیداری ہے۔ ان ممالک کے بچے بھی اپنے پورے سیاسی نظام اور جماعتوں کی مکمل معلومات و ترجیحات کو جانتے ہیں کہ کس پارٹی کا اقتدار میں آنا ملک و قوم کے لئے بہتر

ہے۔ ایک ایک ووٹر ہر جماعت کے منشور اور ہیلتھ پالیسی، امیگریشن، ٹیکسز پالیسی اور محاصل کے حصول کی پالیسی وغیرہ تک کو جانتے ہیں کہ میرے ووٹ کے اثر سے ملک کی ان پالیسیز میں کیا تبدیلیاں آئیں گی۔ اس کو ویسٹرن جمہوریت کہتے ہیں کہ ہر ووٹر کو شعور ہے پھر وہ پارٹیاں 100% کامیاب ہوں یا نہ ہوں ان کی کوششیں انہی خطوط پر چلتی رہتی ہیں۔ ایک فرد پر گھر کے دوسرے افراد کا کوئی اثر و رسوخ نہیں ہوتا۔ ہر کوئی اپنی مرضی سے اپنے ووٹ کا استعمال کرتا ہے۔

اس طرح کا نظام اور انتخابات کا سسٹم ہمارے ہاں نہیں ہے اور اس طرح کا نظام اور انتخابات کا نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ سب جمہوریت اور الیکشنز کے نام پر فراڈ ہے۔ پوری قوم کو دھوکا دینا اور جہالت کے اندھیروں میں دھکیلنا ہے اور بڑوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے ساز باز کرنا ہے۔ یہ نظام چند لوگوں کا نظام ہے یہ 17 کروڑ افراد کا نظام نہیں ہے۔

24 گھنٹے ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے کہ اس نظام کو بچنا چاہئے، میں پوچھتا ہوں کہ یہ نظام ہے کیا۔۔۔؟ اس نظام کی کوئی تعریف تو کرے۔۔۔؟ باری لگی ہوئی ہے۔۔۔ یہ گیا وہ آیا۔۔۔ اور اب تو باریاں بھی نہیں ہیں سارے ہی اکٹھے ہوگئے ہیں اور ایک ہی بار حصہ لے لیتے ہیں۔۔۔ کوئی مرکز میں ہے کوئی پنجاب، کوئی سندھ، کوئی سرحد اور کوئی بلوچستان میں ہے ہر کوئی حصہ لے رہا ہے۔ اپوزیشن کوئی بھی نہیں ہے۔ کسی جماعت کا کوئی منشور ہی نہیں اور نہ ہی اس ملک میں کوئی کسی جماعت کا منشور پوچھتا ہے۔ عوام بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہوچکے ہیں اور یہ محروم افراد روز مرتے روز جیتے ہیں۔ یہ ایک ہی دفعہ باہر نکل کر غاصبوں سے اپنے حقوق کیوں نہیں چھین لیتے اور اس نظام سے چھٹکارا کیوں نہیں پا لیتے۔ پس اس شعور کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے، اس کے بغیر کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔

قوم کو یہ شعور منتقل کرنے کی ضرورت ہے کہ جب تک قوم معیار اور تصور قیادت کو نہیں بدلتی، جھوٹی قیادتوں کے بتوں کو پاش پاش نہیں کرتی اور اچھی قیادت کی آواز کو سن کر لبیک کہتے ہوئے باہر نہیں نکلتی اس وقت تک اس قوم کو انقلاب نصیب نہ ہوگا۔ قوم کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو قوم کو قوم بنائے۔ یہ قوم، قوم ہی نہیں رہی، ہر شخص نفسا نفسی کی زندگی گزار رہا ہے، ہم حیوانی معاشرہ میں چلے گئے ہیں۔ ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو قوم کی سوچ، فکر اور شعور کے دھارے کو تبدیل کرے۔ ان حالات میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہی شعور کی بیداری کی راہ ہے۔ **کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر** میں مضمر حکم شعور کی بیداری کا ہی حکم ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے کارکن پوری دنیا میں امن، سلامتی اور محبت کے رویے پھیلا رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف عملی جہاد یہ ہے کہ اسلام کے پیغام امن کو عام کیا جائے۔ تحریک منہاج القرآن کے کارکنوں کا اسلحہ اخلاص، علم اور محبت ہے۔ دنیا سے نفرت اور انتہا پسندی کے خاتمہ کیلئے اسلام کے آفاقی پیغام محبت کو پھیلانا تحریک کے عہدیداران اور کارکنوں کا مشن ہے۔ اس حوالے سے کارکن اپنی ذمہ داریوں کی بجا آوری کو اپنی پہلی ترجیح بنائیں۔

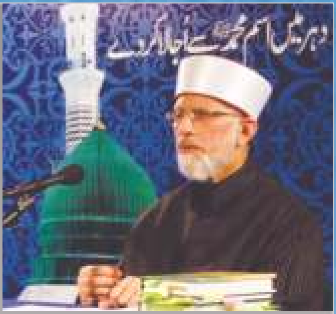

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام
27 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2011ء

تحریک منہاج القرآن اس صدی کی تجدیدی تحریک ہے جو حقیقی معنوں میں عصر حاضر کے تقاضوں اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کی تعلیمات امن و محبت کو پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ خواہ یہ تعلیمات دینی، سیاسی، ثقافتی گوشوں سے تعلق رکھتی ہوں یا ان کا دائرہ کار اخلاقی، تربیتی اور تجدیدی گوشوں پر محیط ہو، تحریک ہر سمت میں مصروف عمل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کائنات کی ہر شے کے لئے باعث رحمت اور باعث مسرت ہے۔ آپ ﷺ کی آمد پر خود رب ذوالمنان اظہار مسرت کا حکم دیتا ہے۔ بطور امتی آپ ﷺ کی آمد پر قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فليفرحوا کے مصداق اظہار انبساط و مسرت کے ساتھ ساتھ اس احسان عظیم پر اظہار تشکر کرنا ہم سب پر لازم ہے۔

تحریک منہاج القرآن کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ گزشتہ 27 سالوں سے جشن آمد مصطفی ﷺ کو معاشرتی ثقافت کا اہم حصہ بنا دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے کے ساتھ ساتھ ولادت کی مقصدیت و اہمیت کے تصور کو بھی اجاگر کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت اور آمد کا مقصد معاشرے میں امن، محبت، رحمت، مساوات، عدل، اخوت، بھائی چارہ، اعتدال پسندی، اتحاد و یگانگت کے رویوں کو معاشرے میں فروغ دینا تھا۔ تحریک منہاج القرآن آج دہشت گردی اور جبر و بربریت کے اس دور میں سیرت نبوی ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے روشنی لیتے ہوئے آمد مصطفی ﷺ کی پر مسرت ساعتوں کو منانے کے ساتھ ساتھ اتحاد و یکجہتی، محبت و رواداری، امن و آشتی اور قوت و برداشت کی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کر رہی ہے۔

امسال بھی حسب روایت ماہ ربیع الاول کے چاند کے طلوع ہوتے ہی تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ، اندرون و بیرون ملک قائم سینٹرز اور تنظیمات کے زیر اہتمام حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں میلاد ریلیاں نکالی گئیں۔ جن میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مرکزی سیکرٹریٹ کو ایک طرف برقی قمقموں اور روشنیوں سے سجایا گیا تو دوسری طرف یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک ہر روز تلاوت کلام پاک، ذکر و نعت اور درود و سلام کے ذریعے عشاقان مصطفی ﷺ کے قلوب و اذہان کو منور کرنے اور ایمان کو جلا بخشنے کے لئے محافل سجائی گئیں۔ آمد مصطفی ﷺ کی خوشی میں مرکزی سیکرٹریٹ پر یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک ضیافت میلاد کا اہتمام الحمدللہ اس سال بھی جاری و ساری رہا۔

عالمی میلاد کانفرنس: سٹیج پر رونق افروز مہمانانِ گرامی

امیر تحریک، ناظم اعلیٰ، سینئر نائب ناظم اعلیٰ، نائب ناظمین اعلیٰ، جملہ ناظمین، مرکزی قائدین، سربراہان شعبہ جات، سٹاف ممبران، اساتذہ شریعہ کالج، طلبہ و طالبات، علماء کرام، مشائخ عظام، وکلاء اور ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات بھی ان محافل میں شریک ہوئیں۔ ان محافل ضیافت میلاد میں تحریک منہاج القرآن کی مختلف نظامتوں نظامت دعوت، نظامت تربیت، منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ اور پاکستان عوامی تحریک نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

ان تمام محافل کا عروج و کمال اپنے اندر فیوض و برکات سموئے ہوئے 11 ربیع الاول کی درمیانی شب مینار پاکستان کی عالمی محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر جلوہ گر ہوا۔

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تحریک منہاج القرآن کی 27 ویں سالانہ اور عالم اسلام کی سب سے بڑی عالمی میلاد کانفرنس 11 اور 12 ربیع الاول کی درمیانی شب (بمطابق 15 فروری 2011ء) مینار پاکستان لاہور اور رامفورڈ لندن میں مشترکہ طور پر منعقد ہوئی، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے لندن سے براہ راست خصوصی خطاب کیا۔ یہ کانفرنس تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے صدر محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری کی زیرنگرانی منعقد ہوئی۔ جس میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے خصوصی شرکت کی۔

سابق امیر جماعت اسلامی محترم قاضی حسین احمد، محترم پیر سید خلیل الرحمان چشتی (آستانہ عالیہ چشتیہ آباد، کامونکی)، محترم علامہ شہزاد احمد مجددی (سربراہ دار الاخلاص، لاہور)، محترم حضرت علامہ سید علی غضنفر کراروی (سیکرٹری جنرل تحریک علماء پاکستان)، محترم پیر سید جمیل الرحمٰن چشتی (آستانہ عالیہ چشتیہ آباد، کامونکی)، صدر علماء کونسل پنجاب محترم علامہ امداد اللہ خان، محترم امیر العظیم (امیر جماعت اسلامی لاہور) جبکہ لندن میں امیر تحریک منہاج القرآن برطانیہ محترم ظہور احمد نیازی، محترم حاجی محمد اسلم، محترم علامہ صادق قریشی، محترم محمد اشتیاق قادری، محترم ڈاکٹر زاہد اقبال، عیسائی راہنماء محترم مطلوب بارنباس، فادر ڈینس للّی، اہل تشیع راہنما ڈاکٹر محمد نقوی، محترم امام عاصم، محترم مولانا عبدالقادر، بنگلہ دیش سے محترم مفتی مجاہدالدین سمیت سینکڑوں سیاسی، سماجی اور مذہبی راہنما معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

تحریک منہاج القرآن کے قائدین میں مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن محترم صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی،

ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، نائب امیر تحریک محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، سینئر نائب ناظم اعلیٰ محترم شیخ زاہد فیاض، نائب ناظمین اعلیٰ، تحریک منہاج القرآن کی جملہ نظامتوں، فورمز اور شعبہ جات کے عہدیداران، مرکزی قائدین و سٹاف ممبران، صوبائی، ضلعی، تحصیلی اور یونین کونسل سطح تک کے عہدیداران نے شرکت کی۔

تحریک منہاج القرآن کے ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے عالمی میلاد کانفرنس میں استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحریک منہاج القرآن دنیا کے پانچ براعظموں میں اسلام کا پیغام امن و محبت عام کر رہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دہشت گردی کے خلاف تاریخی فتویٰ دے کر امت مسلمہ کے اسکالرز پر واجب قرض ادا کر دیا ہے۔ اس سے رہنمائی لے کر دہشت گردی کو جڑ سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن فکری و نظریاتی تحریک ہے، جو اسلام کی حقیقی روح کے مطابق تجدید دین کا فریضہ انجام دے رہی ہے اور پوری دنیا میں اس کے پیغام کو قبولیت مل رہی ہے۔ پاکستانی معاشرہ مذہبی اور سیکولر انتہا پسندی کے جہنم میں جل رہا ہے۔ حضور ﷺ کی محبت کے پیغام کو عام کرنے سے ہی یہ انتہا پسندی ختم ہو سکتی ہے اور اس کیلئے تحریک منہاج القرآن مؤثر انداز میں کام کر رہی ہے۔

عالمی میلاد کانفرنس سے محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری، محترم قاضی حسین احمد، محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی،
محترم صاحبزادہ ظہیر احمد نقشبندی اور محترم علامہ غلام مرتضیٰ علوی خطاب کر رہے ہیں۔

عالمی میلاد کانفرنس سے سابق امیر جماعت اسلامی محترم قاضی حسین احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں تحریک منہاج القرآن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ ہر سال اتنے بڑے پیمانے پر مینار پاکستان پر ایک عظیم الشان میلاد کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ارشادات عالیہ بھی سب لوگ سنتے ہیں، انہوں نے جو علمی کام کیا ہے اس علمی کام سے ہم سب آگاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں، ان کے قلم میں اور ان کی گفتگو میں مزید برکت عطا فرمائے۔ مسلمان کے دل میں مصطفی ﷺ کا مقام ہے ہماری آبرو ان کے نام نامی سے ہے۔ وہ رحمۃ للعالمین بن کر آئے اور اپنی رحمۃ للعالمینی کے وصف سے ہر شعبہ زندگی کو منور فرمایا۔ رحمت للعالمینی کے فیض کو پوری دنیا میں بانٹنے اور ساری انسانیت کو اس رحمت کے حصول کے لئے اکٹھا کرنے پر منتظمین اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے پیغام کو عام کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے صدر محترم صاحبزادہ حسن محی الدین قادری نے النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم کی آیت مبارکہ کو گفتگو کا عنوان بناتے ہوئے کہا کہ محبت اور ادب ایمان کی متاع ہے۔ آج داخلی اور خارجی قیام امن کیلئے محنت کی ضرورت ہے۔ من کی دنیا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سیراب کرنا ہوگا۔ نفسانی

خواہشات کو ختم کر کے باطن میں تقویٰ، طہارت، توحید الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کر لیا جائے تو امت کا ہر فرد معاشرے میں امن و سلامتی بکھیرنے والا بن جائے گا۔ مخلوق، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانے کا حق ادا نہیں کر سکتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد خود اللہ تعالیٰ نے منایا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی تمام خوشیوں سے بڑھ کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانی چاہئے۔

خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مینار پاکستان پر ہونے والی عالم اسلام کی سب سے بڑی عالمی میلاد کانفرنس میں شریک لاکھوں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ م بِهٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ. (البلد: ۱۔۳)

”میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئی“۔

(برطانیہ) شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ویڈیو کانفرنس کے ذریعے مینار پاکستان پر ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت فرماتے ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و تعظیم مسلمان کا ایمان ہے اور ان کی ذات سے والہانہ محبت کے اظہار کیلئے ربیع الاول کا مہینہ پوری امت مسلمہ کیلئے انتہائی اہمیت اور برکت کا حامل ہے۔ مینار پاکستان کا وسیع گراؤنڈ 27 سال سے مسلمانوں کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت کا گواہ بنتا آ رہا ہے۔ امت مسلمہ اگر مصائب و مشکلات کے بھنور سے نکلنا چاہتی ہے تو اپنی نسبت و محبت کا مرکز و محور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو بنا لے کیونکہ ایمان کی آخری منزل مدینہ میں ہے۔ ایمان نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔ جس جانب توجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی، ایمان کا رخ بھی ادھر ہی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے دوری انتہا پسندی، دہشت گردی، فساد اور نفرت کو ہوا دینے کا سبب ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلام کے نام پر دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے والے جان لیں کہ بے گناہوں کا خون کرنے والے دین اسلام کی اصل تعلیمات کے نہ صرف باغی ہیں بلکہ فسادی ہیں، جو عالمی امن کی تباہی کے ذمہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کی بدنامی کا سبب بھی بن رہے ہیں۔

امت مسلمہ کے لیے مرکز عبادت مکہ ہے، جبکہ مرکز محبت مدینہ ہے۔ اور یاد کرو اس زمانے کو جب اسلام سکڑ کر

مدینہ تک رہ جائے گا، معلوم ہوا اگر اسلام کی جائے پناہ مدینہ ہے تو ہمارے ایمانوں کی حفاظت کا مقام مدینہ اور مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کیونکر نہیں ہوسکتی۔ فساد پھیلانے والا اسلحہ پھینک کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و الفت کا اسلحہ اٹھالیں اور دنیا میں امن و محبت کا پیغام عام کر کے دنیا کو فساد سے نکال کر پیغام میلاد کو عام کریں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو مبارکباد دی، جو اس زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام امن و محبت عام کریں، جب دنیا و عالم انسانیت میں فساد عام ہو جائے اور انتہا پسندی اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہو۔ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر آج تک اللہ رب العزت اور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اکٹھا ہو رہا ہے، لیکن اب مخصوص سوچ کے تحت ان دونوں اذکار کو الگ الگ کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔

شب میلاد کا درجہ شب قدر سے افضل ہے کیونکہ شب قدر کو جاگنا اور عبادت کرنا ہماری اپنی ذات کے لئے ہے، مغفرت کے لئے ہے، جبکہ شب میلاد منانا اور عبادت کرنا محبوب خدا کے لئے ہے اور ان کی محبت میں ہے اور یہ محبت کا دستور ہے کہ محبّ ہمیشہ محبوب کی رضا میں خوش اور راضی ہوتا ہے۔ لیلۃ القدر امت مسلمہ کے لیے نفع کا سبب ہے جبکہ لیلۃ المیلاد پوری کائنات کے لیے نفع کا سبب ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی کاوشوں اور ARY News کے ذریعے عالمی میلاد کانفرنس پوری دنیا میں براہ راست دیکھی گئی۔ کانفرنس کی کارروائی جیو نیوز، دنیا نیوز، ایکسپریس نیوز، سٹی 42 اور دیگر ٹی وی چینلز نے براہ راست نشر کی۔

عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر قراء اور ثناء خوانان مصطفیٰ ﷺ اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں

اقوام متحدہ میں منہاج القرآن کے لیے ''خصوصی مشاورتی درجہ'' کا اعزاز

الحمدللہ تعالیٰ! تحریک منہاج القرآن عالمی سطح پر قیام امن، بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے کماحقہ فروغ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زیر سرپرستی مصروف عمل ہے۔

منہاج القرآن کی ان کاوشوں کو عالمی سطح پر نہ صرف بے حد پذیرائی حاصل ہو رہی ہے بلکہ متعدد بین الاقوامی تنظیمات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ان عالمی ہمہ جہتی خدمات کی معترف ہیں۔

شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی ان خدمات کے اعتراف پر اقوام متحدہ کی اکنامک اینڈ سوشل کونسل (ECOSOC) نے منہاج القرآن کو Special Consultative Status (خصوصی مشاورتی درجہ) دیا۔

اقوام متحدہ کی طرف سے اس خصوصی مشاورتی درجہ (Special Consultative Status) کے ملنے کے بعد تحریک منہاج القرآن اقوام متحدہ کی عالمی کانفرنسز اور اجلاس میں نہ صرف شرکت کر سکتی ہے بلکہ مختلف عالمی مسائل پر تحریری رپورٹس اور فورمز پر عملی شرکت کے ذریعے اپنی تجاویز اور مشورے بھی دے سکتی ہے۔ نیز اس خصوصی درجہ کے حصول کے بعد تحریک، اقوام متحدہ کے دفاتر میں سیمینار و کانفرنسز کا انعقاد بھی کر سکے گی۔

منہاج القرآن کو ملنے والے اس اعزاز پر نامور عالمی شخصیات نے مبارکباد دیتے ہوئے اسے ECOSOC میں ایک اہم اور بروقت خوش آئند اضافہ قرار دیا۔

اللہ رب العزت ہمیں منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اسلام کی تعلیماتِ امن کے فروغ کے لئے مزید کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کی سالانہ رپورٹ میں شیخ الاسلام کی کاوشوں کا اعتراف

دہشت گردی کی نفی، اسلامی تعلیمات کی غلط تعبیر کی مذمت اور عالمی سطح پر قیامِ امن کے اسلام کے کردار کو اجاگر کرنے کے سبب دنیا بھر کے اہل فکر و نظر نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے کردار کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے، جس کی ایک مثال برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کی سالانہ رپورٹ کے درج ذیل اقتباسات اور اقوام متحدہ کی طرف سے ان کی کاوشوں کی تحسین ہے:

Immediately, after the incidents of 11 September, religious figures within Pakistan condemned such acts and expressed regret over the loss of life. The most vocal of these was the Chairman of Pakistan Awami Tehreek, Dr. Tahir-ul-Qadri who is also a recognized religious authority within the Muslim world.

Dr. Qadri claimed that any terrorist act is against the basic precepts of Islam, and that it does not allow aggression, oppression and barbarism in any event. He set out the reasons for such acts (1) because of the unsettled disputes within the Muslim world, (2) and that there is a faction in the Islamic world whose interpretations of Islam are extremist in nature. Their handling of political, social and cultural matters reflect the extremist trend in their thinking. He stated that this "extremist class" believes that Islam is inconsistent with democracy and any association with democracy is forbidden.

Criticizing the extremist elements he stated that such groups present a horrifying picture of Islam in the Western world and provoke the religious sentiments of the people for their personal gains. *(House of Commons Defence Committee Sixth Report of Session 2002-03, Vol-II: pp. Ev 41-Ev142)*

’’11 ستمبر کے سانحے کے فوراً بعد پاکستان کے اندر مذہبی حلقوں نے دہشت گردانہ کارروائیوں کی مذمت کی اور جانی نقصان پر اظہار افسوس کیا۔ ان میں سب سے توانا آواز پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تھی جو دنیائے اسلام میں مذہبی حوالے سے ایک جانی پہچانی شخصیت بھی ہیں۔

ڈاکٹر قادری نے اپنا موقف پیش کیا کہ دہشت گردی اسلامی تصورات کے خلاف ہے اور اسلام میں کسی حوالے سے جارحیت، شدت پسندی اور ظلم و بربریت کی کوئی گنجائش نہیں اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے دہشت گردانہ واقعات کے یہ اسباب بیان کئے: (۱) عالم اسلام میں تصفیہ طلب تنازعات کا حل نہ ہونا۔

(۲) اسلامی دنیا میں ایسے عناصر ہیں جن کی اسلامی تشریحات و تعبیرات انتہا پسندانہ نوعیت کی ہیں، سیاسی، معاشرتی اور ثقافتی معاملات میں ان کے رویے اور سوچ میں انتہا پسندی پائی جاتی ہے۔ ان کے بقول یہ انتہا پسندانہ جماعت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اسلام اور جمہوریت میں کوئی اشتراک نہیں اور جمہوریت سے کسی قسم کا رابطہ استوار کرنا غیر اسلامی اور حرام ہے۔

انتہا پسند عناصر کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ لوگ مغربی دنیا میں اسلام کی ہیبت ناک تصویر پیش کرتے اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے لوگوں کے مذہبی جذبات بھڑکاتے ہیں۔

(ہاؤس آف کامنز ڈیفنس کمیٹی چھٹی رپورٹ سیشن 2002-03 جلد دوم: ۴۱-۴۲)

WORLD RELIGIONS (امریکن سلیبس) میں
جہاد کی تعریف اور مقاصد کے ذیل میں شیخ الاسلام کے فتویٰ کا ذکر

تحریک منہاج القرآن کو عالمی سطح پر حاصل ہونے والی پذیرائی حقیقت میں اسلام کی تعلیمات امن، محبت اور رواداری کی عکاس ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے خطابات اور کتب کے ذریعے اسلام کی جملہ تعلیمات کو نہ صرف اقوامِ عالم تک پہنچایا بلکہ ان روشن تعلیمات پر کئے جانے والے اعتراضات و اشکالات کا ازالہ بھی فرمایا۔ اسلامی تعلیمات میں سے ''جہاد'' کے تصور کو نام نہاد مسلمان گروہوں نے اپنی نادانی، کم علمی اور جہالت کی بناء پر اپنے ذاتی مفادات کے لیے استعمال کیا اور خودساختہ اور من مانی تاویلات کیں۔

اندریں حالات شیخ الاسلام کے ''دہشت گردی کے خلاف مبسوط تاریخی فتویٰ'' اور امریکہ و یورپ میں ''جہاد'' کے موضوع پر تاریخی خطابات نے اقوام عالم کو ''جہاد'' کے اصل اور حقیقی اسلامی مفہوم سے آشنا کیا۔ حال ہی میں تعلیماتِ اسلام میں جہاد کے حقیقی مفہوم کی وضاحت کے لئے امریکن سکولز و کالجز کے سلیبس میں شامل کتاب WORLD RELIGIONS میں شیخ الاسلام کے نام کے ساتھ نہ صرف آپ کے بیان کردہ جہاد کے حقیقی مفہوم کو بیان کیا گیا بلکہ اس بارے مزید جاننے کے لئے دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام کے فتویٰ کا ذکر بھی کیا۔

Jihad, or "struggle," is often called the sixth pillar of Islam. Various Islamic traditions interpret jihad differently: an inner effort to seek faith and submission to God, the overall attempt to expand Islam throughout the world, or physical defense of Islam when it is under attack.

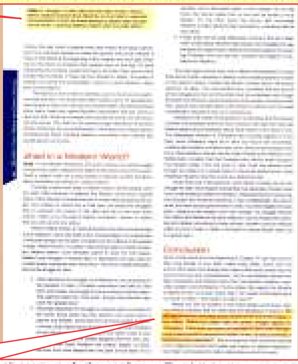

has political overtones that we rarely hear from Buddhism or Daoism. You can read about the competing visions of Islam at the end of this chapter. In one fatwa, Osama bin Laden calls for armed struggle against the "Crusaders;" in the other, the Islamic scholar Tahir-ul-Qadri writes that Islam must forsake terrorism because the "Muslim Umma, as well as humanity, is heading towards catastrophe." This is an argument that cannot be resolved

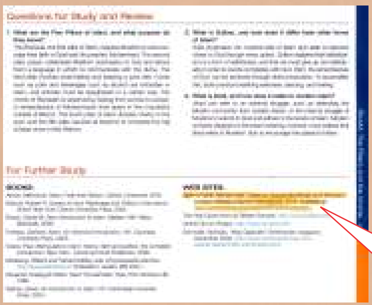

WEB SITES:

Tahir-ul-Qadri, Muhammad. Fatwa on Suicide Bombings and Terrorism. London: Minhaj-ul-Qur'an International, 2010. Available at http://www.minhaj.org/images-db2/fatwa-eng.pdf.

عالمی میلاد کانفرنس کی بلادِ عرب میں پذیرائی

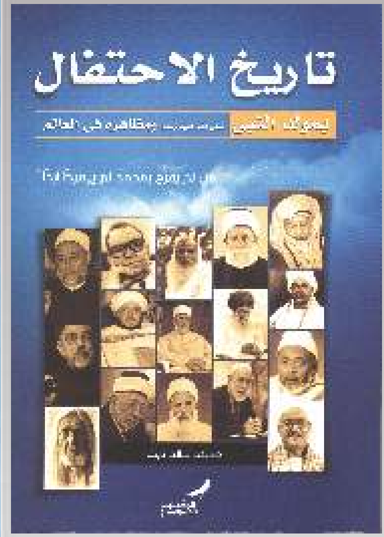

الحمدللہ تعالیٰ تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس کو دنیا کی عظیم محافل میلاد میں سے ایک بڑی میلاد کانفرنس ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن کی اولین پہچان عشقِ رسالت مآب ﷺ ہے اور ادب و عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے خمیر سے ہی اس تحریک کی عمارت استوار ہے۔ شیخ الاسلام نے جہاں آمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشیوں کو معاشرتی ثقافت بنانے میں اہم کردار ادا کیا وہاں حضور ﷺ کی ولادت کی مقصدیت و اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

شیخ الاسلام آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی پر مسرت ساعتوں کو منانے کے ساتھ ساتھ اتحاد و یکجہتی اور محبت و رواداری، کی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کررہے ہیں۔ گذشتہ 28 سالوں سے ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس کو نہ صرف دنیا بھر میں شہرتِ عامہ حاصل ہے بلکہ منہاج القرآن کی پہچان بھی یہی میلاد کانفرنس ہے۔ اس عالمی میلاد کانفرنس کو دنیا بھر میں میلاد النبی ﷺ پر علمی و تحقیقی کام کرنے والے سکالرز، محققین نہ صرف بطور حوالہ پیش کرتے ہیں بلکہ اس کے اثرات اور خوبصورت مناظر کو اپنی کتب کے ٹائٹلز کی زینت بھی بناتے ہیں۔

اسی قسم کا ایک اظہار مصر کے ایک معروف رائٹر محمد خالد ثابت کی کتاب

”تاریخ الاحتفال

بمولدالنبی ﷺ ومظاھرہ فی العالم“

سے عیاں ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ کو تاریخی تناظر میں پیش کرتے ہوئے منہاج القرآن کے زیر اہتمام عالمی میلاد کانفرنس کو دنیا بھر میں ہونے والے عظیم اجتماعات میں سے سب سے بڑا اجتماع قرار دیا۔

نیز اسی ذیل میں اکابر اسلاف کے جھرمٹ میں شیخ الاسلام کی تصویر کو ٹائٹل میں بھی نمایاں مقام دیا۔ اس کتاب کے بیک ٹائٹل پر مینار پاکستان پر ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس کے خوبصورت مناظر کا شائع کرنا اس عالمی میلاد کانفرنس کے عالمی سطح پر ہونے والے اثرات کا ایک بین ثبوت ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے لیے امن ایوارڈز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تعلیم کے فروغ، فلاح عامہ، بین المذاہب رواداری، امن، تحمل، برداشت و بردباری اور اسلام کے پیغام امن کے لیے عالمی خدمات میں یونیورسل پیس اینڈ ہارمنی فورم نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو امن ایوارڈ دیا ہے۔ اس ایوارڈ کو تحریک منہاج القرآن کے مرکزی قائدین محترم جی ایم ملک، پاکستان عوامی تحریک کے سیکرٹری جنرل انوار اختر ایڈووکیٹ اور ڈپٹی سیکرٹری سہیل احمد رضا نے وصول کیا۔ ایوارڈ دینے کی تقریب میں گلوبل مشن اوبیرٹیس امریکہ کے بانی وصدر ریورنڈ لیف ہیتھ لینڈ، انسانی حقوق اور اقلیتوں کے صوبائی وزیر کامران مائیکل، یونیورسل پیس اینڈ ہارمنی فورم کے چیئرمین ڈاکٹر مرقس فدا، جماعت اہلحدیث کے امیر حافظ علامہ زبیر احمد ظہیر، سردار شام سنگھ اور مختلف طبقہ ہائے فکر اور مذاہب کے دیگر قائدین نے خصوصی شرکت کی۔

مہمانان گرامی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ہمیشہ اسلام کا پیغام امن کے ساتھ پھیلایا ہے۔ انہوں نے پاکستان اور بیرون ملک تحمل، برداشت اور رواداری کے کلچر کی تعلیم دی ہے اور ہمیشہ دہشت گردی اور انتہا پسندی پر مبنی رویوں اور اعمال کی مذمت کی ہے۔

☆ بشپ ڈاکٹر اینڈریو فرانسس نے بانی وسرپرست اعلیٰ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی امن عالم کے لیے کی جانے والی عالمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے اوران خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امن ایوارڈ دیا جسے شیخ الاسلام کے پرسنل سیکرٹری محترم جی ایم ملک نے وصول کیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر اینڈریو فرانسس نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عالمی امن، تعلیم، ویلفیئر اور بین المذاہب رواداری کے لئے کی جانے والی خدمات قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں تمام مذاہب میں امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دیا ہے اور خاص طور پر اسلام اور عیسائیت میں ڈائیلاگ کی فضا کو بھی فروغ دیا ہے جس کی آج دنیا بھر میں ضرورت ہے۔

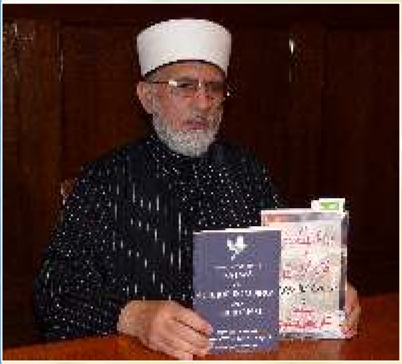

شیخ الاسلام کا تاریخی فتویٰ

انٹرنیشنل میڈیا و دانشوروں کے تاثرات

۞ ہارورڈ یونی ورسٹی کے معروف پروفیسر ڈاکٹر حسن عباس لکھتے ہیں:

Qadri has been very bold in saying that these terrorists are awaited in hell.

”(ڈاکٹر) قادری نے یہ کہنے میں انتہائی بے باکی کا مظاہرہ کیا ہے کہ عصر حاضر کے دہشت گرد جہنمی ہیں۔“

۞ معروف ہفت روزہ Time میں Carla Power کا کہنا ہے: Qadri's fatwa may well be the most detailed anti-terror fatwa ever written. . . His fatwa: Terrorism is at all times, in all conditions, against Islam. The murders terrorists commit will send them, not to paradise, as often claimed, but to hell.

”(ڈاکٹر) قادری کا فتویٰ دہشت گردی کے خلاف لکھا جانے والا مفصل ترین فتویٰ ہے۔ آپ کا فتویٰ ہے کہ دہشت گردی - چاہے کہیں بھی ہو، کیسی بھی ہو - خلافِ اِسلام ہے۔ اکثر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ عامۃ الناس کا خون بہانے والے یہ دہشت گرد جنت میں جائیں گے جب کہ (حقیقت اس کے برعکس ہے اور) یہ (اِنسانیت کُش عناصر) جہنم میں جائیں گے۔“

۞ کینیڈا کا معروف اخبار The Globe and Mail لکھتا ہے:

It is a direct and powerful argument aimed at the young and at all those whose silence or equivocal statements have been understood by the young as tacit approval.

”اس براہِ راست اور ٹھوس دلیل کے مخاطب وہ نوجوان اور ایسے تمام لوگ ہیں جن کی خاموشی یا مبہم و غیر یقینی بیانات کو دیگر نوجوانوں نے غیر اعلانیہ رضامندی تصور کر لیا تھا۔“

۞ امریکہ کی معروف University of Delaware کے پروفیسر مقتدر خان لکھتے ہیں:

Dr. Qadri's fatwa is essentially an encyclopedic compilation of the fiqh of the use of force. It basically accumulates all the various jurisprudential positions advanced by Muslim scholars and jurists of different schools. . . . The extremists and their sympathetic scholars, I am confident, will not be able to produce a document that could trump Dr. Qadri's fatwa.

”ڈاکٹر قادری کا فتویٰ طاقت کے اِستعمال کے فلسفے پر ایک ہمہ جہتی نوعیت کا قاموسی مجموعہ ہے۔ بنیادی طور پر اسے مختلف فقہی مذاہب کے ائمہ و فقہاء کی فقہی آراء سے مزین کیا گیا ہے۔ ...... مجھے یقین ہے کہ انتہاء پسند اور ان کے ہم نوا علماء ڈاکٹر قادری کے فتویٰ کے ردّ میں اتنی جامع دستاویز تیار نہیں کر سکیں گے۔“

۞ جرمنی کی Freie University کے پروفیسر منان احمد لکھتے ہیں:

This is a landmark theological study—a careful and systematic treatment of a thousand years of legal tradition dealing with armed resistance against the state.

”یہ فتویٰ دینی علوم کی نمایاں دستاویز ہے جسے ریاست کے خلاف مسلح جد و جہد کی ہزاروں سالہ پرانی روایت

کے بارے میں انتہائی احتیاط سے منظّم انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔''

✿ CNN کے فرید زکریا کا کہنا ہے:

While past [fatwas] may have hemmed and hawed about where the Koran condoned terror or particular kinds of violence, this one is definitive. It says there is no theological justification for terror in Islam.

''ماضی میں اس نوعیت کے جاری ہونے والے فتاویٰ جات دراصل اِس حقیقت کے بیان سے اِغماض برتتے نظر آتے ہیں کہ قرآن نے کہاں دہشت گردی یا تشدد کی کسی نوع کی حمایت ہے۔ جب کہ یہ فتویٰ صریح اور قطعی ہے جو ہمیں بتلاتا ہے کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی دینی تاویل نہیں کی جاسکتی۔''

✿ قارئین کرام! شرق تا غرب ہر اخبار، جریدے اور ٹی۔ وی چینل نے فتویٰ پر تبصرہ جات شائع/نشر کیے ہیں۔ الشرق الأوسط عربی زبان میں نکلنے والا معروف روزنامہ ہے جو پورے مشرق وسطٰی اور یورپ میں یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے ایک خصوصی اشاعت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فتویٰ کی مکمل تفصیلات شائع کیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ شیخ الاسلام مدظلہ کا ایک مفصل انٹرویو بھی شائع کیا ہے۔ اس مؤقر روزنامے نے مرجع الكبير (Great Authority) کے ٹائٹل سے شیخ الاسلام مدظلہ کا تعارف کروایا اور فتویٰ کو عظیم خدمت اِسلام قرار دیا ہے۔

✿ معروف مستشرق، بین الاقوامی سطح پر اسلام پر لکھی جانے والی متعدد کتب کے مصنف اور واشنگٹن کی جارج ٹاؤن یونی ورسٹی کے Prof John L. Esposito نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فتویٰ کا مفصل Foreword لکھا ہے جو فتویٰ کے انگریزی ترجمے کے آغاز میں شامل کیا گیا ہے۔ اس پیش لفظ میں Prof John L. Esposito لکھتے ہیں:

Qadri's fatwa is an exhaustive, systematic theological and legal study of the Islamic tradition's teachings on the use of force and armed resistance to support an absolute condemnation of any form of terrorism for any cause.

''ڈاکٹر قادری کا فتویٰ کسی بھی مقصد کے لیے ہر طرح کی دہشت گردی کے کامل ردّ و اِبطال اور ہر سطح پر طاقت کے مسلح اِستعمال کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا مفصل اور منظّم علمی و دینی اور قانونی مطالعہ ہے۔''

✿ رائل ایئر فورس کالج (Cranwell) کے ڈین اور کنگز کالج لندن میں ایئر پاور اسٹڈیز کے سربراہ Dr Joel S. Hayward نے شیخ الاسلام مدظلہ کے فتویٰ کا تفصیلی تعارف لکھا ہے جو کہ فتویٰ کے انگریزی ترجمے میں شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جول لکھتے ہیں:

The power of Dr Tahir-ul-Qadri's argument stems from its completeness and comprehensiveness as well as from the fact that, for the first time in a fatwa, an internationally renowned scholar has left no stone unturned in his determinaion to demonstrate that there can be no possible justification for deliberate violence in the name of Islam outside of the context of organised warfare. . . . Dr Tahir-ul-Qadri categorically demonstrates with dependable scholarship that regardless of any claimed motives, however righteous they may seem, evil acts will remain evil. Indeed, the Shaykh demonstrates that suicide bombings and other forms of terrorism are so unjust and wicked that they place the perpetrators outside of Islam.

''ڈاکٹر طاہر القادری کے دلائل جامعیت اور ہمہ گیریت کا مرکب ہونے کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں کہ پہلی بار کسی فتویٰ میں ایسا ہوا ہے کہ بین الاقوامی سطح کی معروف کسی شخصیت نے اپنے موقف کے اِظہار میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ آپ نے واضح کر دیا ہے کہ (ریاستی سطح پر ہونے والی) منظّم جنگ کے بغیر اسلام کے نام پر کسی بھی طرح کے عمدی تشدد کی قطعی گنجائش نہیں ہے۔...... ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی فاضلانہ و عالمانہ بصیرت کے ذریعے حتمیت و قطعیت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ بدی ہر لحاظ میں بدی ہی رہتی ہے چاہے اسے حسن نیت کے کئی دبیز پردوں میں لپیٹ لیا جائے اور بظاہر وہ کتنی ہی بھلی لگے۔ درحقیقت شیخ (الاسلام) نے ثابت کیا ہے کہ خودکش دھماکے اور دہشت گردی کی دیگر صورتیں انتہائی قبیح و شنیع حد تک غیر منصفانہ و فاسد ہیں جنہیں کسی طور دائرہ اِسلام میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔''

۞ آخر میں ڈاکٹر جول اپنی گفتگو کا نچوڑ یوں بیان کرتے ہیں:

As a strategic thinker who studies and teaches on war, ethicsand justice, I have worried for a decade about the unnecessarymisunderstandings that seem to divide the world's communitiesand I have felt gnawing frustration that so few actions have easedtensions or reduced suspicions and hatreds. I genuinely believe that Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's marvellous fatwa should be read by everyone. It is the most important single work yet to appear that has any chance of explaining to the Islamic community what most Muslims intuitively believe but sometime scannot adequately convey: the precise reasons why terrorism can never be condoned and must always be condemned. Dr Tahir-ul-Qadri's fatwa is also the most likely of all publications in recent years to convince any non-Muslim readers or observers that Islamadvocates peace, love and harmony and decries all unjust violence.

''میں جنگی حکمت عملی، اخلاقیات اور اِنصاف کے طالب علم و اُستاد کے طور پر ایک تزویر کار (strategist) کی حیثیت سے دنیاوی قوموں کو منقسم کرنے والے اِشکالات و اِبہامات کے بارے میں ایک عشرے سے متفکر رہتا تھا۔ مجھے یہ فکر گھن کی طرح کھائے جا رہی تھی کہ اس نفرت و تعصب کو ہوا دینے والے اس تناؤ کو کم کرنے کے لیے بہت کم اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے عظیم الشان فتویٰ کا ہر کس و ناکس کو مطالعہ کرنا چاہیے۔۔۔ ڈاکٹر طاہر القادری کا فتویٰ حالیہ سالوں میں شائع ہونے والی بہترین کاوِش ہے جس کے ذریعے غیر مسلم قارئین اور تجزیہ کاروں کو اس بات پر قائل کیا جاسکے گا کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا دین ہے اور ہر طرح کے غیر منصفانہ تشدد کا قلع قمع کرتا ہے۔''

قارئین کرام! شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مبسوط تاریخی فتویٰ پر تاثرات کا اظہار دنیا کے ہر ملک اور ہر زبان میں کیا گیا ہے۔ شرق تا غرب عرب وعجم کے ہر ٹی۔ وی چینل اور اخبار نے اس فتویٰ کو ڈسکس کیا ہے۔ صرف ان چینلز اور اخبارات و جرائد کے نام درج کرنے کے لیے درجنوں صفحات درکار ہوں گے۔ تحریک منہاج القرآن کی مرکزی ویب سائٹ (www.minhaj.org) پر اس کی تمام تفصیلات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ صرف اتنا جان لینا کافی ہوگا کہ ایسے ۳،۲۰۰ ویب لنکس اِس ویب سائٹ پر فراہم کیے گئے ہیں جہاں یہ فتویٰ انگریزی زبان میں ڈسکس کیا گیا ہے۔ جب کہ دنیا کی دیگر تمام زبانوں میں نشر ہونے والی کوریج کی تفصیلات الگ ہیں۔

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاهر القادری
شیخ الأزهر الإمام الأکبر أحمد محمّد الطیب

جامعۃ الازہر کی جانب سے شیخ الاسلام کے فتویٰ کی توثیق

✿ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فتویٰ انگریزی کے بعد عربی زبان میں بھی طباعت کے لیے تیار ہو چکا ہے، جس پر مسلم دنیا کی قدیم ترین اور معروف ترین درس گاہ جامعہ ازہر کے تحقیقی ادارے مجمع البحوث الإسلامية کی جانب سے چودہ صفحات پر مشتمل تقریظ جاری کی گئی ہے جو کہ اس فتویٰ کی حقانیت وصداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجمع البحوث الإسلامية کی جانب سے جاری ہونے والی مفصل تقریظ میں سے چند نکات ملاحظہ ہوں:

ورأت لجنة الفحص ...... متفق مع قواعد الإسلام وتوجيهاته. وبخاصة أن المؤلف يسوق الأدلة من الكتاب والسنة فى كل ما يحكم به على هؤلاء بأوصافهم وأعمالهم التى ذكرها.

''مجمع البحوث الإسلامية کی معائنہ کمیٹی اس موقف کی تائید کرتی ہے کہ فاضل مصنف کے اَخذ کردہ نتائج اسلامی قواعد اور رہنما اصولوں کے عین مطابق ہیں۔ بالخصوص یہ اَمر قابل ذکر ہے کہ فاضل مؤلف نے خوارج کے اوصاف و اعمال کو بالتفصیل اِس فتویٰ میں ذکر کرتے ہوئے قرآن و سنت کے محکم دلائل سے مزین کیا ہے۔''

آخر میں مجمع البحوث الإسلامية کے جنرل سیکرٹری نتیجہ اَخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والأمانة العامة لمجمع البحوث الإسلامية إذ تعطى هذه الإفادة لتدعو الله أن يجزي فضيلة الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادرى خير الجزاء، وأن يجعل هذا الكتاب وغيره من مؤلفاته القيمة فى ميزان حسناته، وأن يفتح عليه فتوح العارفين ليثرى المكتبة الإسلامية بالعديد من المؤلفات النافعة.

''مجمع البحوث الإسلامية کے جنرل سیکرٹریٹ کی جانب سے یہ توثیقی سرٹیفیکیٹ اِس دعا کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے کہ باری تعالیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو جزاے خیر عطا فرمائے اور ان کی یہ کتاب و دیگر مطبوعات کو میزانِ اَعمال حسنہ میں رکھے؛ ان پر علم و معرفت کے الوہی دروازے کھول دے تاکہ وہ اپنے ہاتھوں اسلامی ذخیرۂ علم میں مزید گراں قدر علمی سرمائے کا اِضافہ کر سکیں۔''

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ۲۰۱۱ء میں شائع ہونے والی نئی تصانیف

محمد فاروق رانا

تحریک منہاج القرآن کا پیغام 'محبت، اَمن اور علم' ہے۔ قائد تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہمیشہ اِسی منشور کا پرچار کیا ہے۔ آپ کی کل تصانیف کی تعداد ایک ہزار ہے، جن میں سے 430 سے زائد کتب اُردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر علاقائی و بین الاقوامی زبانوں میں چھپ چکی ہیں۔ نیز کئی زبانوں میں اِن کتب کے تراجم کا کام بھی جاری ہے۔

زیر نظر سطور میں ہم حضرت شیخ الاسلام کی سال ۲۰۱۱ء میں شائع ہونے والی کتب کا مختصر تعارف پیش کریں گے جس سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ حضرت شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدماتِ دین کے سلسلے میں ان کی مطبوعات کا کیا کردار ہے اور وہ کس طرح عامۃ الناس کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

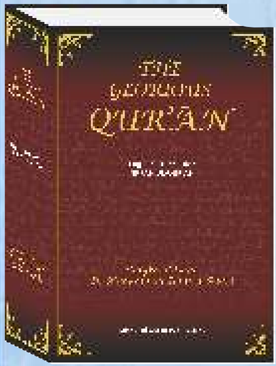

The Glorious Qur'an

۲۰۱۱ء میں حضرت شیخ الاسلام کا انگریزی ترجمہ قرآن حکیم *The Glorious Qur'an* کے نام سے طبع ہوا۔ ۱,۱۱۲ صفحات پر محیط یہ ترجمہ قرآن منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کی جانب سے رنگین صورت میں ترکی سے شائع کرایا گیا۔ عصر حاضر کے انگریزی دان طبقے کے لیے قرآن فہمی کا عظیم منبع ہے اور مادیت پرستی کے اِس دورِ فتن میں متلاشیانِ راہِ حق کے لیے ایک نادر کاوِش ہے۔ یہ جدید ترین ترجمہ قرآن minhajpublications.com پر دستیاب ہے۔

عرفان القرآن (دیوناگری رسم الخط)

۲۰۱۱ء میں منہاج القرآن انٹرنیشنل انڈیا کی جانب سے حضرت شیخ الاسلام کے اُردو ترجمہ قرآن حکیم 'عرفان القرآن' کو دیوناگری یعنی ہندی رسم الخط میں شائع کیا گیا جو کہ دنیا کے دوسرے گنجان آباد ملک بھارت میں اُردو نستعلیق رسم الخط سے ناآشنا لوگوں کی کثیر تعداد کے لیے قرآن فہمی کا بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔

عرفان القرآن (تیس پاروں کا کامل سیٹ)

۲۰۱۱ء میں حضرت شیخ الاسلام کا اُردو ترجمہ قرآن حکیم 'عرفان القرآن' الگ الگ تیس پاروں کے کامل سیٹ کی صورت میں بھی طبع ہوا ہے تاکہ کم حجم ہونے کے باعث زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔ اس کی کمی کو شدت سے محسوس کیا جارہا تھا۔ اب یہ خوب صورت پارہ سیٹ دیدہ زیب جلدوں میں دستیاب ہے۔ مطالبِ قرآنی کے فہم کے سلسلے میں عام قاری کو تفاسیر سے بے نیاز کردینے والا یہ جدید ترین ترجمہ قرآن ہر فرد کے زیر مطالعہ رہنا چاہیے کیوں کہ

آج کے دور میں اُمتِ مسلمہ کے مسائل کا واحد حل قرآن فہمی میں ہے۔

Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings

وطنِ عزیز اور دیگر ممالک میں جاری دہشت گردی کے مسئلے پر ملتِ اِسلامیہ اور پوری دنیا کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے اور اِسلام کا دوٹوک موقف قرآن و سنت اور کتبِ عقائد و فقہ کی روشنی میں واضح کرنے کے لیے **دهشت گردی اور فتنۂ خوارج** کے عنوان سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مبسوط تاریخی فتویٰ کا انگریزی ترجمہ *Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings* کے عنوان سے ۲۰۱۱ء میں شائع ہوکر منظر عام پر آیا۔ اِس فتویٰ کے ذریعے غلط فہمی اور شکوک و شبہات میں مبتلا حلقوں کو دہشت گردی کے بارے میں اِسلام کا نقطۂ نظر سمجھنے میں مدد ملے گی۔ نیز فتویٰ پر دنیائے اِسلام کی معروف ترین علمی و تحقیقی ادارے مجمع البحوث الإسلامية، مصر کی جانب سے چودہ صفحات کی مفصل تقریظ بھی جاری کی گئی ہے، جو کہ اِس فتویٰ کے اِستناد و اِعتبار اور اس کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

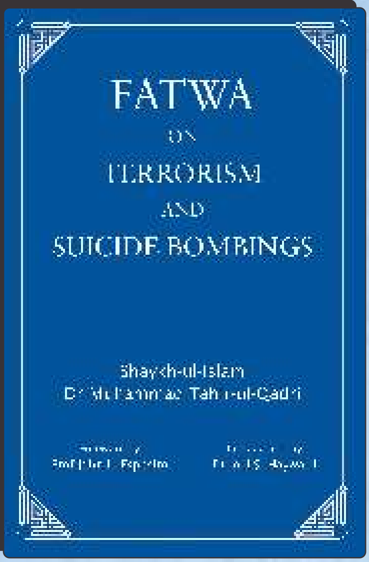

خصائص مصطفیٰ ﷺ پر چار نادِر و خوبصورت کتب

شیخ الااسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور وفا کی سعادت و نعمت سے آشنا کرنا آپ کی زندگی کا اوّلین مقصد ہے۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اُمت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً آشنا ہو جائے۔ خالقِ کائنات نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے کم و بیش ایک سو چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائص پر مشتمل چار کتب کا خوبصورت محقق سیٹ ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ چار کتب کے اِس سیٹ میں تاجدارِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبوی، دنیوی، برزخی اور اُخروی خصائص پر مشتمل مستند اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج جمع کی گئی ہیں جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قلبی و حبی تعلق کی مضبوطی اور اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ کی پختگی کا بہترین سامان ہے۔ مزید برآں ائمہ و محدثین کی بیان کردہ تصریحات و توضیحات ان کتب کی اَہمیت و افادیت کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔ ان کتب کے عنوانات بالترتیب کچھ یوں ہیں:

۱. اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّة فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے نبوی خصائصِ مبارکہ﴾

حضور نبی اکرم ﷺ کے نبوی خصائص پر مشتمل ۵۰۰ احادیث کا ضخیم مجموعہ ہے، جس میں آپ ﷺ کی شانِ اَقدس کے نبوی خصائص پر احادیث جمع کی گئی ہیں۔

2. اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الدُّنيَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے دنیوی خصائصِ مبارکہ﴾
حضور نبی اکرم ﷺ کے دنیوی خصائص پر مشتمل 225 احادیث کا حسین مجموعہ ہے۔

3. اَلْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّة ﴿حضور ﷺ کے برزخی خصائصِ مبارکہ﴾
حضور نبی اکرم ﷺ کے برزخی خصائص پر مشتمل 189 احادیث کا خوب صورت مجموعہ ہے۔

4. اَلْفُتُوحَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْأُخْرَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے اُخروی خصائصِ مبارکہ﴾
حضور نبی اکرم ﷺ کے اُخروی خصائص پر 150 سے زائد احادیث کا مفید مجموعہ ہے۔

اَلْجَوَاهِرُ النَّقِيَّة فِي الشَّمَائِلِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے شمائلِ مبارکہ﴾

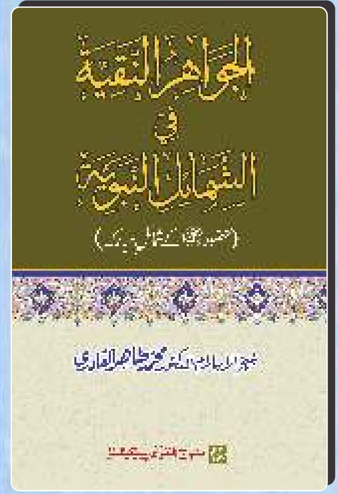

تاجدارِ اَنبیاء جیسا حسین و جمیل خالقِ کائنات نے تخلیق ہی نہیں فرمایا، آپ ﷺ کو حبیبِ خدا ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے حبیبِ مکرم ﷺ جیسا ہوتا! حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال اور خوب صورتی کے بیان پر جتنا کچھ کہا اور لکھا گیا، تاریخ گواہ ہے کہ کسی اور شخصیت کے بارے میں اس کا عشرِ عشیر بھی کہا یا لکھا نہیں گیا۔ اِسی طرح آپ ﷺ کا اُسوۂ مبارک اور حسنِ خُلق بے مثل تھا کہ خود ربِ کائنات نے اپنی کتاب میں گواہی دی کہ آپ ﷺ اُسوۂ حسنہ پر فائز ہیں۔ اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال اور اُسوۂ مبارکہ کے بیان پر مشتمل ڈیڑھ سو سے زائد اَحادیث مبارکہ درج کی گئی ہیں جو آپ ﷺ کی ذاتِ اَقدس سے محبت اور اُسوۂ مبارکہ پر عمل کی ترغیب دیتی ہیں۔

اَلْمَطَالِبُ السَّنِيَّة فِي الْخَصَائِلِ النَّبَوِيَّة
﴿حضور ﷺ کے خصائلِ مبارکہ﴾

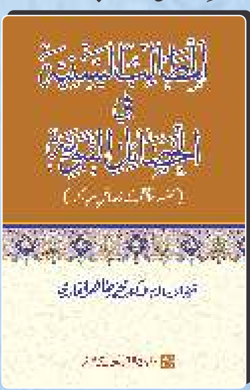

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی عادات و معمولاتِ مبارکہ کے حوالے سے 178 اَحادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں جنہیں مطالعہ کرکے یہ جذبہ پیدا ہونا ایک فطری اَمر ہے کہ ہر بندۂ مومن کے شب و روز بھی معمولاتِ مصطفیٰ ﷺ کے عکاس ہونے چاہییں۔

سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (7): حج اور عمرہ

2011ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیفات و خطبات سے ماخوذ مواد پر مشتمل سلسلہ تعلیماتِ اِسلام کی ساتویں کتاب 'حج اور عمرہ کے فضائل و مسائل' پر طبع ہوئی ہے۔ اِس کتاب میں سوا دو سو سوالات کے جوابات کی صورت میں حج اور عمرہ کے تمام فضائل و مسائل اور طریقہ کار انتہائی سادہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ نیز کتاب میں شامل رنگین تصاویر اِسے زائرین حرمین شریفین کے لیے ایک لازمی نصاب کا درجہ دیتی ہیں۔

Teachings of Islam Series

مغربی دنیا میں مقیم مسلمانوں کی کثیر تعداد کے لیے Teachings of Islam Series کے عنوان سے مبادیاتِ اِسلام پر الگ الگ کتب کی تیاری کا کام بھی ۲۰۱۱ء میں شروع کیا گیا۔ اس سیریز کی درج ذیل تین کتب طبع ہوکر منظرِ عام پر آئی ہیں:

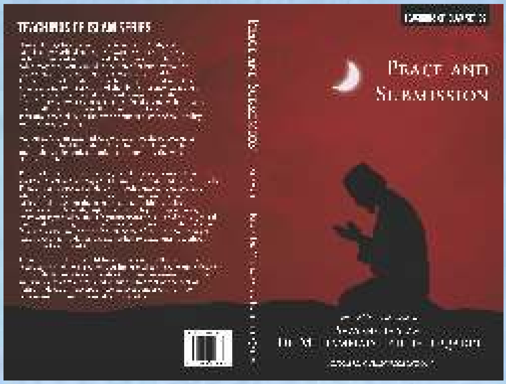

1. Peace and Submission
2. Faith
3. Fasting and Spiritual Retreat

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیفات و خطبات سے ماخوذ مواد پر مشتمل یہ تین کتب منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کی جانب سے شائع ہوئی ہیں۔ یہ کتب انگریزی دان نسلِ نو کے لیے نصاب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کتب میں سوال و جواب کا انداز اِختیار کرتے ہوئے نہایت سادہ پیرائے میں مبادیاتِ اِسلام کا تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے۔

سلسلہ اَربعینات

حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ سورۃ الحشر میں فرمایا گیا ہے کہ 'جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو۔' قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ بھی سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں اور ان کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: 'اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ آگے پہنچایا۔'

چنانچہ دنیوی و اُخروی فیوض و برکات نیز حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے کے لیے ہر دور میں اَئمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اپنے دور کی ضرورت کے مطابق کسی نہ کسی موضوع پر چالیس احادیث کے مختلف مجموعے مرتب کیے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بھی عامۃ الناس کے استفادے اور روز مرہ زندگی میں درپیش آنے والے اِعتقادی و فقہی اور اَخلاقی اُمور بارے اُمت کی رہنمائی کے لیے مختصر مگر جامع کتب کا سلسلہ اَربعینات شروع کیا ہے۔ ان اَربعینات کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان میں اَحادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ موضوعِ زیرِ بحث پر متعلقہ آیاتِ مبارکہ اور ائمہ و محدثین کی تصریحات بھی درج کی گئی ہیں جن کی وجہ سے علماء و محققین کے لیے ان کتب کی اِفادیت دوچند ہوجاتی ہے۔ ۲۰۱۱ء میں طبع ہونے والی اَربعینات درج ذیل ہیں:

۱. أَطْيَبُ الطِّيْب فِي حُبِّ النَّبِيِّ الْحَبِيْب ﷺ ﴿محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کی وارفتگی﴾

محبت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام ﷺ کے ایمان اَفروز واقعات پر مشتمل نہایت خوبصورت مجموعہ حدیث جو قلوب میں ایمانی تڑپ پیدا کرے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے لبریز کردے۔

2. **نُوْرُ الْعَيْنَيْن فِي طَاعَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْن ﷺ ﴿اِطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام ؓ کے اِیمان اَفروز واقعات﴾**

اِطاعت و اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ کرام ؓ کے واقعات جو یہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دم بھرنا ہی تکمیلِ ایمان کے لیے کافی نہیں، بلکہ بندۂ مومن کو اپنی پوری زندگی اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈھال کر اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ پر استوار کرنی چاہیے۔

3. **تُحْفَةُ الأنَام فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَام ﴿فضیلتِ درود و سلام﴾**

درود و سلام کی فضیلت و اَہمیت پر اِکتالیس مستند احادیث کا مجموعہ ہے۔

4. **اَلْعَطَاءُ الْعَمِيْم فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْعَظِيْم ﷺ ﴿رحمتِ مصطفیٰ ﷺ﴾**

رحمۃ للعالمین ﷺ کی شانِ رحیمیت پر اِکتالیس مستند احادیث کا مجموعہ ہے۔

5. **اَلنُّوْرُ الْمُبِيْن فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ ﴿حیات النبی ﷺ﴾**

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ برزخی کے اِثبات پر اِکتالیس مستند احادیث کا مجموعہ ہے۔ نیز جابجا اَجل اَئمہ و علماء کی تصریحات سے اس کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔

6. **اَلْمَنْهَلُ الصَّفِيّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کی فضیلت﴾**

کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے قصد سے سفر کرنا چاہیے؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟
اِس مختصر مگر جامع کتابچہ میں اِکتالیس مستند احادیث صرف زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کی مشروعیت اور جواز پر جمع کی گئی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کرنا ہر مومن کی قلبی آرزو ہونی چاہیے۔

7. **اَلتَّصَرُّفَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْأُمُوْرِ التَّشْرِيْعِيَّة ﴿تشریعی اُمور میں تصرفاتِ مصطفیٰ﴾**

کیا حضور نبی اکرم ﷺ کو کوئی اِختیار نہیں؟ کیا (معاذ اللہ) آپ ایک عام فردِ بشر کی طرح ہیں؟
اِس مختصر کتابچہ میں قارئین کو ان جیسے سوالات کا جواب خود تاجدارِ کائنات ﷺ کی زبانِ اَقدس میں ملے گا۔

8. **اَلْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّة فِي الْعُلُوْمِ النَّبَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کا علم غیب﴾**

کیا حضور نبی اکرم ﷺ کو پسِ دیوار کا علم ہے؟ کیا آپ ﷺ مَا کَانَ وَمَا یَکُون کا علم رکھتے ہیں؟
اِس اَربعین میں مستند اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا علم عطائی تھا۔ بنا بریں آپ ﷺ کو پوری کائنات میں سب سے زیادہ علم غیب عطا کیا گیا تھا۔

9. **هِدَايَةُ الطَّالِبِيْن فِي فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْن ؓ ﴿خلفاء راشدین ؓ کے فضائل و مناقب﴾**

خلفاء راشدین ؓ کے فضائل و مناقب کے بیان پر مشتمل اِکتالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔

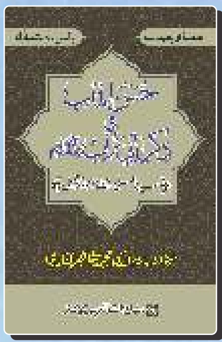

١٠. **اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْل فِي ذِكْرِ أَصْحَابِ الرَّسُوْل ﷺ** ﴿صحابہ کرام ﷺ کا ذکرِ جمیل﴾

آسمانِ ہدایت کے ستارے یعنی صحابہ کرام ﷺ کے فضائل و مناقب کے بیان پر مشتمل اِکتالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔

١١. **حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب ﷺ** ﴿سیدنا علی ﷺ کا ذکرِ جمیل﴾

سیدنا علی المرتضی ﷺ کے فضائل و مناقب کے بیان پر مشتمل اِکتالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔

١٢. **اَلْفُتُوْحَات فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَات** ﴿نمازِ پنج گانہ کے بعد کے اذکار﴾

کیا نماز کے بعد ذکر کرنا بدعت ہے؟ کیا ذکر بعد صلوٰۃ گمراہی ہے؟

اِس کتاب میں نمازِ پنج گانہ کے بعد اذکار کی مشروعیت اور جواز پر اِکتالیس احادیث درج کی گئی ہیں۔

١٣. **اَلرَّحَمَات فِي إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَات** ﴿اِیصالِ ثواب﴾

صرف ایصالِ ثواب کے موضوع پر اکتالیس اَحادیث مبارکہ اور ائمہ و محدثین کی کثیر تصریحات درج کی گئی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پوری تاریخ اِسلام میں ایصالِ ثواب کے موضوع پر کبھی اُمت میں اِختلاف نہیں رہا اور تمام مذاہب کے ائمہ اس پر متفق رہے ہیں۔

١٤. **جَلَاءُ الصُّدُوْر فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْر** ﴿فضیلتِ زیارتِ قبور﴾

زیارتِ قبور کے موضوع پر احادیثِ مبارکہ اور چاروں فقہی مذاہب کی تصریحات سے مزین ایک جامع کتاب ہے۔
اِس میں خواتین کے لیے زیارتِ قبور کے جواز پر بھی کثیر اَحادیث درج کی گئی ہیں۔

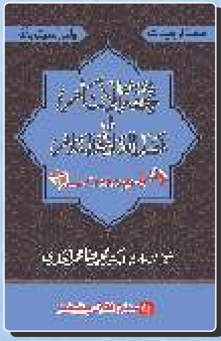

INDIAN newslink
The Fortnightly Newspaper (Estd November 1999)

Fatwa on Terrorism: Factsheet

Dated: 13 August 2011

Islam is a religion founded upon the principle of peace, love and harmony and most Muslims oppose and condemn terrorism.

The global atrocities committed by terrorists and suicide bombers have been rightly rejected by the Muslim community as anti-Islam.

In March 2010, Islamic Scholar Dr Muhammad Ul Qadri issued a Fatwa, stating that terrorist attacks were not only outlawed by Islam but also rendered perpetrators completely out of the fold of the faith. When the forbidden element of suicide is added, the severity is even greater.

A number of religious authorities saw the edict as a crucial step in tackling terrorism and countering the damaging and unfair impact it has had in bringing Muslim communities into disrepute.

What is a Fatwa?

A Fatwa is an Islamic religious ruling, widely misunderstood in Britain as a violent call to arms. The real purpose is to provide a religious decree, giving a certified Islamic viewpoint on controversial issues.

Dr Qadri's book, comprising 600 pages was the first comprehensive analysis of terrorism, based on research of the Holy Quran, Hadith and Prophetic traditions.

Relevance

While a majority of Muslims believe that terrorism and suicide bombings go against the grain of Islam, the Fatwa provides official backing for this, demolishing the theological arguments often used by terrorists.

Terrorist groups use their networks to prey on vulnerable young Muslims worldwide. They take advantage of the confusion about religious teachings and capitalise on the fighting in Afghanistan and Pakistan, using it for their own despicable ends. They hijack the strong feelings it has created amongst Britain's

large Muslim population to recruit suicide bombers, using the guise that their murderous acts are carried out in the name of Islam and are justifiable.

The hefty collection of evidence within the Fatwa exposes the serious flaws in these arguments used by violent extremists.

By taking such a clear stance, it better equips young people, families and communities to take an even stronger stand against terrorism.

Terrorism, carnage and mass destruction can never be justified. An evil act remains evil in all its forms and content.

Terrorism amounts to rejection of the Islamic faith.

The Fatwa proves, through interpretations of dozens of Quranic verses and Prophetic traditions that the killing of Muslims and acts of terrorism are not only unlawful and forbidden in Islam but also represent the rejection of faith. It has been established that all the learned authorities have held the same opinion about terrorism in Islam's 1400 year history.

Islam does not allow and advocate the use of violence against or killing of peaceful and non-combatant citizens under any circumstances.

Those indulging in attacks on peaceful Muslim and non-Muslim citizens, kidnapping them for ransom, torturing them mentally or physically, or keeping them under unlawful custody, are in fact committing serious violations of Islamic teachings.

"Anyone who kills a non-Muslim citizen will not experience the fragrance of the Garden, even though its fragrance can be experienced at a distance of forty years." (Al Bukhari Al Sahih 3/1155 #2995)

Source :
http://www.indiannewslink.co.nz/index.php/specialfeature/eid_al_fitr_2011/fatwa-on-terrorism-factsheet.htm

ترجمہ و تلخیص: دہشت گردی پر فتویٰ - حقائق نامہ

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی بنیاد سکون، ہم آہنگی اور محبت پر استوار کی گئی ہے اور اکثر مسلمان دہشت گردی اور دہشت گردوں و خودکش بمباروں کی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی حماقتوں کو خلاف اسلام کہتے ہوئے پر زور مذمت کرتے ہیں۔

مارچ 2010ء میں اسلامی سکالر ڈاکٹر طاہرالقادری نے ایک فتویٰ جاری کیا جس میں بتایا کہ دہشت گردوں کے حملے نہ صرف اسلام میں ناجائز ہیں بلکہ مکمل طور پر کفر ہیں۔ جب ان میں خودکشی کا ممنوع عنصر شامل کیا

جاتا ہے تو بدسلوکی اور بڑھ جاتی ہے۔ بہت سے مذہبی رہنماؤں نے اس فتوے کو دہشت گردی پر قابو پانے میں ایک فیصلہ کن اقدام اور مسلم امہ کے حوالے سے پائے جانے والے غلط تاثر اور نقصان دہ اثرات کے ازالے کے لئے ایک اچھی کوشش قرار دیا ہے۔

فتویٰ کیا ہے؟: فتویٰ ایک اسلامی فیصلہ ہے جسے برطانیہ میں ہتھیاروں کے استعمال کے لئے ایک پرتشدد Call کے مفہوم کے طور پر وسیع پیمانے پر غلط سمجھا گیا ہے جبکہ اس کا اصل مقصد ایک مذہبی حکم نامہ جاری کرنا ہے جس میں متنازعہ مسائل پر تصدیق شدہ نقطہ نظر بیان کیا گیا ہو۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کی 600 صفحات پر مشتمل کتاب دہشت گردی کا پہلا جامع تجزیہ ہے جس کی بنیاد قرآن، حدیث اور سنت رسول ﷺ پر رکھی گئی ہے۔

اہمیت: جبکہ مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ دہشت گردی اور خودکش حملے اسلام کی بنیادی (تعلیمات) کے منافی ہیں تو فتویٰ اس کی تائید میں ایک آفیشل مدد فراہم کرتا ہے جو دہشت گردوں کے استعمال کئے جانے والے مذہبی دلائل کو سختی سے رد کرتا ہے۔ دہشت گردوں کے گروپ اپنے نیٹ ورک کو استعمال کرتے ہوئے نوجوان مسلمانوں کا شکار کرتے ہیں۔ وہ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے موجود شکوک کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور سرمائے کے ذریعے افغانستان اور پاکستان میں اپنے مکروہ عزائم کے حصول کے لئے لڑتے ہیں۔ وہ برطانیہ میں آباد بڑی تعداد میں مسلمانوں کے ذہنوں میں پیدا کئے گئے جذبات کو کنٹرول کرکے خودکش بمبار تیار کرتے ہیں اور یہ عذر کرتے ہیں کہ ان کے خونی اعمال اسلام کے نام پر معقول (جائز) ہیں۔

اتنے واضح ثبوت کی موجودگی میں یہ (فتویٰ) نوجوانوں، خاندانوں اور معاشروں کو دہشت گردی کے خلاف ایک بہت سخت اقدام کرنے کے لئے زیادہ بہتر طریقے سے تیار کرتا ہے۔ دہشت گردی، قتل و غارت گری اور بڑے پیمانے پر تباہی کو کبھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایک برا اقدام ہمیشہ برا رہتا ہے چاہے وہ کسی صورت یا شکل میں سرانجام دیا جائے۔ دہشت گردی یقیناً اسلامی عقیدے کے منافی ہے۔ اس فتویٰ میں موجود درجنوں قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مارنا اور دہشت گردی کا عمل نہ صرف ناجائز اور اسلام میں منع ہیں بلکہ کفر ہیں۔ اس فتوے میں بتایا گیا ہے کہ 1400 سالہ تاریخ اسلام میں تمام ائمہ کرام کی دہشت گردی کے حوالے سے یہی متفقہ رائے رہی ہے۔ اسلام ایک پرامن اور غیر مسلح شہری پرتشدد کرنے یا اسے مارنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا۔ ایسے لوگ جو پرامن مسلمانوں اور غیر مسلم شہریوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، تاوان وغیرہ کے لئے اغوا کرتے ہیں، انہیں جسمانی یا ذہنی اذیت پہنچاتے ہیں یا انہیں غیر قانونی حراست میں رکھتے ہیں، دراصل اسلامی تعلیمات کی بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ ''جو کوئی ایک غیر مسلم شہری کو مارتا ہے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی آجاتی ہے۔'' (صحیح بخاری، ۳/۱۱۵۵، رقم: ۲۹۹۵)

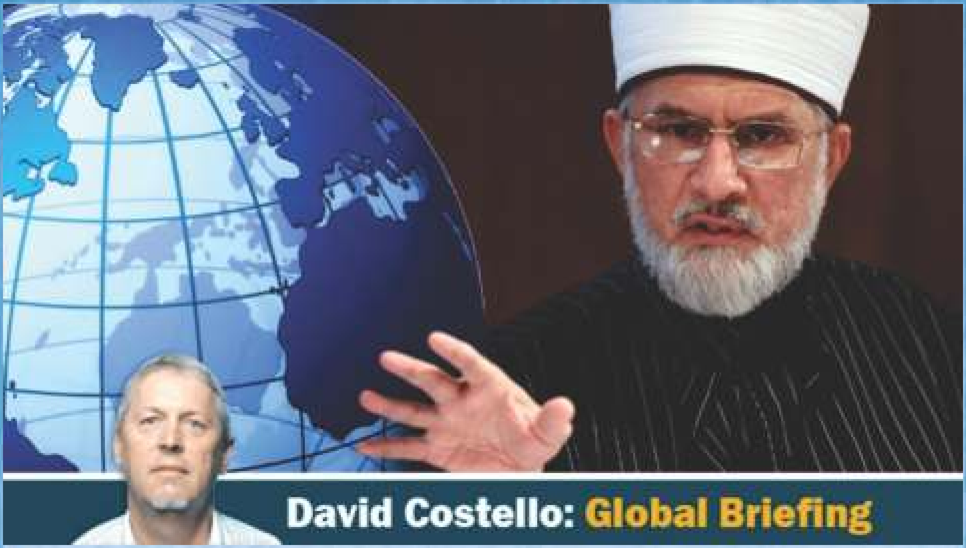

Calm voice in sea of extremism

زیرِ نظر انگلش مضمون شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عالمی سطح پر اسلام کے حقیقی تصورات کے فروغ کے لئے کی جانے والی کاوشوں کا ایک انگلش رائٹر کی طرف سے اعتراف ہے۔ اس مضمون میں آپ بخوبی جان سکتے ہیں کہ مغربی معاشرہ میں اسلام کو کس انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے اور کس طرح اس کی تعلیمات پر ہونے والے اعترافات و اشکالات کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ اس انگریزی مضمون اور اسکے ترجمہ کی تلخیص نذرِ قارئین ہے۔ مکمل مضمون پڑھنے کے لئے درج ذیل ویب لنکس کا وزٹ کریں۔

1. Source: ttp://www.couriermail.com.au/ipad/calm-voice-in-sea-of-extremism/story-fn6ck45n-1226108467407
2. http://www.minhaj.org/english/tid/14646/calm-voice-in-sea-of-extremism.htm

IT takes a supremely brave individual to look into the eyes of Muslim extremists and tell them they are un-Islamic and unbelievers.

That is exactly what Dr Muhammad Tahir ul-Qadri has done and that is why he acclaimed across the world as an enlightened, moderate voice within Islam.

Dr Qadri was born in Pakistan and became a distinguished scholar, lawyer and politician in his home country.

These days he is based in Canada and he travels the world to speak and touch base with members of Minhaj-ul-Quran International, the organisation he founded.

It is described as a worldwide, broad-based moderate Islamic welfare,

human rights and education organisation.

Last week he was in Brisbane to address an interfaith meeting at Eight Mile Plains.

Now to say this man and his message are inspirational is something of an understatement.

I think most of the 500 or so people who heard him speak last Friday realised they were in the presence of an exceptional man.

He is a slight, immaculately-groomed individual and at first he spoke softly so the audience was straining to hear his words as he explained that true Islam does not accept brutality, extremism, militancy, killing and massacre.

There were murmurs of approval as he described Australia as "the best society, the best community on this planet, practising multifaith, multiculturalism and diversity in its true sense and reality".

His voice rose to a crescendo while urging the audience to reject "bin Ladenism" and to remember that a Muslim was, first and foremost, a person of mercy.

He was given a prolonged standing ovation and looking around the room it was obvious a lot of healing was going on.

Dr Qadri is one man who can reach across that most difficult of divides - the one that exists between the Muslims and modern Western society.

The Brisbane audience was predominantly Muslim but also included local Jewish leaders, Amnesty International Queensland president David Forde and John Mickel, Speaker of the Queensland Parliament.

Their attendance was a show of solidarity with a Muslim community which has done it tough over the past decade.

There is no doubt the vast majority of Muslims in this country were appalled by the attacks of September 11, 2001 and the Bali bombings of October 2002 which killed 89 Australians.

Dr Qadri has built a lot of bridges with the non-Islamic world but his main message is aimed directly at Muslims for a very good reason.

He is on the side of the angels in a battle for the soul of Islam.

For this, he has widespread support in the West and his profile increased in March 2010, when he published a 600-page "fatwa" or edict, which

declared that terrorism and suicide attacks were "un-Islamic".

After this, he appeared on Sky News, BBC News and Al-Jazeera and was interviewed by Sir David Frost.

There is much admiration for the work of Minhaj-ul-Quran International which in 2010 ran an anti-terrorism camp for Muslim youth in the UK.

Moderates such as Dr Qadri do not fear the West, which, as he says, allows Muslims more human rights and freedoms than Arab nations.

His chief enemies are Islamic hardliners inspired and funded by the austere Wahhabist or Salafist traditions of Saudi Arabia.

The militants and terrorists have particular disdain for the Sufi Muslim tradition to which Dr Qadri belongs. Sufism is a "mystical" stand of Islam which venerates saints and includes rituals of singing and dancing. Taliban extremists in Pakistan consider Sufis to be decadent and heretical and have killed hundreds of people in bomb attacks at shrines in the past two years.

This, of course, is the heart of the problem.

All Muslims look to the Koran and the Sunnah - the teaching and practice of Prophet Muhammad.

Different people interpret these ancient texts in different ways. While Dr Qadri cites the Prophet's tolerance of other religions.

ترجمہ و تلخیص: انتہا پسندی کے سمندر میں ایک معتدل آواز

”مسلمان انتہا پسندوں کی آنکھوں میں جھانکنا اور انہیں بتانا کہ وہ غیر اسلامی یا کافر ہیں، ایک بہت بڑی جرات کا کام ہے۔ یہی حقیقتاً وہ کام ہے جو ڈاکٹر طاہرالقادری نے کر دکھایا ہے۔ اسی وجہ سے انہیں اسلام کی ایک جدید اور فکر انگیز آواز کے طور پر دنیا بھر میں پذیرائی ملی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان میں پیدا ہوئے اور اپنے وطن میں ایک ممتاز سکالر، وکیل اور سیاستدان بن گئے۔ ان دنوں وہ کینیڈا میں مقیم ہیں اور خطاب کے لئے دنیا بھر میں سفر کرتے ہیں اور اپنی تنظیم منہاج القرآن کے اراکین سے بھی رابطے میں رہتے ہیں۔

منہاج القرآن کو ایک بین الاقوامی، وسیع البنیاد، جدید اسلامی ویلفیئر، حقوق انسانی کی ترجمان اور تعلیمی تحریک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ پچھلے ہفتے وہ برسبین میں تھے جہاں انہوں نے ”ایٹ مائل پلین“ میں ایک ”بین المذاہب“ میٹنگ میں خطاب کیا۔

میرے خیال میں پانچ سو کے قریب افراد نے جو پچھلے جمعہ کو ان کا خطاب سنا، یہی محسوس کیا کہ وہ ایک غیر معمولی آدمی کی موجودگی میں بیٹھے ہیں۔ وہ ایک نرم خو اور مکمل طور پر پاکیزہ انسان ہیں۔ شروع میں وہ بہت نرم گفتگو کرتے ہیں تاکہ سامعین جو ان کی ذات سے مرعوب ہوئے بیٹھے ہیں، ان کی گفتگو سن سکیں اور جان سکیں کہ حقیقی اسلام

ظلم، انتہا پسندی، ہلاکتوں اور قتل عام کو پسند نہیں کرتا۔

ان کی باتوں کی کئی لوگوں نے تائید کی جب انہوں نے آسٹریلیا میں کہا: ''اس زمین پر بہترین معاشرہ وہ ہے جہاں اپنے اصلی اور حقیقی رنگ لئے تمام مذاہب اور تمام ثقافتوں کے لوگ اپنے اپنے اصول پر عمل پیرا ہیں۔''

لوگوں کے شور میں ان کی آواز گونجی جب انہوں نے سامعین کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ''بن لادن ازم'' کو ٹھکرا دیں اور اس پہلے اور سب سے اول مسلمان کو یاد کر دیں جو سب سے رحم دل تھا۔ انہیں ایک زبردست اور پرتپاک تائید سے نوازا گیا اور کمرے کے گرد و پیش پر نظر دوڑانے سے اطمینان کی کیفیت کا اظہار ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر قادری وہ انسان ہیں جو اس مشکل خلیج کو پُر کر سکتے ہیں جو مسلمانوں اور جدید مغربی معاشروں میں حائل ہے۔ ''برسبین'' کے سامعین کی اکثریت مسلمان تھی مگر ان میں مقامی یہودی قائدین، ایمینسٹی انٹرنیشنل کوئین لینڈ کے صدر ڈیوڈ فورڈ اور کوئین لینڈ پارلیمنٹ کے سپیکر جان مائیکل بھی تھے۔ ان کی شرکت مسلمان معاشروں سے اظہار یکجہتی کا ایک مظاہرہ تھا جو پچھلے عشرے سے بہت مشکل ہو چکا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس ملک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو 11 ستمبر 2001ء کے حملوں اور بالی کے بم دھاکوں (جو اکتوبر 2002ء میں ہوئے جس میں 89 آسٹریلوی شہری ہلاک ہوئے) سے شدید دھچکا لگ چکا تھا۔

ڈاکٹر قادری نے غیر مسلم دنیا کے ساتھ (روابط) کے بہت سے پل بنائے ہیں مگر ان کا بنیادی پیغام ایک بڑے مقصد کے لئے براہ راست مسلمانوں کے لئے ہے۔ وہ اسلام کی حقیقی روح کی بقاء کے لئے لڑی جانے والی لڑائی میں فرشتوں کے ہمراہ کھڑے ہیں۔ اس کے لئے انہیں مغرب میں ایک وسیع تائید حاصل ہے۔ ان کی پروفائل مارچ 2010ء میں بڑھ گئی جب انہوں نے 600 صفحات کا فتویٰ شائع کیا جس نے دہشت گردی اور خودکش حملوں کو غیر اسلامی قرار دیا۔

اس کے بعد وہ سکائی نیوز، بی بی سی نیوز اور الجزیرہ TV میں ظاہر ہوئے اور سر ڈیوڈ فراسٹ نے ان کا انٹرویو لیا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل بہت زیادہ لائق تحسین ہے جس نے برطانیہ کے نوجوان مسلمانوں کے لئے 2010ء میں دہشت گردی کے خلاف ''Anti-Terrorism'' کیمپ کا انعقاد کیا۔

ڈاکٹر قادری جیسے جدید لوگ مغرب سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کے خیال میں مغرب مسلمانوں کو عرب اقوام سے کہیں زیادہ انسانی حقوق اور آزادی دیتا ہے۔ ان کے بڑے حریفوں میں وہ سخت اسلامی رہنما ہیں جنہیں سعودی عرب کے سلفیت یا وہابیت کے حامل سادہ لوح لوگ سرمایہ دیتے ہیں اور اکساتے ہیں۔

دہشت گرد اور تشدد پسند گروہ صوفیاء کے اس طبقے کو خاص طور پر حقیر جانتے ہیں جن سے ڈاکٹر قادری کا تعلق ہے۔ تصوف عارفانہ طریق سے اسلام کا دفاع کرتا ہے، اولیاء کی عزت کرتا ہے اور موسیقی اور رقص کی روایات کا حامل ہے۔ پاکستان میں طالبان انتہا پسند، صوفیاء کو زوال پسند اور بدعتی خیال کرتے ہیں اور پچھلے دو سالوں میں ایسے سینکڑوں لوگوں کو مزارات پر بم دھاکے کر کے ہلاک کر دیا۔ یہی یقیناً مسئلے کی جڑ ہے۔

تمام مسلمان قرآن، سنت، پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات اور عمل کو دیکھتے ہیں، مختلف لوگ قرآن و احادیث کے الفاظ کی مختلف انداز سے تشریح کرتے ہیں جبکہ ڈاکٹر قادری، نبی اکرم ﷺ کے دوسرے مذاہب کے حوالے سے تحمل و برداشت کا حوالہ دیتے ہیں۔

معجزۂ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

عشقِ نبی ﷺ کا موسم

تحریر: شیخ عبدالعزیز دباغ

برکتوں اور رحمتوں والے ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی بستی بستی تعظیم نبی کی مشعلیں روشن ہوجاتی ہیں اور روز و شب کی ساعتیں ذکر مصطفیٰ اور ثنائے رسول ﷺ کے رتجگوں میں بدلنے لگتی ہیں۔ تحریک منہاج القرآن پر سرکار دو عالم ﷺ کا یہ خصوصی کرم ہے کہ قریہ قریہ محافل میلاد کا عطر بیز موسم اپنی بہاریں دکھانے لگتا ہے اور تنظیمات مینار پاکستان پر عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کے لئے تیاری شروع کردیتی ہیں۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں شمع رسالت کے پروانے 11 ربیع الاول کی شام مینار پاکستان لاہور کا رخ کرتے ہیں اور رات بھر رحمت مصطفیٰ ﷺ کی گھٹائیں کھل کر برستی رہتی ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 28 ویں سالانہ اور دنیائے اسلام کی سب سے بڑی عالمی میلاد کانفرنس امسال 4 فروری 2012ء مینار پاکستان لاہور کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ دنیا کے اس سب سے بڑے میلاد اجتماع میں ہزاروں کی تعداد میں بچوں اور خواتین سمیت لاکھوں فرزندان اسلام شریک ہوئے۔

عالمی میلاد کانفرنس کے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر اسامہ محمد العبد (وائس چانسلر الازہر یونیورسٹی، مصر) تھے۔

امسال عالمی میلاد کانفرنس بطور خاص سرکار ﷺ کی باران رحمت کا نمونہ بن گئی اور ہر سمت عشق نبی ﷺ کا موسم جلوہ بار رہا۔ ادھر منہاج القرآن کی تنظیمات کے قافلے عالمی میلاد کانفرنس میں شمولیت کے لئے رواں دواں تھے اور ادھر فضا میں رحمت حق کی گھٹائیں تیرتی چلی آرہی تھیں۔ بارش بھی اترتی رہی اور ہجومِ عاشقاں بھی ہزاروں سے لاکھوں میں بڑھتا چلا گیا۔ جوان، بچے، بوڑھے اور خواتین قافلوں کی صورت مینار پاکستان میں جمع ہوتے چلے گئے اور ملک کے طول وعرض سے محبان مصطفیٰ ﷺ کے قافلے بسوں، کوچوں، ویگنوں اور رکشاؤں پر سوار سوئے منزل بڑھتے چلے آرہے تھے۔ میلاد کانفرنس میں شمولیت کا جوش وخروش دیدنی تھا۔ کسی کو سرد موسم کی بڑھتی ہوئی شدت کا احساس تھا نہ یخ بستہ ہوائیں جذب وشوق کی حدت پر اثر انداز تھیں۔ ہر سمت درود وسلام کے نغمات فضا کو معطر کررہے تھے۔ سرما کی شدت اپنی جوبن پہ تھی مگر

منزل جاناں جو دیکھی میں اڑا دیوانہ وار
غلبہ جوشِ جنوں میں چل سکا نہ گام گام

جوشِ جنوں کے مظاہر ہر چہرے پر ہویدا تھے۔ ہر کوئی اس محنت میں مشغول تھا کہ وہ جلد از جلد پنڈال میں پہنچ جائے اور بیٹھنے کے لئے سٹیج کے قریب ترین جگہ حاصل کرسکے۔ نوجوان بچے اور خواتین اس جدوجہد میں پیش پیش تھیں۔

ادھر منہاج القرآن کے کارکنان دست دعا بلند کئے چہرے سوئے آسمان اٹھائے رب ذوالجلال سے یہ التجا کررہے تھے کہ آج کی شب اور صرف آج ہی کی شب کہیں بارش نہ ہو۔ انہیں یہ فکر کھائے جارہی تھی کہ بارش ہونے لگی تو ملک کے طول وعرض سے طویل مسافتیں طے کرکے آنے والے محبان مصطفیٰ ﷺ کے قافلے گیلی زمین پر کیسے بیٹھ سکیں گے اور پھر یہ سب کیا ہوگا اور کیسے ہوگا۔ مگر اللہ رب العزت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

ہر سمت واں پر اترا برسات ہی کا موسم — قلب ونظر میں جاگا عشق نبی کا موسم

بارش برسنے لگی، تندو تیز ہوائیں بدن کو کاٹنے والی سرعت سے سائیں سائیں کرنے لگیں۔ بارش سے بچنے کے لئے اگر کوئی چادر اوڑھے تھا تو چادر گرگئی، چھتری ہوا چھین کے لے گئی اور موسلا دھار بارش تیز تر ہوتی گئی، سردی کی شدت بڑھتی چلی گئی۔ برسات کا پانی جو گراؤنڈ میں جمع ہوگیا اس کی سطح بلند ہونے لگی اور یوں تھا جیسے لاکھوں کا جم غفیر ایک تالاب میں کھڑا ہو اور برفانی ہوائیں جسموں کی حرارت نوچ کھائے جارہی تھیں۔ مگر یہی تو وہ لمحے تھے عشق نبی کے موسم کے۔۔۔ دیوانگی کے موسم کے۔۔۔ میلاد النبی کے موسم کے۔۔۔ جسموں پر پہنے ہوئے لباس بارش کے پانی سے تر بہ تر تھے اور شدید ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے کپڑوں کے اندر جمع ہونے والے اس پانی کو برف جیسی کاٹنے والی ٹھنڈک میں تبدیل کررہے تھے۔ مگر نہ کوئی ٹھٹھرا، نہ کانپا، نہ کوئی اپنی جگہ سے ہلا اور نہ کسی کے قدم ڈگمگائے۔ ان حالات میں لوگوں کا اتنا عظیم الشان اجتماع اور شدید سردی اور بارش میں بھی لاکھوں مردو خواتین، بزرگوں اور بچوں کا جم کر بیٹھے رہنا انسانی سمجھ میں آنے والا نہیں۔ یہ درحقیقت حضور کے جشن میلاد کا ایک معجزہ تھا جو اس رات ظہور پذیر ہوا۔

باہر شدید بارش اور شدید سردی کا موسم تھا مگر اندر دل و دماغ میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے الاؤ روشن تھے جن کی حدت سے عشاقان رسول ﷺ موسم کی شدت اور صعوبت سے ماورا ہوگئے۔ تندو تیز ہوائیں چراغ محبت کو بجھانے کے بجائے انا کے شعلہ دیوانگی کو جلادیتی رہیں اور پانی میں ڈوبا ہوا حبِ نبی کا میلا سرِ مو نہ ہلا، پوری استقامت کے ساتھ ہر کوئی اپنی جگہ پر جما رہا۔ خواتین جن کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی، کردار کی بلندیوں پر فائز رہیں اور ان کے عزم و استقلال کے مظاہر تاریخ رقم کرتے رہے۔

ایک اک ساعت کتاب زندگی کا معجزہ — ایک اک لمحہ پیمبر کا ہے عرفان حیات
ان کے قدموں سے لپٹ جاتا ہے میرا ہر خیال — حشر تک اب جگمگائے کوہِ فاران حیات

اس عشق سے معمور منظر کو دیکھتے ہوئے جامعہ الازھر کے وائس چانسلر محترم ڈاکٹر اسامہ محمد العبد نے کہا کہ ”میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی بڑی اور خوبصورت کانفرنس میں نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ اہل پاکستان مبارک باد کے مستحق ہیں جنہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جیسی ہستی میسر ہے اور جن کی تحریک منہاج القرآن آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد اتنی دھوم اور شان سے منانے کا اہتمام کرتی ہے۔ تحریک منہاج القرآن عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ کا سب سے بڑا حوالہ ہے اور بلاشبہ یہ کانفرنس پورے عالم اسلام کی نمائندہ ہے۔“

ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے کہا کہ ”شدید سردی اور بارش کے باوجود میلاد کانفرنس میں لاکھوں افراد شریک ہیں، جو اس بات کی شہادت اور ضمانت ہیں کہ پاکستان عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرزمین ہے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کی خاطر کسی موسمی شدت کو خاطر میں نہیں لاتے۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی عالمی میلاد کانفرنس دہشت گردی، بدامنی اور افراتفری کے ماحول میں ایک پیغام امن ہے۔ ہم دنیا کو بتا رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کائنات میں رحمت ہیں۔“

عشق نبی ﷺ کا یہ ہشت پہلو موسم پورے جوبن پر تھا جیسے جیسے بارش تیز ہوتی گئی اور سرد ہوائیں بدن کو چیرنے والی ٹھنڈک برسانے لگیں ثناء خوان مصطفیٰ کا جوش وخروش بڑھتا گیا اور لاکھوں خواتین وحضرات کے قلوب کو حبِ نبی کی آنچ سے گرماتا گیا۔ درود وسلام کے نغمے بلند سے بلند تر ہوتے گئے۔ لگتا تھا بارش اور ہوائیں بھی سرکار دو عالم ﷺ کی محفل میلاد منانے آئی ہیں۔ انہیں کون روک سکتا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ لاکھوں کے اس ہجوم کو شدت سے انتظار تھا کہ کب ان کے محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری الیکٹرانک سکرین پر جلوہ گر ہوں اور کب عشق سرکار میں ڈوبے ہوئے وہ الفاظ ان کے کانوں میں رس گھولیں جن کو سننے کے لئے وہ سینکڑوں میلوں کی مسافت طے کرکے وہاں پہنچے تھے۔ یہی تو تحریک منہاج القرآن کا طرہ امتیاز ہے کہ سب کارکنان اور وابستگان شیخ الاسلام کے نغمہ ہائے حب رسول کے کیف میں ڈوب جاتے ہیں اور ان کی کیفیت کچھ یوں ہوجاتی ہے۔

رشتہ نہ پھر رہے کوئی سر کا وجود سے
سر ہو درِ حبیب پہ رکھا ہوا عزیز

اس کیفیت میں پھر تو نہ جان کی پرواہ نہ مال کی۔ ملک میں دہشت گردی کی فضا ہے اور خطرات منڈلاتے رہتے ہیں مگر عشق رسول ﷺ وہ تریاق ہے جو انتہا پسندی اور دہشت گردی کے زہر کو بے اثر کردیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام نے دنیا کے کونے کونے میں انتہائی مشقت کے ساتھ بلکہ اپنی صحت کو داؤ پر لگا کر حب رسول ﷺ کے کلچر کو پروان چڑھایا ہے اور ایک نئے زمانے نے جنم لیا ہے کہ مندروں اور کلیساؤں میں بھی محافل میلاد کا انعقاد ہونے لگا ہے اور اس طرح تحریک منہاج القرآن نے دنیا بھر میں رسول نما تحریک ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ تحریک کے زیر اہتمام بین المذاہب ہم آہنگی

کی لہر ہر معاشرے اور ہر کلچر کو متاثر کرگئی ہے۔ 24 ستمبر 2011ء کو ویمبلے ارینا (لندن) میں ہونے والی Peace for Humanity کانفرنس محبت اور یگانگی کے میدان کی وہ فتح مبین ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کی مخالفت کرنے والے کوتاہ اندیش لوگ حقیقت کے ادراک سے عاری ہیں اور معاملات کو وسیع تر عالمی پس منظر میں دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ان کے لئے عالمی میلاد کانفرنس 2012ء کا کامیاب انعقاد آنکھیں کھول دینے والے کسی معجزے سے کم نہیں کہ دیکھو! گھروں میں گرم بستروں میں پڑے ہوئے غافل لوگو! عشق نبی ﷺ کا کرشمہ دیکھو۔ لوگ کہاں کہاں سے شیخ الاسلام کو سننے آئے۔۔۔ میلاد کانفرنس کے رتجگے کا لطف اٹھانے آئے۔۔۔ آندھیاں ہوں یا طوفان برفانی ہوائیں ہوں یا بادو باراں کا سخت موسم۔۔۔ کسی دیوانے کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔ عشق نبی کا موسم برسات کے موسم کی شدت سے کیا متاثر ہوگا وہ تو روح کا موسم ہے جو ازل سے ابد تک ہے اور جس دل میں جگہ کرلے اسے مرکز تجلیات بنادیتا ہے۔ میلاد کانفرنس میں شرکاء کانفرنس کا استقامت اور استقلال کا مظاہرہ اس کا بین ثبوت ہے اور یہ کسی معجزے سے کم نہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا:

شدید سردی اور بارش میں آج میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظر اس بات کا مظہر ہے کہ پاکستانی قوم کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمعیں روشن ہیں۔ شدید بارش اور سردی میں میلاد کانفرنس کا منظر رب کائنات نے مخالفین میلاد کے لیے ایک پیغام بنا دیا ہے۔ اس سخت سردی میں کوئی شخص گھر سے باہر نکلنے کی جرات نہیں کر سکتا لیکن رات کے اندھیروں، دہشت گردی کے ماحول اور موسلا دھار بارش میں سائبان اور چھت کے بغیر بوڑھے، بچے، جوان، مرد اور عورتیں سبھی یہاں جمع ہیں، جوان کے جذبہ ایمانی کا امتحان ہے۔ آقا علیہ السلام کا یہ معجزہ ہے کہ لاکھوں لوگ آج شدید سردی اور بارش میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منا رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی اور قوم اپنے مذہب کے بانی کے لیے اس طرح جانثار اور جانفشاں نہیں ہے۔ یہ شرف صرف امت محمدی کو نصیب ہوا۔

احادیث میں آتا ہے کہ ہر نبی اور پیغمبر اس وقت تک اپنی امت میں رہتے جب تک وہ اپنے نبی کی دعوت پر قائم رہتے، لیکن جب ان کی امت دعوت نبوت کو ماننے سے انکار کر دیتی تو وہ انبیاء کرام اپنا علاقے چھوڑ کر مکہ آ جاتے۔ حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود اور حضرت شعیب علیہم السلام بھی مکہ آ گئے تھے۔ ان سب کی قبریں صحن کعبہ میں ہیں۔ یہ تمام انبیاء مکہ میں کیوں مدفون ہوئے؟ صرف اس وجہ سے کہ انہیں سلطان الانبیاء اور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انتظار تھا کہ شاید ان کی زندگی میں وہ نبی آخر الزمان تشریف لے آئیں۔ ایک روایت کے مطابق صحن مکہ اور کعبہ میں 99 انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ جب حاجی حج کرتے ہیں تو ان 99 انبیاء کرام کے مزارات کی بھی زیارت کر رہے ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل ہر نبی حضور کا عاشق تھا، آج آپ بھی حضور ﷺ سے عشق کرتے ہیں تو یہ سنت انبیاء ہے۔

لوگو سن لو، منہاج القرآن امت مسلمہ میں رسول نما تحریک ہے۔ مینار پاکستان کے سبزہ زار میں لاکھوں لوگوں کا اجتماع طاہر القادری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ آقائے نامدار کا خصوصی کرم اور حسان ہے کہ منہاج القرآن نے گھر گھر، نگر نگر اور قریہ قریہ میں محبت رسول کو عام کر دیا ہے۔ یہ تحریک انتہاء پسندی کے خلاف ہے۔ یہ تحریک اعتدال، تحمل، بردباری، برداشت، امن اور عالمی پیغام محبت کا راستہ دکھا رہی ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا۔ لہٰذا آج تمام شرکاے کانفرنس میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر یہ عہد کریں کہ وہ اپنے دلوں میں تقویٰ کا نور زندہ کریں گے اور لوگوں تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائیں گے"۔ ☆☆☆☆☆

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
LAHORE
Regd CPL No.41

دہشت گردی و انتہاء پسندی کے سدباب اور دنیا میں
حقیقی اسلامی تعلیمات کے پیامبر، سفیرِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کی مومنانہ فراست اور حکمت و تدبر پر مبنی خدمات کو
ان کی 61 ویں سالگرہ کے موقع پر سلامِ محبت پیش کرتے ہیں

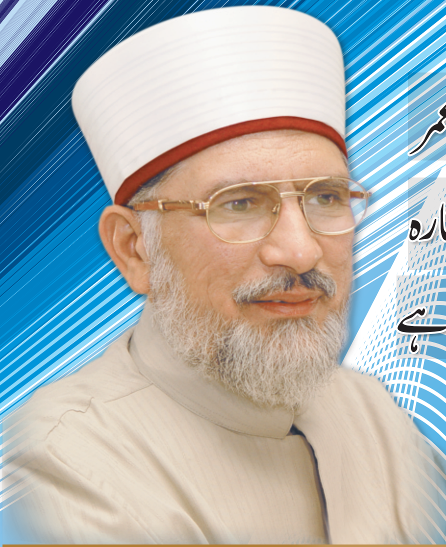

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شیخ الاسلام کی درازیٔ عمر
کے لئے دعا گو ہیں کہ علم و حکمت کا یہ روشن ستارہ
تا ابد اپنی روشنیوں سے اندھیروں کو دور کرتا رہے

دعا گو: حاجن رضیہ یاسین

حاجی شیخ محمد یاسین

حاجی حافظ محمد نعیم طاہر

شیخ محمد اویس طاہر

شیخ محمد زبیر طاہر

شیخ احمد حسن

شیخ محمد اویس طاہر

صدر تحریکِ منہاج القرآن سانگلہ ہل